جملہ حقوق محفوظ

تیغ کمال

تصنیف

مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری رحمۃ اللہ علیہ

عصمت بک ڈپو دہلی

آٹھویں مرتبہ

قیمت ~~ایک روپیہ بارہ آنے~~

دو روپے 2/-

تصانیف مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری کے علاوہ دیگر مطبوعات

عصمت بک ڈپو دہلی

کھانے پکانے کی مستند کتابیں

از محترمہ امنہ نازلی

- عصمتی دسترخوان سے
- مشرقی مغربی کھانے سے
- عصمتی ہنڈکلیا ۱۰ر ناشتہ ۱۲ر
- بچوں کے کھانے ۱۰ر
- بیماروں کے کھانے ۱۲ر
- مذاقیہ کھانے ۶ر

دیگر تصانیف محترمہ آمنہ نازلی

- دو سالہ (ڈرامے)
- ہم اور تم (افسانے)
- دولت پر قربانیاں (افسانے)
- تاریخی لطیفے ۱۲ر
- عقل کی باتیں
- ہنسی کی باتیں ۱۰ر

نامور خواتین کے افسانے و ناول

- نوری بیگم
- غیرت کی پتلی
- شہید وفا
- چار رخ ۶ر
- فیروزہ

عورتوں کی خاص کتابیں

- زچہ خانہ (۲ حصے)
- سنگھار خانہ (باتصویر)

زنانہ افسانے و گیت

- افسانہ حرم
- دامن باغبان
- دیہاتی گیت ۱۲ر
- مثنوی عائشہ صدیقہ ۶ر

زنانہ دستکاری کی نہایت مفید کتب

- عصمتی کروشیا
- عصمتی کشیدہ
- گلزار درخشاں
- گلدستۂ کشیدہ
- گلشن زہرہ
- چمنستان خیالی (سوئی کا کام)
- گلستان خیالی، بوستان خیالی
- موتیوں کا کام
- سلمہ ستارہ کا کام سے
- اونی کام سلائیوں سے
- گوٹہ کناری کا کام
- جالی کا کام
- تارکشی کا کام
- گلدستۂ تارکشی
- کراس اسٹچ ورک
- جوہر نسواں راشد الخیری نمبر
- شمیم سوزن کاری
- مجموعۂ کشیدہ کاری
- کروشیہ کی قسمیں
- زردوزی کشیدہ
- کنائی کا کام، چکن کاری
- خواتین کی دستکاریاں ۱۰ر
- سالگرہ نمبر جوہر نسواں

تصانیف رضا احمد صاحب جعفری

- لکڑی کا باریک کام ۱۰ر
- وصلی کا کام ۱۰ر

زنانہ نظمیں

- شمع خاموش (از مرحومہ نجمہ بیگم) ۱۲ر
- آئینۂ جمال (از محترمہ ملقیس جمال) ۱۲ر

تصانیف محترمہ خاتون اکرم مرحومہ

- جمال ہمنشیں
- گلستان خاتون (افسانے)
- پیکر وفا ۸ر
- سگھڑ بیٹی ۹ر

تصانیف محترمہ صغرا ہمایوں مرزا

- مشیر نسواں یا زہرہ
- سرگذشت ہاجرہ
- تحریر النساء
- موہنی

تصانیف محترمہ نذر سجاد حیدر

- نجمہ
- جانباز

تصانیف محترمہ ملقیس بیگم (ب۔ا)

- خانہ داری کے تجربات
- تحفۂ نسواں ۱۲ر

تصانیف محترمہ حجاب امتیاز علی

- ادب زریں ۱۲ر
- نغمات موت ۱۰ر

تصانیف محترمہ سرور جہاں عبادی

- پھول پھلواری ۱۴ر
- شہزادی نیلوفر (بچوں کیلئے کہانیاں)

کچھ اور زنانہ کتابیں

- پردہ و تعلیم (مذہبی و سیاسی رخ سے)
- خواتین انڈس
- خیابان نسواں

تصانیف منشی پریم چند

- دودھ کی قیمت (افسانے)
- روحانی شادی (ڈراما) ۱۰ر

تصانیف رازق الخیری

- سیدہ کی بیٹی
- وداع راشد ۱۲ر
- عصمت کی کہانی ۱۲ر

تصانیف مولانا سیماب اکبرآبادی

- زنانہ بستہ (دو حصے)
- آفتاب زندگی ۱۲ر
- شباب زندگی ۸ر
- ۸ر

تصانیف مولوی محمد عبد الغفار الخیری

- بچوں کی تربیت
- طیبہ ۶ر

تصانیف صاحبزادی اولی جہاں بیگم

- حسن آرا ۱۰ر
- افسانے سلمیٰ ۳ر
- انوکھا سفر ۱۰ر

کچھ اور نہایت مفید کتابیں

- صنعت و حرفت
- تندرستی ہزار نعمت ۱۲ر
- آئینۂ موثر ۵ر
- کپڑے کی چھپائی ۱۲ر

بچوں کے لئے کہانیاں

- جاپانی کہانیاں
- مزے دار کہانیاں ۶ر
- بچوں کی دنیا ۱۲ر

محصول ڈاک بذمہ خریدار	ملنے کا پتہ: عصمت بک ڈپو دہلی	مطبوعہ برقی پریس دہلی

87788

~~82088~~

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیغِ کمال

(۱)

"تثلیث" کے وہ خوفناک حملے جو یورپ دنیا پر کروسیڈز[۱] کی صورت میں ظاہر ہوئے ختم ہو چکے تھے، مگر اُن کی مستقل یادگاریں دنیا میں موجود تھیں۔ رِما چرڈ اور صلاح الدین دونوں کی ناپائدار ہستیاں فنا ہو چکی تھیں۔ لیکن اُن کے اعمال نہ صرف تاریخ اپنے آغوش میں لے چکی تھی بلکہ اُن کے نقشِ قدم آنے والی نسلوں اور پیدا ہونے والی دنیا کے واسطے سچے ہادی اور حقیقی رہبر تھے۔ مسلمان اگر اپنے آباؤ اجداد کو سامنے رکھتے اُن کے زریں اقوال اور قابلِ قدر اعمال کو حرزِ جان بناتے تو اُن کا ہر لمحہ عہدِ صلاح الدین ہوتا۔ وہ اگر عمر رضؓ عبد العزیزؒ صلاح الدین کو فراموش نہ کر بیٹھتے تو "تثلیث" کی دیوی اُن کی چوکھٹ کو سجدہ کرتی اور ساڑھے تیرہ سو سال گذر جانے پر بھی "توحید"

---

[۱] The Crusades

کا ڈنکہ پھیکا نہ پڑتا۔ مگر ان کا اتفاقِ باہمی خود آرائی و نفس پروری ساعت بہ ساعت ترقی کر رہی تھی اور ان کو معلوم نہ تھا۔ اور اگر معلوم تھا تو اس پر غور کرنے کی ضرورت نہ تھی کہ چمنستان اسلام میں "تثلیث" کا افعی منھ چھپائے بیٹھا ہے اور یہ وہ ظالم ناگ ہے جس کا کاٹا پانی نہ مانگے۔ یہ ڈسنے کی فکر میں ہے اور اس کی پھنکار آنِ واحد میں اس باغ کو جنگل کر دے گی۔ رچرڈ مر چکا ہے مگر اس کی موت زندگی سے زیادہ خطرناک ہے۔ وہ اپنے چوکیدار اسلام کے چپہ چپہ اور کونے کونے پر چھوڑ گیا ہے۔ اور یہ جانی دشمن جو خون کے پیاسے ہیں ایک دم کو اپنی کوششوں سے غافل نہیں۔

وقت گذر رہا تھا۔ صبح شام اور شام صبح ہو رہی تھی۔ پرستارانِ "توحید" اپنی نانہ جنگیوں اور عیش و عشرت میں منہمک تھے۔ اور دلدادگان "تثلیث" کے سامنے اسلام کو فنا کرنے کے سوا کوئی دوسرا مقصد نہ تھا۔ یہ وہ ارمان تھا جو رچرڈ کے دل میں پیدا ہوا اور کچھ عرصہ تک اسی دل میں پلتا اور بڑھتا رہا لیکن اس کی موت کے بعد اس کی قبر میں دفن نہ ہوا۔ بلکہ آواگون کے اس عقیدہ کی طرح کہ روح ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے میں حلول کرتی ہے رچرڈ کے دل سے نکل کر ہر عیسائی دل میں جاگزیں ہوا اور جس وقت مسلمان اس دشمن جان کو قطعاً فراموش کر چکے تھے۔ ہر عیسائی اُن کے فنا کرنے پر کمربستہ تھا۔

سترہویں صدی عیسوی کے آخر کا ذکر ہے کہ روس کے مست اژدہے نے رچرڈ کا دم نا پسیں یاد کیا اور اس نے تمام یورپ میں ایک خفیہ جال پھیلا کر کہہ دیا کہ یورپ اُس وقت تک آرام و چین سے نہیں بیٹھ سکتا جب تک ترکی کو فنا نہ کر دے۔ یہ جال سو سال تک اُس سرزمین میں پھیلا رہا۔ یہاں تک کہ خود ہی یہ اژدہا پھنکاریں مارتا میدان میں نکلا۔ اُس کی آنکھوں سے تعصب کے شعلے بلند ہو رہے

Marfat.com

تھے اور دشمن کے کف منہ سے جاری تھے۔ ٹرکی نے ہرچند اس خطرناک دیو سے پیچھا چھڑانا چاہا لیکن کامیابی نہ ہوئی اور تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ اٹھارویں صدی کے اواخر اور انیسویں صدی کے شروع میں مقدونیا، تاتار اور دریائے ڈینیوب کے مقبوضات سے دست بردار ہونا پڑا۔ انیسویں صدی کی منحوس گھڑیاں قانونِ قدرت کے تحت اپنی منزلیں طے کر رہی تھیں کہ سنہ ۱۸۲۹ء میں آرمینیا۔ بلدیو بسرابیہ نے بھی ٹرکی کو خیرباد کہا۔ اور روس کے پنجے میں جا پھنسیں۔ تاآنکہ انیسویں صدی کے اواخر میں قارص۔ اردہان۔ باطوم بھی ایک ایک کرکے ہاتھ سے نکل گئے۔ اور جہاں شب و روز توحید کی صدائیں بلند ہوتی تھیں وہاں تثلیث کے نقارے بجنے لگے!

ٹرکی کے اس قیامت خیز منظر کا خاتمہ اور روسی اژدہے کی پھنکاریں ختم نہ ہوئیں اور چند روز بعد رومانیہ۔ بلغاریہ۔ بوسینیا۔ ہرزگووینہ قبرص اور تیونس سب ٹرکی سے جدا ہوتے ہیں!

یہ بھی عجیب منظر تھا۔ وہ یورپ جو انصاف و مساوات کا دم بھر رہا تھا اور بھرتا ہے، چاروں طرف خون کی ندیاں بہتی ہوئی دیکھتا ہے۔ مگر اس لئے کہ ٹرک کمزور پڑ رہے ہیں خاموشی کے ساتھ تماشہ دیکھ رہا ہے۔ اور اس لئے کہ روس کی چالیں اور ریشہ دوانیاں کامیاب ہو رہی ہیں۔ اُف نہیں کرتا۔ یونان جو ہمیشہ ٹرکی کا جانی دشمن رہا اکثر معرکوں میں روس کے ساتھ شریک تھا اور ایک یونان ہی پر کیا منحصر ہے۔ تمام یورپ کسی نہ کسی صورت میں ٹرکی کی مخالفت پر آمادہ اور فائدہ کی دُھن میں غرق تھا۔ بھلا یہ بھی کیا لطف انداز واقعہ ہے کہ سنہ ۱۸۲۷ء میں ٹرکی یونانیوں کو تاراج کرتا ہے اور اتحادی نوریو پر اس کی بحری طاقت کو فنا کر دیتے ہیں! لڑائی ہوتی ہے روس اور ٹرکی کی۔ اور کانفرنس فیصلہ کرتی ہے کہ:۔

"قبرص انگلستان کو دو اور ٹیونس فرانس کو"

تعجب یہ ہوتا ہے اور تعجب کیا حیرانی و پریشانی، بلکہ یوں کہو کہ قیاس کام نہیں کرتا کہ وہ اقوام یورپ جو آسمان تہذیب پر قمر چہاردہم ہونے کی مدعی ہیں ٹرکی کے معاملہ میں کس طرح انسانیت کے تمام جوہر ہاتھ سے کھو بیٹھیں اور اُن مُردار خور گِدوں کی طرح جو بعض اوقات زندہ اجسام کو نوچنے بیٹھ جاتے ہیں بہیمیت کے زیور سے آراستہ ہوگئیں!

۱۸۹۷ء میں ٹرکی یونان پر حملہ کرتا ہے۔ اور یونان تباہ و برباد ہو جاتا ہے شجاعانِ ٹرکی کی تیغ آبدار یونانیوں کے تمام دعوے خاک میں ملا دیتی ہے مگر اس فتح کا نتیجہ دربار یورپ سے کیا عطا ہوتا ہے کہ ٹرکی کا علاقہ "تھسلی" مفتوح کو ملتا ہے۔ اور فاتح ٹرکی مُنھ دیکھتے کا دیکھتا رہ جاتا ہے۔

کیا ان تمام حالات کو دیکھ کر کوئی عقلِ سلیم کہہ سکتی ہے کہ یہ لڑائیاں فتح اور شکست کے واسطے تھیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ تمام یورپ ایک طرف تھا اور صرف ٹرکی ایک طرف اور یورپ کے سامنے سوا اس کے کہ ٹرکی کو فنا کردیں اور کچھ نہ تھا۔ رُوس فرانس۔ انگلستان۔ جب اس طرح مذہب کا جوشِ دیوانگی ظاہر کر رہے تھے تو اٹلی کیوں خاموش رہتا۔ وہ بھی آخر عیسائیت کا ایک جزو اور یورپ ہی کا ایک حصہ تھا۔ طرابلس کی طرف بڑھا۔ کیا مزے کی سیر ہے اور یورپ کا کتنا اچھا انصاف ہے کہ ۱۹۱۱ء میں ٹرکی کی فوجیں اٹلی کے مقابلہ کو مصر سے جو اُس کا اپنا ملک تھا، نہ گذر سکیں۔ اور اس طرح اٹلی نے غربی طرابلس ہتھیا لیا!

ابھی یہ تعجب انگیز مناظر ختم نہ ہوئے تھے کہ البانیا نے سر اُٹھایا۔ اور تھوڑے ہی روز بعد بلقان میں قیامت کی آگ بھڑک اُٹھی۔ آخر ترک انسان تھے دیو نہ تھے جن نہ تھے تمام یورپ کا مقابلہ کس طرح کرتے اور مقابلہ بھی سازشوں کا، مکر و فریب کا، ان آخری لڑائیوں میں بھی ترکوں نے اپنی شجاعت دکھائی۔ مگر وہ بھی یونان کی طرح

بے سود رہی۔ اور عین اُس وقت جب وہ فاتحانہ کام کر رہے تھے بعض طاقتوں نے دخل دے کر اُن کی فتح کا خاتمہ کر دیا۔

یہ ایسے حالات ہیں کہ ان کو دیکھ کر کوئی معقول انسان تسلیم نہیں کر سکتا کہ ان لڑائیوں میں سے ایک لڑائی بھی واقعی سلطنتوں کی جنگ تھی۔ بلکہ یہ تمام لڑائیاں "صلیبی لڑائیاں" تھیں۔ اور جن کا مقصد صرف مذہبِ اسلام کی بیخ کنی تھی۔

ان واقعات کو اچھی طرح دیکھ کر اور سمجھ کر یہ نتیجہ بآسانی نکلا کہ مقصد جو کچھ "صلیبی جنگوں" کا تھا وہی ان لڑائیوں کا تھا۔ "صلیبی جنگوں" کو "صلیبی" مشہور کرنا اور ان لڑائیوں کو صلیب سے علیحدہ کر کے سیاست متعین کرنا حقیقتاً یورپ کی ایک بڑی دانائی تھی اور ہے۔ اُس وقت یورپ سے مسلمانوں کو اتنا واسطہ نہ تھا جس قدر آج ہے۔ یورپ کی سلطنتیں مسلمانوں پر جو حکومت آج کر رہی ہیں اُس کا عشرِ عشیر بھی اُس وقت نہ تھا۔ اور اس واسطے یورپ نے ببانگ دہل ان لڑائیوں کو "صلیبی جنگ" کہہ دیا۔ لیکن آج ان لڑائیوں کو اصلی نام سے تعبیر کرنا ایک ایسا خوفناک اور خطرناک فعل ہے جو یورپ کو چھوڑ کر تمام روئے زمین پر خون کی ندیاں بہا دیتا۔

جب یورپ کی ہٹ دھرمی روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو گئی تو اس لئے نہیں کہ کوئی بُرا کہے گا بلکہ اس لئے اور صرف اس لئے کہ دوسرے ممالک کے مسلمان کوئی گُل نہ کھلائیں دوسری تدبیروں سے کام لیا گیا۔ یہ وہ تدابیر تھیں جن سے توپ و تفنگ علیحدہ رہے اور صرف روباہ بازیاں کام کرتی رہیں۔ ٹرکی حکومت کے برخلاف اُس کی اپنی رعیت کو بھڑکایا اور باغی بنایا گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اپنے دعوے لیکر اپنی ہی حکومت کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوئے کسی نے آزادی کی درخواست کی کسی نے حفاظتِ حقوق کی خواہش ظاہر کی۔ اور جب حکومت نے انسداد کی طرف توجہ کی تو یوروپین

Marfat.com

اخبارات اور یورپین رسالوں نے اس انسداد کو مظالم کا لباس پہنا کر وہ قیامت خیز غلغلے بلند کیے کہ دُنیا دنگ رہ گئی۔ مگر یہ معمہ آج تک معمہ ہے اور معمہ رہے گا کہ خود یورپ اپنی طاقت کے زعم میں جو کچھ کرے وہ کیوں جائز ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کے خلاف لب کُشائی کرے۔ مگر تُرک اپنے انتظام و انسداد کے سلسلے میں جائز بھی کریں تو وہ ناجائز۔

المختصر جب یورپ کی ہر چہار طرف سے یہ انتہائی کوشش ہو رہی تھی کہ ٹرکی کا خاتمہ کیا جائے اور ایک خاص حد تک دشمن اس کوشش میں کامیاب بھی ہو چکے تھے تو کون کہہ سکتا تھا کہ اس بجھی ہوئی راکھ سے ایک ایسی چنگاری بھڑکے گی جو خونخوار دُشمن کے خرمن ہستی کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ یہ صرف خدائی مدد تھی اور ہے جس نے بتا دیا کہ ہم طاقتور کے مقابلہ میں کم زور کو فتح دے کر اس طرح اپنی قدرت کے نمونے دکھا دیتے ہیں۔

(۳)

موسیو برانڈ:- "یہ وہ وقت ہے کہ شاید اس سے زیادہ مبارک وقت ہماری آنکھیں اور ہمارے کان اب دُنیا میں دیکھ اور سُن نہ سکیں۔ لڑائی کے پاسہ کا اس طرح پلٹ جانا ہماری انتہائی خوش نصیبی ہے۔ ورنہ شکست کا یقین ہم سب کو اچھی طرح ہو چکا تھا۔ اور اپنی تو میں کہتا ہوں کہ میرے وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا جو ہو گیا۔ ہماری بربادی میں کسر ہی کیا رہ گئی تھی۔ سچ یہ ہے کہ فرانس کا خاتمہ ہفتہ دو ہفتہ میں نہیں دو چار روز کی بات تھی"۔

کرزن:- "دشمن کی فتح یقینی تھی۔ ایک ہمارا کیا تمام دُنیا کا یہ ہی یقین تھا۔ کیا کوئی ایسا بیوقوف بھی دُنیا میں ہو گا۔ جو "اتحادیوں" کی فتح کا شبہ بھی کر سکتا ہو!"

Marfat.com

لائڈ جارج۔ "اتحادی اس فتح پر فخر نہیں کر سکتے۔ یہ اعتراف کرنا پڑیگا کہ جرمن کی طاقت ہماری متفقہ طاقت سے بڑھی ہوئی نکلی۔ اُمید نہ تھی کہ وہ اس قدر زبردست اور ایسا تیار نکلے گا۔"

موسیو براںڈ۔ "بیشک وہ پوری طرح تیار تھا۔ اور گو فتح ہم کو ہوئی۔ مگر اصل یہ ہے کہ ہماری فتح محض امریکہ کی شرکت سے ہوئی اور اس فتح کا سہرا اُس کے سر ہے ورنہ میدان میں تو جرمن "اتحادیوں" کو شکست دے چکا تھا۔

کرزن۔ "امریکہ کی شرکت نے اس وقت جادو کیا۔ آخر ایک اکیلی طاقت روئے زمین کا مقابلہ کس طرح کرسکتی تھی۔"

موسیو براںڈ۔ "یہ نہ کہو۔ اگر پندرہ روز کی مہلت اور مل جاتی اور امریکن فوج اس قدر جلد موقع پر نہ پہنچ جاتی تو یقیناً امریکن فوج کا بھی وہی حشر ہوتا جو ہم سب کا ہوا۔"

کرزن۔ "اچھا خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا۔ اب آیندہ کی کہو۔"

موسیو براںڈ۔ "اب تو ہم جو چاہیں گے سو کریں گے۔"

کرزن۔ "ہاں تو اب جرمن اور ٹرکی کا کیا حشر ہو۔"

موسیو براںڈ۔ "ٹرکی کا تو خاتمہ کر دینا چاہیئے۔"

لائڈ جارج۔ "ٹرکی کو ایسی سزا ملنی چاہیے کہ عمر بھر یاد کرے۔"

موسیو براںڈ۔ "نہایت مکار قوم ہے۔"

کرزن۔ "اب اس کو کافی سزا ملے گی۔"

لائڈ جارج۔ "قسطنطنیہ پر اتحادیوں کا قبضہ ہے بس اب کیا باقی رہا۔"

کرزن۔ "ایشیائے کوچک میں تھوڑا سا حصہ دے دینا چاہیئے۔"

لائڈ جارج۔ "وہ بھی برائے نام۔"

Marfat.com

موسیو برانڈ۔ "برائے نام تو ہوگا ہی۔ یہ انتظام کر لینا چاہیے کہ فوج تعداد مقررہ سے زیادہ نہ ہو"

کرزن۔ "یہ سب کچھ ہو جائے گا۔ مگر تدبیر ایسی ہونی چاہیئے کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے"

لائڈ جارج۔ "غالباً تمہارا اشارہ دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی طرف ہے"

کرزن۔ "ہاں"

موسیو برانڈ۔ "ہاں مسلمانوں کی شورش کی خبریں ہر طرف سے آرہی ہیں"

کرزن۔ "ان کا دبانا آسان نہیں"

لائڈ جارج۔ "حکمت عمل سے سب کچھ ہو جائے گا"

موسیو برانڈ۔ "ہندوستان میں بہت شورش سنی جا رہی ہے"

کرزن۔ "اور مصر بھی بہت متاثر ہے"

لائڈ جارج۔ "فرانس بھی محفوظ نہیں رہ سکتا"

موسیو برانڈ۔ "اندیشہ صرف بالشویکوں کا ہے اور کچھ نہیں"

کرزن۔ "اچھا اب تجاویز پر غور کرو"

(۳)

تاریخ اسلام میں بہت سے واقعات خونیں حروف سے درج ہیں۔ جو آج تک اپنی یاد تازہ کر کے مسلمانوں کو خون کے آنسو رلاتے ہیں۔ مگر ۱۹۲۰ء میں قسطنطنیہ پر "اتحادی قبضہ" بھی مسلمان دلوں سے قیامت تک فراموش نہیں ہو سکتا۔

آدھی رات کے وقت جب شاہی عورتیں اپنے محلوں سے باہر نکال کر جہازوں پر سوار کی گئی تھیں۔ اُس وقت آسمان اور زمین خون کے آنسو رو رہے تھے۔ یہ وہ دردناک وقت تھا کہ شہر پر حکومت کرنے والے مسلمان عیسائیوں کے کرم پر

Marfat.com

زندہ تھے۔ کل جن کا طوطی بول رہا تھا۔ آج وہ پنجروں میں قید تھے اور اتنی مجال نہ تھی کہ کسی معاملہ میں ذرہ بھر انحراف کر سکیں "تثلیث" کے جھنڈے چاروں طرف اُڑ رہے تھے۔ اور آزاد و فارغ البال مسلمان نظر بندی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مُردوں کی طرح بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے کہ وزیرِ سلطنتِ عثمانیہ داماد فرید پاشا کے سامنے شرائط صلح پیش کی گئیں، یہ شرائط درحقیقت ٹرکی سلطنت کے اقتدار کا خاتمہ اور موت کا پیام تھا۔ مگر ایوانِ حکومت اس بُری طرح "اتحادیوں" کے جال میں پھنس چکا تھا کہ اب رہائی ناممکن تھی۔ اور اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ شرائط منظور کی گئیں۔ اور دوسرے روز صبح سے پہلے سرزمین قسطنطنیہ کے چپہ چپہ پر کہرام مچ گیا۔ مرد اور عورتیں، لڑکے اور لڑکیاں ہر طرف چیخیں مارتے تھے اور اچھی طرح سمجھ رہے تھے کہ آج سے ہم دوسری اقوام کے غلام ہوئے ہماری حکومت ختم، ہماری آزادی سلب، اور ہماری زندگی بے سود رہ گئی! اتحادی لشکروں میں شادیانے بج رہے تھے اور ہر چہار طرف مبارکباد کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ حق یہ ہے کہ "اتحادیوں" کی یہ مسرت ہر طرح حق بجانب تھی صدیوں کی خونخوار لڑائیوں اور بے شمار قربانیوں کے بعد آج عیسائیوں کو یہ مبارک گھڑی میسر آئی کہ مسلمان جو ہر وقت اُن سے دوش بدوش اور کلہ بہ کلہ لڑے۔ جنہوں نے ہر میدان میں مقابلہ کیا اور فتح پائی۔ آج اُن کے غلام ہو گئے۔ یہ مبارک گھڑی وہ گھڑی تھی جو صدیوں کے کُشت و خون اور کوششوں کے بعد عیسائیوں کو میسر آئی۔ چاروں طرف "نار دو" ٹرے اور ہر عیسائی سلطنت میں دن عید اور رات شب برات ہو گی۔

داماد فرید پاشا کے دستخط ہونے پر مسلمانوں کے حُزن و ملال کی جو کیفیت ہوئی وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ دن کے دو بجے ہوں گے کہ شہزادہ عبدالمجید ایک کمرہ میں خاموش دونوں ہاتھوں پر سر رکھے اس طرح بیٹھا تھا کہ مُردہ میں حس ہو

Marfat.com

اور اس میں نہ ہو کہ توفیق رضا پاشا اس کمرہ میں داخل ہوا اور شیر کی طرح سامنے بیٹھ گیا۔ دیر تک یہی کیفیت دونوں پر طاری رہی۔ بالآخر شہزادہ کے ان الفاظ نے جو ایک ٹھنڈے سانس کے ساتھ ہی زبان سے نکلے خاموشی کا سلسلہ توڑا

"ہو گیا جو ہونا تھا۔"

توفیق۔ "اب زندگی بیکار ہے۔"

شہزادہ۔ "ایک انسانی زندگی اگر نہ ہوئی تو کیا۔ توفیق! اسلامی حکومت مٹ گئی۔ آج اس کا سوگ ہے۔"

توفیق۔ "مگر سوگ سے کیا حاصل؟"

شہزادہ۔ "تو کیا خوشی کا وقت ہے؟"

توفیق۔ "سوچنا چاہیئے کہ اب کیا ہو سکتا ہے۔"

شہزادہ۔ "کیا ہو سکتا ہے۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کے مستوجب تھے۔"

توفیق۔ "کیوں"

شہزادہ۔ "اس لیئے کہ خدا کا وعدہ سچا ہے۔"

توفیق۔ "وہ کیا؟"

شہزادہ۔ "خدا کسی قوم کی حالت خود نہیں بدلتا۔"

توفیق۔ "درست۔ بجا۔ مگر اب کیا ہو؟"

شہزادہ۔ "توفیق! کلیجہ میں ناسور ہے فرید نے غضب ڈھا دیا۔"

توفیق۔ "بیشک۔ مگر وہ کیا کر سکتا تھا۔"

شہزادہ۔ "وہ مر جاتا اس سے پہلے کہ ایسے صلحنامے پر دستخط کرتا۔"

توفیق۔ "مگر اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔"

شہزادہ۔ "ہونا کیا تھا۔ ٹرکی حکومت کا خاتمہ۔"

Marfat.com

۴

کون کہہ سکتا اور کس کو خبر تھی کہ جس وقت اغیار ترکی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور قسطنطنیہ جس پر مسلمان شب و روز آزادی کا کلمہ پڑھ رہے ہیں "تثلیث" کے قبضہ میں ہوگا اُس وقت اس خاک سے ایک ہستی نمودار ہوگی. دشمن کے چھکے چھڑادے گی اور تن تنہا **مصطفیٰ کمال** تمام یورپ پر غالب ہوگا۔

اسلامی دُنیا کی یہ بے مثل ہستی جو **مصطفیٰ کمال** کے نام سے دنیا میں مشہور ہے ۱۸۸۰ء میں ایک غریب ماں باپ کے ہاں سلڈینگ واقع سالونیکا میں پیدا ہوا۔ افسوس یہ ہے کہ اس کے باپ علی کی تقدیر میں اس ہونہار بچہ کی بہار دیکھنی نہ تھی اور ابھی **مصطفیٰ** کی عمر سات ہی سال کی تھی کہ اس کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ سلڈینگ کے قومی مدارس اس بچّہ کے استقبال کو آگے بڑھے اور اپنے آغوش میں لے کر تعلیم و تربیت شروع کی۔ جب **مصطفیٰ** فوجی کالج میں داخل ہوا تو اُس کا پروفیسر اس بچّہ کو دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ اس کی پیشانی پر ستارۂ اقبال چمک رہا ہے اور یہ کسی نہ کسی وقت غیر معمولی الشان ہوگا۔ اس لئے اُس نے اپنی شفقت بزرگانہ سے والدین کے رکھے ہوئے نام **مصطفیٰ** میں **کمال** کا اضافہ کیا۔ اور اب اس کا نام بجائے **مصطفیٰ** کے **مصطفیٰ کمال** مشہور ہوا۔ حکومت اس بچّہ کی شجاعت اور علو ہمتی و سپہ گری سے غافل نہ تھی۔ بائیس سال کی عمر میں **مصطفیٰ کمال** کو "لفٹنٹ" اور پچیس سال کی عمر میں "کپتان" بنا دیا۔ **مصطفیٰ** اپنے فرائض منصبی کے علاوہ اُس درد میں شب و روز تڑپتا تھا، جو قدرت نے اُس کے پہلو میں رکھا تھا اور قوم کی درماندگی و بیچارگی پر ہر وقت آنسو رواں تھے۔ چنانچہ اُس نے ایک خفیہ مجلس اس غرض سے قائم کی کہ حکومت کے معاملات پر غور کیا جائے اور کوئی

Marfat.com

ایسی صورت پیدا ہو کہ سلطنت ترکی جو دشمنوں کے پنجہ میں پھنسی ہوئی ہے۔ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ مصطفےٰ کی اس خُفیہ مجلس کی حکومت تاب نہ لاسکی فوراً گرفتار کیا اور تین ماہ کی سزا دے کر رہائی کے بعد دمشق کی ایک فوج میں جلاوطن کر دیا گیا۔ یہاں بھی تیز وطرار طبیعت خاموش نہ رہ سکی۔ مگر یہ مقام ایسا تھا کہ ہر کوشش بے سُود اور ہر خیال بے کار تھا۔ چنانچہ مصطفےٰ نے یہاں سے بھاگ کر اپنے وطن کی راہ لی۔ اور سکندریہ ہوتا ہوا سلانیک پہنچا۔ غالباً چھ ماہ یہاں بھیس بدل کر مصطفےٰ نے اپنے کام پورے کیے۔ مگر اس کے بعد حکومت کو علم ہو گیا کہ مصطفےٰ فرار ہو کر سلانیک پہنچا ہے۔ چنانچہ گرفتاری کے سخت احکام جاری ہوئے۔ اور اب مجبوراً مصطفےٰ کو روپوش ہونا پڑا۔ اور بالآخر ایک موقعہ پر اس کو پھر ملازمت کے حصول میں کامیابی ہوئی اور اب وہ پھر سلانیک پہنچا۔ مگر وہ خُفیہ مجلس جان کے ساتھ تھی۔ لیکن اب اس کے نام میں کچھ تغیر ہوا اور وہ "مجلس اتحاد و ترقی" کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس انجمن نے زبردست فرائض انجام دیئے۔ یہاں تک کہ سلطان عبدالمجید خاں کا عزل اس کی کوشش کا نتیجہ تھا۔

مسلمانوں میں نااتفاقی نے ہمیشہ قیامت ڈھائی ہے۔ اُس وقت اس انجمن کے دو سرگرم ممبر انور پاشا اور مصطفےٰ کمال میں کسی بات پر اختلاف ہوا جو بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچا کہ کمال کو " انجمن اتحاد و ترقی " سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اب کمال ترکی فوج کا ایک افسر اعلیٰ تھا۔ مگر انور کا اقتدار بڑھا ہوا تھا کمال کو طرابلس جانا پڑا۔ گو عزت پاشا اور محمود شوکت پاشا نے انور پاشا کی اس رائے سے اختلاف کیا اور بکتر رسہ کر روکنا چاہا۔ مگر بالآخر انور کی کوشش کامیاب ہوئی اور کمال کو اپنے جوہر طرابلس میں دکھلانے پڑے۔ اب البتہ انور کو بھی یقین ہو گیا کہ کمال معمولی آدمی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ وقت آن پہنچا کہ

Marfat.com

"اتحادیوں" کی "جنگ عظیم" جرمنی سے شروع ہوئی اور انور پاشا نے سلطنت ترکی کو جرمنی کے ساتھ شامل کر دیا۔ کمال کی رائے اس کے خلاف تھی۔ مگر انور کے اقتدار کے سامنے ایک بھی پیش نہ گئی۔ اس وقت کمال نے فوجی خدمات سے سبکدوش ہونا چاہا مگر انور نے منظور نہ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ گو وہ انور کی غلطی تھی یا صحت مگر وقت ایسا نازک تھا کہ اب مصطفےٰ کو اپنی رائے پر اصرار تھا۔

حکومت جنگ میں شریک ہو چکی تھی۔ اور ارکین حکومت کا فرض تھا کہ جس طرح بھی ہو حکومت کی لاج رکھیں۔ مصطفےٰ اس وقت اکیسویں ڈویژن کے سپہ سالار مقرر ہوئے اور وہ شجاعت دکھائی کہ دشمن بھی حیران رہ گئے۔ جرمن اور ترکی کی متحدہ فوج کا سپہ سالار اب "درہ دانیال" میں جنرل لیمان سانڈرس مگر حقیقتاً مصطفےٰ کمال تھا۔ خواجہ چمن۔ چناق پر برطانیہ سے خونریز معرکے ہوئے اور حق یہ ہے کہ برطانیہ نے ان معرکوں میں اپنی پوری قوت صرف کر دی مگر "شیر اسلام" کے مقابلہ میں برطانیہ کی خاک نہ چلی اور وہ ہزیمت ہوئی کہ آج تک اس کی مذمت دلوں پر موجود ہے۔

کوہ قاف کی طرف انور پاشا روس کا مقابلہ کر رہے تھے۔ درۂ دانیال کی خبریں سن کر وہ ادھر واپس آئے اور مصطفےٰ کمال فتح درۂ دانیال کے بعد روس کے مقابلہ کے لئے کوہ قاف پہنچا۔ ترکی کے بہت سے مقبوضات روس کے قبضے میں پہنچ چکے تھے سردی کی شدت کے سبب ترکی فوج کا بڑا حصہ ضائع ہو چکا تھا۔ سامان جنگ کافی نہ تھا۔ فوج بہت تھوڑی تھی۔ مگر تیغ کمال نے یہاں بھی دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔ ترکی کے جو علاقے نکل چکے تھے وہ واپس لئے اور روسی لشکر کو ناکام واپس ہونا پڑا۔ اس فتح کے بعد مصطفےٰ کمال واپس آیا تو فلسطین اور شام کے محاذ پر انگریزوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا۔

Marfat.com

یہاں ترکی فوج کی حالت کوہ قاف سے بھی بدتر تھی۔ اور انگریزوں کا مقابلہ روسیوں سے بھی زیادہ سخت۔ مگر مصطفےٰ کمال نے خداداد قابلیت اور ہمت وشجاعت کے یہاں بھی جوہر دکھائے۔ مگر ترکوں کی شکست فتح سے بدل رہی اور ترک آگے بڑھ رہے تھے کہ لڑائی بند ہونے کی خبر پہنچی اور مصطفےٰ کمال کو قسطنطنیہ واپس آنا پڑا۔ یہاں کا رنگ پوری طرح بگڑ چکا تھا۔ دیکھتے ہی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ ہر جگہ "اتحادی" دور دورہ تھا۔ اور سلطنت ترکی برائے نام۔ سلطان صرف شاہ شطرنج بنا ہوا تھا۔ ایک اکیلا چنا کیا بھاڑ پھوڑتا۔ اور ایک مصطفےٰ "اتحادیوں" کی پوری جمعیت کے مقابلہ میں جو اچھی طرح تسلط جما چکے تھے کیا کر سکتا تھا۔ انجمن نیست و نابود ہو چکی تھی۔ بہی خواہانِ ملک وقوم اغیار کے پنجے میں پھنس چکے تھے۔ داماد فرید پاشا اتحادیوں کا کلمہ پڑھ رہا تھا۔ المختصر سلطنت ترکی ختم ہو کر اب اس کی جگہ "اتحادیوں" کا دور دورہ تھا۔ ایک قسطنطنیہ ہی نہیں ایشیائے کوچک۔ باسفورس۔ بحیرۂ شمالی۔ ریلوے لائن، غرض کوئی چیز ترکی کی نہ تھی۔ اور سب ہاتھ سے نکل چکی تھی۔ افواج "اتحادی" شب روز شہر و بازار میں گشت لگاتی تھیں۔ ابھی کمال اس قیامت خیز منظر کو پوری طرح دیکھنے بھی نہ پایا تھا کہ یہ وحشت خیز خبر کانوں میں پہنچی کہ عارضی صلح ہو گئی۔ اس خبر نے کمال کے ہوش اڑا دیئے۔ اسی شش و پنج میں تھا کہ جو بچی کھچی فوج ترکی کی رہ گئی تھی وہ بھی "اتحادیوں" کے قبضہ میں پھنس گئی۔ اور نظر بند ہو گئی۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس کے ہتھیار بھی لے لئے گئے۔

اس وقت کمال کی حالت دیکھنے کے قابل تھی۔ اس کے دل پر ہر لمحہ ناامیدی و مایوسی کی بجلیاں گر رہی تھیں۔ اور وہ سمجھ چکا تھا کہ سلطنت کا خاتمہ ہوا اور قسطنطنیہ ہاتھ سے گیا۔ ادھر "اتحادی" بھی مصطفےٰ کی ذات سے کھٹکے ہوئے تھے اور اس کو

پورا اندیشہ تھا کہ اگر ذرا موقع ملا تو کوئی نہ کوئی الزام رکھ کر "اتحادی" اُس کا خاتمہ کر دیں گے۔ بصد حسرت و یاس مصطفےٰ نے قسطنطنیہ کو الوداع کہا اور در و دیوار کو نا اُمیدی سے تکتا ہوا ایشیائے کوچک کی طرف چلا کہ اب کیا کروں۔

انگورہ پہنچکر مصطفےٰ کمال نے دیکھا کہ شہر کی عجیب حالت ہے چاروں طرف کیچڑ اور دلدل کے انبار ہیں۔ کہیں خاک کے تودے کہیں جگہ غلاظت کے ڈھیر ہیں بخار پھیلا ہوا ہے۔ بیماریاں زوروں پر ہیں۔ کمال نے سب سے پہلے شہر کی حالت درست کی۔ جگہ جگہ لوگ مقرر کیئے۔ صفائی کی طرف خاص توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں غلیظ شہر کو چندن بنا دیا۔

شہر کی حالت درست ہونے کے بعد مصطفےٰ کمال نے ایک جماعت مرتب کی جس کے بارہ ارکان تجویز ہوئے۔ یہ سب کے سب قوم پرست اور ملک کے عاشق تھے۔ مصطفےٰ کی صدا پر دل و جان سے لبیک کہی اور اس جماعت نے مل کر ایک معاہدہ ایسا مرتب کیا جس میں ٹرکی سلطنت کا اقتدار قائم رہے اور حکومت اغیار کے پنجہ میں گرفتار ہو کر نیست و نابود نہ ہو جائے۔ یہ مسودہ فرید پاشا کے پاس بھیجا گیا۔ اور یہ پیغام بھی کہ اگر شرائط صلح اس کے بموجب ہوں تو ٹرکی سلطنت کو منظور ہیں۔ ورنہ جو دوسری تجاویز طے ہوں گی وہ ٹرکی سلطنت کی نہیں صرف فرید پاشا کی ہوں گی۔ بات معقول تھی فریدی پارلیمنٹ اتفاق کے سوا کیا کر سکتی تھی۔ تجاویز منظور ہوئیں۔ منظور ہونا تھا کہ "اتحادی" چراغ پا ہو گئے۔ اور پارلیمنٹ کے ممبروں کو ایک ایک کر کے گرفتار کرنا شروع کیا۔ یہ بھی مصطفےٰ کی تدبیر تھی کہ اُس نے پارلیمنٹ کے ممبروں کی تعداد ایسی پہنچا دی تھی جو انجمن کے ممبر رہ چکے تھے۔ ان لوگوں نے ہر قسم کے جبر و ظلم کو گوارا کیا۔ مگر حکومت سے غداری پر آمادہ نہ ہوئے۔ اتحادیوں نے مظالم میں کسر نہ کی۔ اِن لوگوں کو مالٹا بھیجدیا۔

Marfat.com

اور ان پرستارانِ مذہب نے بخوشی گردنِ تسلیم خم کی۔

جس وقت قسطنطنیہ میں ظلم و تعدی کا یہ بازار گرم تھا۔ اُس وقت ممبرانِ پارلیمنٹ کو جو باقی رہ گئے تھے اس کے سوا کوئی تدبیر نہ سُوجھی کہ رات کے وقت بھاگ نکلے۔ اور اپنے سر ہتھیلی پر رکھ کر انگورہ پہنچے۔ مصطفےٰ کمال اور اُس کی جماعت نے اُن لوگوں کو سر آنکھوں پر جگہ دی اور خدا کی قدرت سے ایک وہ وقت بھی آیا کہ انگورہ میں "مجلسِ عالیہ ملّیہ" کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا مقصد صرف یہ تھا کہ کس طرح اتحادیوں کے مظالم سے رہائی پائیں۔ اور قسطنطنیہ کو دشمنوں کے قبضہ سے بچائیں۔

انگورہ کی یہ کیفیت دیکھ کر اور سُن کر "اتحادی" آپے سے باہر ہو گئے۔ اور صرف اس فکر میں رہے کہ کسی طرح اس عاشقِ وطن مصطفےٰ کمال کو فنا کر دیں۔ چنانچہ ۱۴۔ مئی کو ایک کورٹ مارشل کے ذریعہ مصطفےٰ کمال کے واسطے جرمِ بغاوت میں سزائے موت تجویز ہوئی۔

گھر میں بیٹھ کر جس کا جی چاہے جو فیصلہ کرے مصطفےٰ کمال اور اُس کی جماعت نے اس فیصلہ کو سُن کر خوب مضحکہ اُڑایا۔ اور یہ خبر "اتحادیوں" کو بھی پہنچی۔ بس نہیں چلتا تھا کہ کمال کو کچّا ہی کھا جائیں۔ کوشش میں کمی نہیں کی۔ کسی نے لٹیرا تجویز کیا۔ کسی نے قزاق ٹھیرایا۔ مگر جس کو خدا رکھے اُسے کون چکھے کمالی طاقت روز بروز ترقی کرتی گئی اور "اتحادی" مُنھ تکتے رہے فیصلہ موت رکھے کا رکھا رہ گیا۔ اور انگورہ نے وہ قوت پیدا کر لی کہ اتحادی بھی دم بخود رہ گئے۔

اس وقت "اتحادیوں" کے اشارے سے "یونانیوں" نے پاؤں نکالے اور کمالی علاقوں میں لوٹ مار شروع کر دی۔ "اتحادیوں" کا خیال تھا کہ یونانی چشم زدن میں کچل دیں گے۔ مگر اُن کو یہ خبر نہ تھی کہ یونانی تو درکنار اتحادیوں کو بھی کمالی

Marfat.com

ناک چنے چبوادیں گے۔ یونانیوں نے جدھر قدم اُٹھائے اور جس طرف رُخ کیا وہیں مُنھ کی کھائی۔ لُطف یہ ہے کہ "اتحادیوں" نے اُدھر لندن میں ایک کانفرنس تجویز کی اور اعلان کیا کہ :۔

"یہ کانفرنس صلح ہے تاکہ مشرق قریبہ کے تمام معاملہ کا قلع قمع ہوجائے اور مخلوق خدا امن و آرام کی زندگی بسر کرے۔"

اور اِدھر یونانیوں کو کچھ ایسا چکمہ دیا کہ اُنھوں نے تمام وعدے وعید طاق میں رکھ، اناطولیہ میں لڑائی شروع کر دی۔ یہ عجیب نازک وقت تھا۔ وہی مُٹھی بھر لُٹیرے اور ڈاکو جن کو یورپ حقارت و نفرت سے مکّار و دغا باز بنا رہا تھا ایک طاقت ور سلطنت کے اور اُس سلطنت کے جس کے پُشت پناہ "اتحادی" تھے مقابلہ کے واسطے تیّار ہوئے۔ قیاس۔ عقل۔ وہم و گمان سب حیران ہیں کہ کس طرح یہ چند افراد ایسی زبردست سلطنتوں کا مقابلہ کر سکے ہوں گے۔ اس وقت نہ معلوم کس مصلحت سے کمالیوں نے پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ اور حضرت رائیٹر نے اس ہزیمت کی خبریں نہایت خوشی سے ہم تک پُہنچائیں۔ مسلمانانِ عالم پر ان خبروں نے جو بجلی گرائی وہ الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتی۔ نیندیں اُڑ گئیں۔ بھوکیں جاتی رہیں اور وہ وقت بالآخر آیا کہ مسلمان کانوں نے یہ خبر بھی سُن لی کہ :۔

"یونانی فتح کرتے ہوئے انگورہ تک پُہنچ گئے"

مسلمانوں پر اس خبر سے کیا گذری۔ یہ صرف ان کے قلوب جان سکتے ہیں۔ یونانی درندوں نے "اتحادیوں" کی شہ پر جو جو مظالم توڑے اُن کے خیال سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک دو نہیں سینکڑوں گاؤں جلا کر خاک سیاہ کر دیئے۔ ہزاروں بچّوں کے سر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا۔ لاکھوں گھر بے چراغ ہوگئے اور سینکڑوں عورتوں کی عصمت دری ہوئی۔ مساجد

Marfat.com

تاخت و تاراج ہوئیں ۔ اور اس سرزمین سے وہ جگر خراش صدائیں بلند ہوئیں جن کو سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور پردۂ دنیا پر نہیں ۔ زمین کے اس حصہ پر جو یورپ کے زیر سایہ تھا یونانی یہ ستم ڈھا رہے تھے انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر حیوانیت کو انجام دے رہے تھے ۔ غریب مسلمانوں نے اپنی فریادیں یورپ کی حضور میں پہنچائیں ۔ فرانس کو متوجہ کیا برطانیہ کو کھٹکھٹایا ۔ اٹلی سے التجا کی ۔ مگر ترکی خون کی وقعت یورپ کی نگاہ میں پانی سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی! ۔ ہر ظلم ہر ستم ، ہر زیادتی روا کی گئی اور کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے !! ۔

اب وہ ساعت تھی کہ گنتی کے چند مسلمان جو ہر ممکن کوشش اس امر کی کر رہے تھے کہ شاید یورپ کسی طرح ہماری حالت زار پر توجہ کرے قطعاً مایوس ہو گئے اور ان کو یقین کامل ہو گیا کہ یونانی مظالم "اتحادیوں" کے بل بوتے پر ہیں ۔ اور ہماری کسی التجا پر یورپ توجہ نہ کرے گا ۔

یونان فتح کے نقارے بجاتا ہوا انگورہ کے قریب پہنچ چکا تھا ۔ اور یہ مختصر سی جماعت جس کو ابھی دنیا میں جنم لئے چند روز ہوئے تھے اپنے بچاؤ کی تدبیروں میں مصروف ہوئی ۔ مگر کجا ایک مختصر سی جماعت اور وہ بھی خانماں برباد جس کے ہوش درست نہ عقل ٹھکانے ۔ اور کجا یونان کی زبردست طاقت جس کی حمایت پر "اتحادیوں" کی پوری قوت ۔

ظالم اور خونخوار یونانیوں نے غضب یہ ڈھایا کہ جس قدر علاقے فتح کئے وہاں طرح طرح کے ستم توڑے ۔ مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے مساجد کی بے حرمتی کی ۔ ماؤں کے سامنے ان کے کلیجے کے ٹکڑوں کو ذبح کیا اور بیویوں کے سامنے شوہروں کو تہ تیغ کرنے لگے ۔

Marfat.com

(۵)

ایک خاموش کمرہ میں جس کی رات نے دن کو مات کر رکھا ہے قسطنطین شاہ یونان کی بھتیجی کوین کونسٹ (Constantine) شب خوابی کے ریشمی لباس میں بیٹھی ہوئی کسی معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ اس کا روشن چہرہ جو بجائے خود ایک چاند ہے۔ کبھی کبھی کسی خیال سے مدھم پڑ جاتا ہے۔ وہ چونک پڑتی ہے اور پھر کسی خیال میں مستغرق ہو جاتی ہے دفعتاً وہ اپنی جگہ سے اٹھی اُس نے دوسرا لباس تبدیل کیا اور دروازہ سے باہر آئی۔ تو گلہائے رنگین صحنِ چمن میں اس کی تعظیم کو جھکے۔ وہ قریب گئی اور ادھر اُدھر ٹہلنے لگی۔ ایک ہی قسم کی تین چیزیں اُس وقت ایک ہی جگہ جمع تھیں۔ چاند گو آسمان پر تھا، اور پھول اور ملکہ زمین پر۔ مگر سایۂ ماہتاب شہزادی کے قدموں میں، اور دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے تھا۔ اُس نے کچھ سوچا اور حکم دیا کہ "ہاں ذرا اُس شخص کو تو بلاؤ" اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔ اور ایک چپ چاپ انسان گردن جھکائے سامنے آیا۔

شہزادی۔ "ہاں تو آپ سیاح ہیں؟"۔

سیاح۔ "جی ہاں"۔

شہزادی۔ "تو آپ کیا کہتے ہیں؟"۔

سیاح۔ "میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس 'برطانیہ' اور 'فرانس' دونوں شہزادوں کا پیام ہے"۔

شہزادی۔ "میں اس وقت بھی سمجھ گئی۔ مگر آپ سیاح ہیں یا پیامبر۔"

سیاح۔ "اگر پیامبر سمجھتی ہیں تو پیامبر سہی"۔

شہزادی۔ "پھر آپ نے سیاح کیوں کہا؟"

Marfat.com

سیاح۔ "اس لیے کہ میں نے عمر بھر سیاحت کی ہے اور اب یہ کام پہلے "برطانیہ" نے میرے سپرد کیا پھر "فرانس" نے۔"

شہزادی۔ "خوب۔ اور کل اٹلی کا بھی پیغام آچکا ہے۔"

سیاح۔ "تو آپ تینوں میں سے کسی ایک کو پسند کیجئے۔ میں چونکہ فرانسیسی ہوں اس لیے فرانس کی سفارش کروں گا۔"

شہزادی۔ "اٹلی کا قاصد بھی یہی کہتا تھا۔"

(۶)

جنرل تھیوڈوکس وزیر جنگ ہشاش بشاش اپنے خیمہ میں ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا کہ جنرل بابولاس اور جنرل پولی منکوس دونوں نے حاضر ہو کر کرچ سے سلام کیا اور کہنے لگے:۔

"اب ہم کو فوج یا سامانِ حرب کی مطلق ضرورت نہیں یہ برطانیہ اور فرانس کا احسان ہے کہ عین موقع پر سامانِ جنگ بھیج دیا۔ ورنہ پچھلا سامان اچھی طرح کافی نہ تھا۔ اور ہم کو یقین کامل ہے کہ جس وقت ارادہ کریں گے۔ اُسی وقت انگورہ بلکہ تمام ٹرکش گورنمنٹ کی اینٹ سے اینٹ بجادیں۔ ہم تو اس کے واسطے تیار ہیں۔ کہ اگر آج اتحادی اجازت دیدیں۔ تو ٹرکی لاکھ مدافعت کی کوشش کرے۔ ہم زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے میں قسطنطنیہ فتح کر سکتے ہیں۔"

تھیوڈوکس۔ "ان مکار مسلمانوں نے ہم کو بہت ہی پریشان کیا تھا پچھلے معرکے اب تک میری آنکھوں سے فراموش نہیں ہوئے کیا کروں مجبور تھا اور دانت پیس پیس کر رہ جاتا تھا بہت روز بعد ہماری تلوار نے ان ظالموں کے

Marfat.com

خون سے اپنی پیاس بجھائی ہے اب یورپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یونان ظلم کر رہا ہے۔"

جنرل بابولاس:- میں نے آپ کے حکم کی تعمیل اس طرح کی ہے کہ مُرک ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ جس نے دو دو سال کے بچوں کو بھوکا پیاسا قتل کیا ہے۔ اُن کی ناپاک مسجدوں میں گدھوں کے ہل پھروا دیئے۔"

تھیوٹوکس:- "یہ سب کچھ ہوا۔ مگر ابھی میرا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔"

منکوس:- "اب جو حکم دیجیے۔ اُس کی تعمیل ہو۔"

تھیوٹوکس:- "میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ایسی وحشی اور اجڈ قوم ہر ظلم کی سزاوار ہے۔ ان کو ایسا مزا چکھاؤ کہ جب تک دُنیا موجود ہے پھر اُکسنے کا نام نہ لیں۔"

منکوس:- "اس سے بھی زیادہ۔"

تھیوٹوکس:- "ہاں کھانا پانی سب بند کرو اور چُن چُن کر قتل کرو۔"

بابولاس:- "ہمارے سینوں میں جو شعلے بھڑک رہے تھے وہ مُدتوں بعد ٹھنڈے ہوئے ہیں۔"

تھیوٹوکس:- "تم کو معلوم ہے اس ناہنجار قوم نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟"

منکوس:- "اچھی طرح۔"

تھیوٹوکس:- "خاک بھی نہیں عبدالمجید کا وقت یاد ہے؟"

منکوس:- "ہاں"

بابولاس:- "اُنھوں نے وہ کیا ہے کہ ہم بھول نہیں سکتے۔"

تھیوٹوکس:- "ہمارا فرض ہے کہ اس کا بدلہ لیں اور بچے بوڑھے مرد عورت سب کو قتل کریں۔"

بابولاس: "بیشک۔ بیشک۔"

Marfat.com

تھیوڈوکس:۔ "تم انگورہ میں کیا کرو گے؟"

بابولاس:۔ "جو حکم ہو۔"

تھیوڈوکس:۔ "قتلِ عام۔"

بابولاس:۔ "ضرور۔"

تھیوڈوکس:۔ "اس پر بھی غصہ کی آگ فرو نہیں ہو سکتی۔"

بابولاس:۔ "اور جو حکم ہو۔"

تھیوڈوکس:۔ "ایک متنفس زندہ نہ رہے۔ عورتوں کو لونڈیاں بناؤ۔ لڑکوں کو غلام بناؤ۔ مردوں کو قتل کرو اور یاد رکھو تمام انگورہ میں آگ لگا دو۔"

بابولاس:۔ "بسر و چشم۔"

تھیوڈوکس:۔ "ترک بہادر قوم نہیں ہے۔ تم اگر انگورہ فتح کر لو تو کیا کمال کرو گے اور انگورہ کی فتح میں رکھا ہی کیا ہے؟"

منکوس:۔ "ترک تو مقابلہ ہی نہیں کر رہے۔"

بابولاس:۔ "ان کے پاس ہے کیا؟ فوج ہے نہ روپیہ۔"

تھیوڈوکس:۔ "ہاں اب تم کو صرف ایک کام کرنا ہے۔"

بابولاس:۔ "ارشاد؟"

تھیوڈوکس:۔ "مصطفےٰ کمال نے جو کچھ اتحادیوں سے گستاخی کی تم کو معلوم ہے؟"

بابولاس:۔ "اچھی طرح۔"

تھیوڈوکس:۔ "اس کی سزا؟"

بابولاس:۔ "جو تجویز ہو۔"

تھیوڈوکس:۔ "وہ زندہ گرفتار ہو۔"

87788

بابولاس:۔ "بہت خوب۔"

~~72288~~

Marfat.com

تھیوٹوکس: "اگر ایسا نہ ہوا تو مجھ کو انگورہ کے داخلہ کی کوئی خوشی نہیں"

منکوس: "بسر و چشم تعمیل ہوگی"

تھیوٹوکس: "وہ اور انور انتہائی مکّار ہیں"

منکوس: "ہم کو معلوم ہے"

تھیوٹوکس: "فوراً فرار ہوجائے گا"

منکوس: "مگر بچ کر جائے گا کہاں ہے"

تھیوٹوکس: "جدھر اُس کا منھ اُٹھا"

منکوس: "ایسا نہ ہوگا"

تھیوٹوکس: "ہاں میری خوشی اگر چاہتے ہو تو وہ زندہ میرے سامنے حاضر ہو"

منکوس: "کل ہی لیجئے"

تھیوٹوکس: "میں اتحادیوں کے احسان کا معاوضہ یہ دوں گا کہ اُس کو زندہ اُن کے سپرد کر دوں گا۔ کہ وہ اُس کو قتل کرکے اپنا دل ٹھنڈا کریں"

(۷)

ہیرنگٹن: "آپ نے نہایت دُور اندیشی سے کام لیا۔ کہ اپنی تمام قوم کو ہر قسم کی شکایت سے بچالیا۔ اگر آپ ذرا بھی توقف کرتے تو اس کا نتیجہ بہت ہی خراب ہوتا"

داماد فرید: "میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اگرچہ قوم سے غدّاری کا خطاب قبول کیا"

ہیرنگٹن: "آپ اس کا مطلق خیال نہ کیجئے۔ اتحادی آپ کے اس کرم کو فراموش نہ کریں گے۔ موسیو پوئینکارے وزیر اعظم فرانس کا ایک پیام ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔ جس میں آپ کے احسان کا خصوصیت سے ذکر ہے"

Marfat.com

داماد فرید پاشا اتنی گفتگو سننے کے بعد روانہ ہوا اور "قصر یلدز" میں پہنچا۔ جہاں شہزادہ عبدالمجید خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ داماد فرید کی صورت دیکھتے ہی شہزادہ اٹھ بیٹھا اور کہا:۔

"کہیئے تمام معاملات آپ کے حسب منشا ہوگئے۔"

داماد فرید۔ "میرا منشا کیا؟"

شہزادہ۔ "جو آپ کی خواہش تھی۔"

فرید۔ "میری خواہش اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ قوم کو فائدہ پہنچے۔"

شہزادہ۔ "اس سے قوم کو کچھ فائدہ پہنچا؟"

فرید۔ "اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہ تھا۔"

شہزادہ۔ "قوم ختم ہوگئی۔ حکومت فنا ہوگئی۔ آزادی سلب ہوئی اور آپ خوش ہیں۔"

فرید۔ "تو کیا اس کا ذمہ دار میں ہوں؟"

شہزادہ۔ "ضرور۔"

فرید۔ "شہزادہ صاحب! آپ غضب کرتے ہیں۔"

شہزادہ۔ "میں کچھ نہیں کہتا۔ یہ قوم کا متفقہ فیصلہ ہے۔"

فرید۔ "قوم دیوانی ہے۔"

شہزادہ۔ "اور آپ؟"

فرید۔ "میں نے انتہائی دانشمندی سے کام لیا۔"

شہزادہ۔ "اس لئے کہ قوم کو چند چاندی کے سکوں پر فروخت کیا۔"

فرید۔ "آپ کو ایسی بات زبان سے نہ نکالنا چاہیئے۔"

شہزادہ۔ "یہ قوم کا متفقہ فیصلہ ہے۔"

Marfat.com

فرید: "میں اس کے لئے تیار ہوں کہ وزارت سے علیحدہ ہو جاؤں۔"

شہزادہ: "اب علیحدگی سے کیا حاصل؟"

فرید: "اس لئے کہ میں غدار ہوں۔"

شہزادہ: "غداری کا جو نتیجہ ہوسکتا تھا وہ ہوگیا۔"

فرید: "یہ خدا بہتر جانتا ہے۔"

شہزادہ: "آپ خدا کو شامل نہ کیجئے۔ یہ تو انسان ہی سمجھ سکتا ہے۔ آپ کے اپنے دوست آپ کے اس فعل پر لعنت بھیج رہے ہیں۔"

فرید: "غالباً آپ کا اشارہ توفیق کی طرف ہے۔"

شہزادہ: "ادھر ہی سہی تو کیا غلط ہے؟"

فرید: "توفیق بھی تو انسان ہے۔"

شہزادہ: "اور آپ؟"

فرید: "میں بھی۔"

شہزادہ: "اُس انسان کے ساتھ قوم ہے۔ آپ کے ساتھ دشمنانِ قوم۔"

فرید: "آپ کی گفتگو بہت سخت ہے۔"

شہزادہ: "ختم کر دیجئے۔"

(۸)

قسطنطین: "شہزادی کون کولسٹ کے معاملہ میں میری عقل حیران ہے فرانس مجھ کو بدعقیدہ کہے۔ برطانیہ وہی سمجھے۔ اور آملی دقیانوسی خیال کرے مگر میں شروع سے دیکھ رہا ہوں کہ اس کی طبیعت لڑائیوں میں جس طرف مائل ہوئی فتح کا سہرا اُدھر ہی بندھا۔ پچھلے خونریز معرکہ میں "اتحادیوں" کا وہم وگمان بھی نہ تھا مگر اس کی زبان سے جب نکلی۔ جرمنی کی مذمت۔ اور اتحادیوں کی تعریف۔ میں تو

Marfat.com

اُس کی زبان کو فرمانِ مسیح سمجھتا ہوں۔ اسی واسطے میری دلی خواہش تھی کہ یہ برطانیہ کی دُولہن بنتی۔ مگر افسوس اس نے برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی سب کو ٹھکرا دیا۔ آخر یہ راز کیا ہے ؟"

وینزیلاس:۔ "میں پہلے خیال کی بابت تو کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے آپ کا تجربہ صحیح ہو۔ لیکن اس معاملہ میں میری عقل حیران بلکہ آپ سے زیادہ حیران ہے کہ ایسے عالی مرتبت شہزادوں کے پیام اس نے مسترد کر دیئے۔ ۱۹ء کے دورہ میں جب شہزادی کا پیام قصرِ شاہی میں ایک مہینے کے بجائے تین مہینے رہا ہے تو میرا خیال تھا کہ شہزادی برطانیہ کی طرف جھکی۔ مگر تعجب ہے کہ اس کی طبیعت کسی طرف بھی مائل نہیں ہوئی۔"

قسطنطین:۔ "تم نے اس کے خیالات تو معلوم کیے ہوتے۔ میں نے اس کے متعلق بہت کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اور اگر کچھ پتہ چلا تو صرف اس قدر کہ وہ تینوں سیاحوں کو حقارت سے دیکھ رہی ہے۔ تو کیا اب آسمان سے کوئی پیام اس کے واسطے آسکتا ہے"۔

وینزیلاس۔ "میں نے اور نہ صرف میں نے بلکہ لیگیرس اور گونوس ہم تینوں نے اس سلسلہ میں اس سے گفتگو کی اور ایک دفعہ نہیں دو تین مرتبہ اور اس طرف سے نہیں۔ برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی کے تقاضوں سے مگر اُس نے اپنے خیالات کا پتہ نہ لگنے دیا۔ اگر کچھ پتہ چل سکا تو صرف اس قدر کہ وہ تینوں سے نفرت کر رہی ہے"۔

قسطنطین۔ "میں تو اپنے پرانے عقیدے پر قائم ہوں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ اس کمبخت کی اتحادیوں سے یہ نفرت ہماری شکست کا سبب نہ ہو جائے"۔

Marfat.com

وینزیلاس۔ شکست کیسی اور کس سے؟ ترکوں سے؟ یونانیوں کو؟ واہ واہ وہاں آج داخلہ ہو بھی گیا ہوگا۔ اور اس وقت انگورہ میں قتل عام ہو رہا ہوگا۔ اور تعجب کیا کہ مصطفےٰ کمال زندہ گرفتار کر کے حاضر کر دیا گیا ہوگا۔"

قسطنطین۔ "میں جس کام میں مدد اور مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ وہ صرف شہزادی کے متعلق ہے۔ اور اس کا فکر مجھ کو بہت زیادہ ہے اور صرف اس لئے کہ برطانیہ سے کہیں اس سلسلہ میں دشمنی نہ ہو جائے۔"

وینزیلاس۔ "ہم پھر کوشش کرتے ہیں۔ اور شہزادی کو ترغیب دیتے ہیں

(۹)

سفاک یونانیوں نے عسکی شہر میں قتل عام کیا۔ صبح صادق کا سہانا وقت تھا کہ خولہ حمیدہ ایک مسلمان عورت مسجد کے دروازے کے آگے بیٹھی زار زار رو رہی تھی۔ اس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا۔ مسجد سے ایک نمازی باہر نکلا اور کہا

"اے بدنصیب عورت تم پر کیا گذری"

عورت۔ "ہائے کس طرح کہوں۔ میرا گاؤں ظالم دشمنوں نے جلا دیا۔ مردوں کو قتل کیا۔ اور بچوں کو پکڑ لیا۔ میں اس شیر خوار بچہ کو لے کر بھاگی ہوں۔ کہ خدا کے گھر میں پناہ لوں۔ ہائے میرا شوہر بے گناہ قتل کر دیا گیا۔ اور اس کی لاش بے گور و کفن پڑی ہے۔" عورت کی گفتگو ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ چار یونانی نشہ شراب میں مست آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اور معاً بندوق کے ایک فیر کی آواز آئی۔ نمازی زخمی ہو کر گرا اور عورت کی طرف دیکھتا ہوا کلمۂ توحید پڑھ کر دنیا سے رخصت ہوا۔ ابھی عورت سناٹے میں تھی کہ ایک خونخوار یونانی نے اس کے بچہ کے پیٹ میں کرچ چبھو کر بچہ کو کرچ کی نوک پر اٹھا لیا۔ اور جو بچہ ابھی اس کی گود

Marfat.com

میں ہمک رہا تھا، خون میں نہا گیا! ۔عورت مامتا کی آگ میں بچّے کے ساتھ زمین سے اوپر اُچھلی ۔ مگر دوسرے یونانی نے دھکّا دے دیا ۔ گری اور اُٹھی ۔ تو دیکھا کہ سفّاک بچّے کو کرچ میں لئے چاروں طرف ناچتا پھرتا ہے ۔ تھوڑی دیر جفاکار یہ تماشا کرتا رہا ۔ اور اس کے بعد بچّہ کو زمین پر پھینک دیا ۔ عورت دوڑ کر اس سے لپٹی ۔ مگر بچّہ دم توڑ رہا تھا ۔ گود میں لیا تو کبھی کا ختم تھا! پھول سے رخساروں کو بوسہ دیا ۔ اور تھوڑی سی زمین کھود کر آگے بڑھی تو گولیوں کی آواز کان میں آئی ۔ ٹھٹکی ، تو دیکھا کہ سامنے سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں ۔ اور سینکڑوں مخلوق خدا سراسیمہ و پریشان بھاگ رہی ہے ۔ یونانی ان کی تاک میں بیٹھے ہوئے ہیں اور بھاگتے ہوئے بدنصیبوں کو نشانۂ بندوق بنا رہے ہیں ۔ یہاں تک کہ ایک سپاہی نے قریب آکر بندوق کا کُندا زور سے مارا اور عورت گر کر وہیں شہید ہو گئی ۔

۱۵

" شہزادی ! جو اصل واقعہ تھا وہ میں نے حرف بحرف بیان کر دیا ۔ یوں تو کم نصیبوں شہزادوں کی حالت آپ کی محبت میں ردی ہو رہی ہے ۔ مگر آپ کو اس لئے کہ وہ اس کا اہل نہیں ۔ اگر ہم نظر انداز بھی کر دیں تو برطانیہ و فرانس دونوں شہزادے ماہیِٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں ۔ میں صرف دو روز فرانس میں رہا میں نے دیکھا کہ شہزادے کے اضطراب کا اثر تمام رعیت پر پڑ رہا ہے ۔ وہ چہل پہل وہ رونق گھروں میں یا بازاروں میں کسی جگہ نظر نہیں آتی ۔ جہاں جاؤ ، جدھر دیکھو ہر شخص کی زبان پر یہی چرچا ہے ۔ اور میں نے جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھا وہ یہ ہے کہ شہزادہ کی حالت روز بروز ردی ہو رہی ہے کھانا پینا سب چھوٹ گیا ۔ ہر وقت آپ کی تصویر آنکھ کے سامنے ہے ۔ اور سوا رونے کے کوئی اور کام نہیں ہے ۔ بڑے بڑے طبیب اور ڈاکٹر جلو میں حاضر ہیں اور اچھے اچھے ماہر اور دانش مند

Marfat.com

مشورہ کو موجود ہیں۔ مگر دل کی لگی کسی طرح نہیں بجھتی۔ فرانس سے میں لندن آیا۔ یہاں کا حال بھی دگرگوں ہے۔ اور چونکہ قصرِ شاہی میں کسی کو داخلہ کی اجازت نہیں۔ اس لیے مفصل حال معلوم نہ ہو سکا۔ مگر یہ خبر تمام شہر میں مشہور ہے کہ شہزادہ کی زبان پر صرف آپ کا کلمہ ہے۔"

شہزادی: "ہاں یہ تو میں سب کچھ سُن چکی۔ جو کچھ ہو رہا ہے اس سے باخبر ہوں۔ اور جو کچھ ہوگا وہ بھی جانتی ہوں۔ تم یونانی فتوحات اور غریب ترکوں کی حالت کا ذکر سناؤ۔"

گونرس: "ہائیں شہزادی! یہ آپ کی زبان سے کیا الفاظ نکل رہے ہیں۔ غریب ترک" کیا آپ کو ان ناہنجاروں سے کچھ ہمدردی ہے؟ یہ ظالم آپ کو علم نہیں کون ہیں۔ اور انہوں نے یونان کو کیسے ناک چنے چبوائے ہیں وہ تو عیسائیوں کے نام کے دشمن ہیں۔ اور ایسے ایسے ستم ڈھاتے ہیں کہ اُن کے خیال سے اذیت ہوتی ہے۔ مدت کے بعد یہ موقعہ ہم کو میسر آیا ہے کہ اُن سے بدلہ لیں اور جو ظلم و ستم اُنہوں نے برسوں ہم پر کیے ہیں۔ اُن کا جواب دیں۔"

شہزادی: "مجھے رتی رتی سب معلوم ہے۔ اور جس قدر تم کو یا ارکین سلطنت میں کسی کو معلوم ہے۔ اُس سے زیادہ مجھ کو علم ہے۔ لیکن یہاں سوال مذہب یا قوم کا نہیں ہے صرف حقیقت کا سوال ہے کہ یونانی کیا کر رہے ہیں اور ترکوں نے کیا کیا؟"

گونرس: "ترک جفاشعار کیا کر سکتے ہیں۔ وہ جس سزا کے مستوجب تھے وہ قدرت نے اُن کو دی۔"

شہزادی: "وہی معلوم کرنا چاہتی ہوں۔"

گونرس: "ہمارے فاتح لشکر نے ان سے اپنے صدیوں کے بدلے

Marfat.com

مگر اب بھی ہمارا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔ لیکن آپ کی گفتگو سے ترکوں کے ساتھ ہمدردی کی بو آرہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ستم ہے اور غضب ہے۔"

شہزادی:" مجھے ترکوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں۔ ہر لاچار اور بیکس ہستی۔ ہر سمجھ دار احسان کی مستحق ہمدردی ہے۔ ہاں تو فرمائیے کہ اب تُرک کہاں ہیں اور یونانی کہاں؟"

گونرس۔ آپ اس گفتگو کو اسی جگہ ختم کر دیجئے۔ یہاں تو جو کچھ ہو رہا ہے اچھا ہو رہا ہے۔ ایک انگورہ کی فتح البتہ باقی تھی۔ وہ کل ہو گئی ہوگی۔ اور نا ہنجار جفا شعار قوم کا خاتمہ ہو گیا ہوگا۔ مگر اندیشہ یہ ہے کہ آپ کی وجہ سے کہیں رقابت کی آگ "اتحادیوں" میں نہ پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اٹلی کا پیام آچکا ہے کہ اگر شہزادی کون کولسٹ نے اٹلی کے شہزادے کو ٹھکرادیا اور فرانس یا برطانیہ کو ترجیح دی تو یونان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اس تعلق کی تہ میں سلطنت کی بربادی پوشیدہ ہے۔ اٹلی فرانس سے خائف ہے نہ برطانیہ سے۔"

شہزادی۔ مجھے اس گفتگو سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں صرف انگورہ کا حال سُننا چاہتی ہوں۔"

گونرس۔ میں آپ کے پاس بادشاہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ اور وزیر جنگ کا فیصلہ ہے کہ آپ برطانیہ کا پیغام منظور کریں۔ انگورہ کی کیفیت سُنا چکا کہ وہ ختم ہو گیا اور ظفر مند یونانی فوج داخل ہو گئی۔

شہزادی۔" اور ترکوں کا کیا حشر ہوا؟"

گونرس۔ آپ کے یہ سوالات میرے بدن میں آگ لگا رہے ہیں۔ جو ہر مفتوح قوم کا حشر ہوتا ہے۔ بالخصوص بے ایمان اور بدمعاش کا وہی ترکوں کا حشر ہوا۔ لیکن ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اُن کو ابھی اُن کے اعمال کی پوری سزا نہیں ملی۔"

Marfat.com

(۱۱)

انگورہ سے چند میل کے فاصلہ پر یونانی فوجیں فتح کے نشہ میں سرشار و بدمست پھر رہی ہیں۔ صبح کا وقت ہے اور ہر سپاہی آج کا دن عید کے دن سے زیادہ مبارک سمجھ رہا ہے۔ اور منتظر ہے کہ کس وقت کوچ کا حکم ہو اور ہم انگورہ میں داخل ہو کر قتل و غارت کا بازار گرم کریں۔ یونانی فوج کے دونوں مشہور جنرل منکوس اور بابولاس فتح اور شراب دونوں نشوں میں بدمست ہو کر داخلۂ انگورہ پر غور کر رہے ہیں۔ کچھ دیر کے تامل کے بعد منکوس نے کہا:۔

"دشمن اب ہمارے گھیرے میں ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص بھاگ سکے۔"

بابولاس:۔ "ابھی شمالی سمت پر پورا قبضہ نہیں ہوا۔"

منکوس:۔ "کیا اب بھی ان میں مقابلہ کی طاقت باقی ہے۔"

بابولاس:۔ "بظاہر تو نہیں ہے۔"

منکوس:۔ "آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ ان کو اس وقت جان بچانی مشکل ہے۔"

بابولاس:۔ "ہاں مگر مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں کمال فرار نہ ہو گیا ہو۔"

منکوس:۔ "وہ کدھر ہے؟"

بابولاس:۔ "شمالی سمت قبضہ میں نہیں۔ ایک دستہ موجود ہے۔"

منکوس:۔ "یہ کافی نہیں۔"

بابولاس:۔ "تو کیا لڑائی کا احتمال ہے؟"

منکوس:۔ "نہیں مقابلے کے قابل تو وہ نہیں رہے، مگر بھاگنے کے قابل تو ہیں۔"

بابولاس:۔ "میں ادھر کا انتظام کر دیتا ہوں۔"

منکوس:۔ "اور اگر کمال بھاگ گیا ہو؟"

بابولاس:۔ "ممکن ہے۔ مگر بہت مشکل۔"

Marfat.com

منکوس۔ "لیکن احتیاط ضروری ہے"

بابولاس۔ "رات کو جاسوس انگورہ گئے تھے"

منکوس۔ "کیا خبر لائے؟"

بابولاس۔ "عجیب حالت ہے۔ بس ترکوں کی بہادری دیکھ لی"

منکوس۔ "بھیڑوں بکروں کی طرح مُنہ چھپا رہے ہیں"

بابولاس۔ "وہ تو بہت دم خم رکھتے تھے"

منکوس۔ "اُن کو بالشویکوں سے بہت اُمیدیں تھیں"

بابولاس۔ "ہاں اُنھیں کے بھروسہ پر یہ شوں شاں تھی۔

منکوس۔ "اور اب بھی بالشویک اُن کی مدد کو تیار ہیں"

بابولاس۔ "اب کیا ہو سکتا ہے"

منکوس۔ "اگر ہم سلسلۂ آمد و رفت بند نہ کرتے۔ اور ہماری ظفر مند فوج کا یہ دل گردہ نہ ہوتا کہ جان لڑا دیتے۔ تو یقیناً بالشویک مدد پہنچا دیتے۔ مگر وہ تو اس طرح لڑ رہے ہیں کہ خود مجھ کو تعجب ہے"

بابولاس۔ "اس وقت یونان نے اتحادیوں کی لاج رکھ لی"

منکوس۔ "اتحادی بہت خوش ہیں۔ رات کو بھی مبارکباد کا پیام آیا ہے"

بابولاس۔ مصطفےٰ کمال اگر اتحادیوں کے قبضہ میں نہ آتا؟"

منکوس۔ "موت کا فتویٰ رکھے کا رکھا رہ جاتا"

بابولاس۔ "اتحادی یونان کا ہمیشہ احسان مانیں گے"

منکوس۔ "ان کو ماننا چاہیے"

بابولاس۔ "کمال کی حوالگی گویا ٹرکش گورنمنٹ کی حوالگی ہے"

منکوس۔ "اتحادی اگر غور کریں تو یہ سب کچھ ان کو ہم نے دیا"

Marfat.com

بابولاس:- "فرانس اور برطانیہ کو اس کا افسوس ہے"۔

منکوس:- "ہم ان کے بدلے لڑ رہے ہیں"۔

بابولاس:- "جس قدر فوج ہماری کام آئی۔ یہ صرف اُن ہی کے واسطے"۔

باتیں ہو رہی تھیں اور دس بج چکے تھے کہ بابولاس نے کہا "بس اب کھڑے ہوں۔ انگورہ میں داخل ہونا چاہیئے۔ فوج بہت ہی بے چینی سے منتظر ہے اور وہ مستحق ہے کہ اسکو قتل عام کا حکم دے دیا جائے"۔

منکوس:- "کچھ مضائقہ نہیں۔ وہ جو چاہیں کریں۔ اُن کو تین روز جشن منانا چاہیئے۔"

بابولاس:- "ان فقیروں کے پاس روپیہ پیسہ تو ہے نہیں"۔

منکوس:- "فوج کو تو کچھ نہ کچھ مل ہی جائے گا۔"

منکوس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ توپوں کی آواز نے میدان سر پر اٹھا لیا۔ اور بابولاس نے گھبرا کر کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"

منکوس:- "یہ تو ترکوں کا حملہ ہے!!"

بابوس:- "بیوقوف۔ دیوانے۔ پاگل"۔

ایک کرنل گھبرایا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور کہا:-

"ترکوں نے نہایت زبردست حملہ کیا۔ گو ہم نے مدافعانہ کوششوں میں کمی نہیں کی، مگر ہم چار طرف سے گھر گئے۔ ترکی فوج کی کمان خود مصطفےٰ کمال کے ہاتھ میں ہے"۔

بابولاس:- "ہم گھر گئے؟!"

کرنل:- "دایاں بازو بالکل ٹوٹ گیا"۔

بابولاس:- "منکوس! یہ کیا ہو رہا ہے؟"

Marfat.com

منکوس:۔ "اُف! غضب ہو گیا۔ لڑائی دست بدست شروع ہو گئی۔"

بابولاس:۔ "اُوہ اُوہ فوج پیچھے ہٹ رہی ہے۔"

منکوس:۔ "ستم۔ ستم۔ ستم۔"

بابولاس:۔ "جاؤ۔ جاؤ۔ فوراً موقعہ پر پہنچو۔"

منکوس:۔ "ہمیں ہٹنا چاہیے۔"

بابولاس:۔ "ابھی کیا کہہ رہے تھے کہ انگورہ میں داخلہ ہو۔"

منکوس:۔ "ترکوں نے کوئی چال کی۔"

بابولاس:۔ "باتوں کا وقت نہیں۔ دیکھو گیونس کیسی غلطی کر رہا ہے۔ محاذ چھوڑ رہا ہے۔"

منکوس:۔ "اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔"

بابولاس:۔ "ترک بڑھ گئے۔"

منکوس:۔ "ہم کو بھاگنا چاہیے۔"

بابولاس:۔ "اُوہ اُوہ قتل عام ہو رہا ہے۔ فوج کا بڑا حصہ کٹ رہا ہے۔"

منکوس:۔ "یہ دیکھو تمام سامان حرب ترکوں کے قبضہ میں گیا۔"

بابولاس:۔ "اس وقت جان کے لالے ہیں۔ سامان حرب کیسا۔"

منکوس:۔ "اُوہ اُوہ اور غضب گیونس پھنس گیا۔"

بابولاس:۔ "کیسے بزدل لوگ ہیں۔ اس کو تنہا چھوڑ دیا۔"

منکوس:۔ "بزدل نہیں۔ مجبور ہیں۔"

بابولاس:۔ "کیسی لغو باتیں کر رہے ہو۔"

منکوس:۔ "اس کے سوا کوئی علاج نہیں ہے۔"

بابولاس:۔ "آہ! آہ!!"

منکوس:۔ "گرفتاری! گرفتاری!!"

Marfat.com

بابولاس: "ترکوں نے غضب ڈھا دیا۔ محاذ ٹوٹ گیا"
منکوس: "بھاگو۔ فوراً بھاگو"

(۱۲)

پیاری کون کونسٹ! قاصد بے کار رہا۔ خط بے سود نکلے۔ التجائیں فضول اور خوشامدیں لغو ثابت ہوئیں۔ آخر اس نخوت اور غفلت کا انجام کیا ہوگا۔ یہ ہی نا کہ ایک انسان جوان انسان جس کا دل ارمانوں اور خواہشوں سے لبریز ہے دنیا کو خیرباد کہہ کر اپنی عمر تم پر قربان کرے۔ اس کے واسطے میں اب بھی بسروچشم حاضر ہوں۔ مجھے اقرار ہے کہ آج پیاری کون کونسٹ کی بے مثل صورت یورپ کیا تمام روئے زمین پر اپنا جواب نہیں رکھتی۔ لیکن کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ قدرت کی اس نعمت اور حسن کی اس دیوی کا کوئی پرستار بھی ہو۔ میں اس سے پہلے بھی اور اب بھی یقین دلا چکا ہوں اور دلاتا ہوں کہ اس درخواست کے یہ معنی نہیں ہو سکتے، نہ کبھی ہونگے کہ میری خواہش کی تکمیل مجھ بدنصیب کو اس چاند سے چہرے کا مالک بنا دے میں اس تکمیل میں اپنی غلامی کا وعدہ کرتا ہوں۔ ہمیشہ ہوں اور رسدار رہوں گا۔

پیاری کون کونسٹ! میں آج سے پانچسال پہلے کی وہ شام یاد دلاتا ہوں، جب میں بحر اسود میں اس وقت تمہارے ساتھ تھا جب تمہارا جہاز لاانتہا پانی میں اٹھکھیلیاں کرتا چلا جاتا تھا۔ اور گستاخ ہوا تمہارے چہرے کو سیاہ بالوں سے پریشان کر رہی تھی۔ تم نے جس رحم و کرم کا میرے ساتھ سلوک کیا آہ کون کونسٹ وہ سماں کیا کوئی وقت ایسا نہیں گذرتا کہ فراموش ہو۔ وہ کیسی مبارک ساعت تھی۔ جب میرے یہی ہاتھ جو اس وقت کو یاد کرکے تڑپ رہے ہیں تمہارے بالوں کو درست کر رہے تھے۔ اور تم مجھ کو اس کی بخوشی اجازت دے رہی تھیں آفتاب غروب ہو رہا تھا اور گو پانی کی روانی شور مچا رہی تھی مگر کانوں کے علاوہ

Marfat.com

آنکھ کچھ دیکھ رہی تھی۔ اور وہ فضائے آسمانی کا سناٹا تھا جہاں کا ہر ذرہ نغمۂ طیور سے محروم تھا۔ آسمان ہمارے سامنے تھا۔ اور اس کا غریب مہمان آفتاب دم توڑ توڑ کر رخصت ہو رہا تھا۔ کہ ہمارے جہاز میں روشنی دکھائی دی۔ ٹھیک اسی وقت جب ہم باہر کے تختہ پر آئے تم نے دیکھا کہ چودھویں رات کا چاند آہستہ آہستہ سطحِ آسمان پر نمودار ہو رہا ہے۔ کیا وہ منظر میں بھول سکتا ہوں جب چاند اپنے پورے حسن سے پانی پر چمکا اور میں نے کہا کہ ایک یہ نہیں ایسے ایسے ہزار چاند پیاری کون کونسٹ کے چہرے پر قربان! میرے اس دعوے پر وہ نازک ہونٹ جن پر مسکراہٹ کھلی ہمیشہ میری آنکھ کے سامنے ہیں۔

آہ پیاری کون کونسٹ اب وہ وقت آیا ہے کہ میں اس دنیا سے رخصت ہوتا ہوں۔ لیکن یہ آخری التجا ادا کرتا ہوں رحم شہزادی رحم۔

ایس۔ ڈی۔ ہوسٹو (فرانس)

(۱۲۵)

موسیو برانڈ: "یہ ایسا واقعہ ہے کہ آج کے خفیہ اجلاس میں اگر ہم تینوں ڈاڑھیں مار کر روئیں تو تعجب نہیں۔ تمام خوشی رنج سے بدل گئی۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ ترکوں کا خاتمہ ہو گیا۔ اور وہ یورپ کیا ایشیا میں بھی برائے نام زندہ رہیں گے، لیکن نہ معلوم کیا غضب ہوا کہ ایکا ایکی کچھ کا کچھ ہو گیا۔"

کرزن: "نقشۂ جنگ سے اس نتیجہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ یونانیوں کا فرار شکست نہیں ہے۔"

لائڈ جارج: "پھر کیا ہے؟"

کرزن: اُنہوں نے جو کچھ کیا وہ انتہائی شجاعت تھی۔ کوئی مبصر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس فتح کا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ بروصہ اور سمرنا نہیں انگورہ کی حدود تک

Marfat.com

کوئی ترک اس قابل نہیں نظر آیا۔ جس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی۔ سب گردنیں خم کئے تقدیر کو رو رہے تھے۔ ایک رات میں آخر کونسی ایسی طاقت تھی جس نے ترکوں کو اس قابل بنا دیا؟"

لائڈ جارج۔ "تو کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ آسمان سے کوئی فوج اتر آئی تھی"

کرزن۔ "نہیں یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میری عقل حیران ہے کہ آخر یہ انقلاب ہوا کیوں؟"

لائڈ جارج۔ "ترک ہمیشہ یہی کیا کرتے ہیں۔ وہ پیچھے ہٹتے ہیں کہ دشمن اچھی طرح آگے بڑھ جائے۔ اور جہاں دشمن اُن کے قبضہ میں پہنچا اور اُنہوں نے صفایا کیا"

کرزن۔ "مگر اتنا پیچھے ہٹنا سمجھ میں نہیں آیا"

لائڈ جارج۔ "اس لئے نہیں آتا کہ انتہائی مکّار اور فریبی ہیں"

کرزن۔ "ایک ڈویژن یونانیوں کا صاف کر دیا۔ اب اُن کے پاس رہا کیا ہوگا۔ اور آخر ترک تعداد میں ہوں گے کتنے؟"

لائڈ جارج "ایک ڈویژن پورا؟"

کرزن۔ "ہاں۔ اور سامان حرب تمام"

لائڈ جارج۔ "غضب ہو گیا"

کرزن۔ "اور کمانڈر انچیف بھی"

لائڈ جارج۔ "ہائیں"

موسیو برانڈ۔ "افسوس"

کرزن۔ "یہ بدمعاش قوم تو غضب کی فریبی نکلی"

Marfat.com

لائڈ جارج۔ "ہماری پوری مدد وہاں موجود ہے۔"

کرزن۔ "پھر بھی کچھ نہ ہو سکا۔ قسطنطنیہ میں خبر پہنچ گئی۔"

لائڈ جارج۔ "چھپ سکتی ہی نہ تھی۔"

کرزن۔ "وہاں کیا اثر ہوا؟"

لائڈ جارج۔ "ابتری شروع ہو گئی۔"

کرزن۔ "ہم کو پوری طاقت سے دبانا چاہیئے۔"

لائڈ جارج۔ "کوشش تو یہی ہے۔ ھیرنگٹن کو تاکید بھی کر دی ہے مگر یہ آثار اچھے نہیں۔"

کرزن۔ "آیا ہوا شکار ہاتھ سے نکل گیا۔"

(۱۴)

میں نے آپ کو اس وقت صرف مشورہ کے واسطے بلایا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اگر سختی سے کام لیتا ہوں تو آپ لوگ سمجھیں گے کہ ہم زیادتی کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہم بہت تحمل سے کام لے رہے ہیں۔ میں متعجب ہوں کہ مصطفےٰ کمال کی فتح میں ایسا کیا جادو بھرا ہوا تھا کہ جس وقت سے یہ خبر مشہور ہوئی ہے ترک جامہ سے باہر ہو گئے اور ہر جگہ زیادتی کر رہے ہیں۔ مجھے شام کو اطلاع ملی کہ انہوں نے ۶ رسالہ کے تین جوانوں کو قتل کر دیا۔ اور تمام بازار میں اودھم مچا رکھا ہے۔"

داماد فرید۔ "جو کچھ کر رہے ہیں اس کا روکنا محال ہے۔ وہ آج جامع مسجد میں جلسۂ عام کر رہے ہیں۔ ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں۔ اس وقت ان سے بات کرنا خواہ مخواہ بھڑوں کے چھتہ کو چھیڑنا ہے۔

ھیرنگٹن۔ "کیا وجہ ہے کہ ہم مارشل لا نہ جاری کر دیں۔ دو روز میں سب ٹھیک ہو جائیں گے۔"

Marfat.com

داماد فرید:۔ "مگر ایک خبر یہ بھی مشہور ہو رہی ہے کہ مصطفےٰ عنقریب قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والا ہے۔ اگر یہ صحیح ہوا تو اندرونی بغاوت کمال کو بہت زیادہ مدد دیگی"

ہیرنگٹن:۔ "یہی میں بھی سوچ رہا ہوں۔ لیکن آپ ان لوگوں کو سمجھایئے اور اگر سیدھی طرح نہ انیں تو اُن کو طاقت سے دبایئے"

داماد فرید:۔ "طاقت اس وقت کام نہیں کر سکتی۔ یہ لوگ آپے سے باہر ہیں۔ اس وقت اگر کچھ کام نکل سکتا ہے تو نرمی سے ہے؟"

ہیرنگٹن:۔ "نرمی یا سختی کسی سے کام لیجیئے۔ مگر اس شورش کو کسی طرح دبایئے۔ اُنہوں نے آج کے جلسہ کی کوئی اجازت طلب کی ہے؟"

داماد فرید:۔ "مطلق نہیں۔ میں نے معلوم کرنا چاہا اور آخر معلوم ہو ہی گیا کہ وہ "اتحادیوں" کی فوج سے مقابلہ کے لیے ہر طرح تیار ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سے ہتھیار لے لیئے گئے۔ مگر قسطنطنیہ میں جو ہمارا گھر ہے۔ بغیر ہتھیاروں کے ان سے لڑنے کے واسطے تیار ہیں"

ہیرنگٹن:۔ "پھر اس وقت کیا کرنا چاہیئے"

داماد فرید پاشا:۔ "ترک ایسی قوم نہیں کہ اب کسی دھوکہ میں آ جائے وہ کسی طرح قبضے میں آتے نہیں دکھائی دیتے"

ہیرنگٹن:۔ "آج کے جلسہ میں کیا ہوگا؟"

داماد فرید:۔ "اظہارِ مسرت مصطفےٰ کمال کو مبارکباد قسطنطنیہ کی کی آزادی کا فکر"

ہیرنگٹن:۔ "یہ تو نہایت خطرناک ہے!"

داماد فرید:۔ "بیشک"

ہیرنگٹن:۔ "آپ اس وقت اتحادیوں کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟"

Marfat.com

داماد فرید "میرے امکان میں جو کچھ تھا وہ آپ نے دیکھ لیا اور جو فرمایئے تعمیل کے واسطے تیار ہوں"

ہیرنگٹن "آپ خود ہی کوئی تجویز کیجئے اور اُن کو یقین دلایئے کہ قسطنطنیہ جلد خالی ہو جائے گا۔ بشرطیکہ شورش نہ ہو"

داماد "وہ اس کا یقین نہ کریں گے اور میری بات ہرگز نہ مانیں گے"

ہیرنگٹن "مصطفےٰ کمال کا یہاں سے نکل جانا بڑی سخت غلطی تھی"

داماد "اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا"

ہیرنگٹن "اندیشہ ہے کہ یونان اور ترکی کی جنگ بڑے پیمانہ پر ہو"

داماد "مگر کمال کے پاس سامان کہاں سے آیا؟"

ہیرنگٹن "اوہ آپ کو نہیں معلوم!"

داماد "نہیں"

ہیرنگٹن "اس کے ساتھ بالشویک مدد ہے"

داماد "بیشک بیشک"

ہیرنگٹن "اسی لئے مجھے خوف ہے کہ لڑائی اور ہوگی"

داماد "اگر کمال نے فتح اب حاصل کی تو قسطنطنیہ کی حالت اس سے زیادہ ردی ہوگی"

ہیرنگٹن "یہ ٹھیک ہے۔ خیر میں اس کا انتظام کرتا ہوں"

جنرل پولی منکوس سپہ سالار یونان دانت چباتا ہوا ایک درخت کے نیچے ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا کہ منگوس اس کے پاس پہنچا اور کہا:۔

"تم سے زیادہ کمزور انسان دنیا میں نہیں دیکھا۔ تم نے فتح کو شکست سے بدلا اور اب تک زندہ ہو"

منکوس "کیا آپ نے سمجھ لیا تھا کہ ترک منہ کا نوالہ ہیں۔ یہ وہ جری قوم ہے

Marfat.com

جس نے تن تنہا تمام یورپ کو انگلی پر نچا دیا۔ جو لوگ یورپ کے قبضہ میں نہ آئے اُن پر میں کس طرح قابو پا سکتا ہوں۔ اگر لڑائی کی تدابیر میں کوئی کسر رہ گئی تو بیشک میں ذمہ دار ہوں۔ یہ شبہ ہی نہ تھا کہ ترک حملہ کریں گے۔ ہم انگورہ کے داخلہ کے واسطے تیار تھے اور کوشش یہ کر رہے تھے کہ کسی طرح کمال فرار نہ ہو جائے اپنی طرف سے اُن کو پوری طرح گھیر لیا تھا۔ مگر یہ خبر نہ تھی کہ انجام یہ ہوگا"۔

منگلوس:۔ "کیسی گفتگو کرتے ہو۔ جب تم نے اُن کو پوری طرح سے گھیر لیا تھا تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ تمہارے اوپر حملہ کر سکیں۔ میں ایسی لغو باتوں کو سُننا بھی نہیں چاہتا"۔

منگوس:۔ "وہ تو ایک جادو تھا۔ جس کے اوپر جتنا غور کرو اُتنی ہی عقل حیران ہوتی ہے۔ اُنہوں نے غضب ڈھا دیا کہ زمین سے نکل پڑے۔ اور اس بے جگری سے حملہ کر دیا کہ ہم کو پیچھے ہٹنے کے سوا کوئی صورت نہ رہی۔ انہوں نے لڑائی تلوار کی شروع کر دی اور کوئی دس منٹ میں سر پر آ پڑے"!

منگلوس:۔ "تمہارے پاس تلواریں نہ تھیں؟"

منگوس:۔ "بیشک تھیں۔ مگر دل نہ تھے۔ اور اگر ٹھیرتے تو جو بچے ہیں وہ بھی نہ بچتے"۔

منگلوس۔ "اب دوبارہ انگورہ پر حملہ کرو"۔

منگوس:۔ "اب تو وہ حملہ کر رہے ہیں"۔

منگلوس:۔ "ترک؟"

منگوس۔ "جی ہاں ترک!"

(۵ا)

انگورہ کی سلطنت عالیہ کے اُس جلاس میں جو جولائی سنہ ۱۹۲۱ء میں منعقد ہوا جب

مسلمانوں کی تمام جماعت اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تو صدر جمعیت اسلامیہ مصطفیٰ کمال نے کھڑے ہو کر کہا:۔

"برادران ملت! جو کچھ بھی ہوا حاشا و کلا ہماری طاقت یا ہمت کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ جو کچھ ہے صرف خدا ئے برتر کی عنایت اور کرم ہے۔ ہم مٹھی بھر مسلمان "اتحادیوں" کی زبردست طاقت پر فتح پانے کے ہرگز قابل نہیں ہو سکتے۔ معبود حقیقی نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا دیا۔ اور دنیا کو بتا دیا کہ اس کا وعدہ سچا ہے اور وہ اس طرح قلت کو کثرت پر فتح دیتا ہے لیکن یہ جو کچھ ہوا ابھی کچھ نہیں ہوا۔ جس ہمت اور جرأت سے تم نے دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کیا۔ اور اپنے وطن کو ان کے خطرناک پنجہ سے بچایا۔ یہ معمولی بات نہیں ہے۔ تم نے اسلام کی شرم رکھ لی اور روئے زمین کے مسلمانوں کی جن کے دل تمہارے ساتھ ہیں۔ اور جن کے کان تمہاری آواز پر لگے ہوئے ہیں عزت بچائی۔ مگر ابھی تم کو اپنے وطن کو دشمن کے ناپاک قدم سے پاک کرنا ہے۔ اور ان کو دکھانا ہے کہ مسلمان اس گئی گذری حالت میں بھی اُخوۃ کی دولت سے مالا مال ہیں۔

برادرانِ ملت! دشمن نے بروصہ پر اپنے پاؤں جمائے ہیں۔ اور اب جو کچھ تم نے انگورہ میں کیا۔ اس سے زیادہ بروصہ میں کرنا ہے۔ وہاں دشمن کی پوری تعداد موجود ہے۔ اور سامان حرب کا کافی انتظام ہے مگر یاد رکھو کہ تمہارے سامنے صرف فتح ہی نہیں شہادت بھی ہے۔ ایسی زندگی سے جس میں دشمن کے غلام ہو کر رہو۔ وہ شہادت جس میں ابدی عزت میسر ہو بدرجہا بہتر ہے۔ تمہارا کام ہے کہ تم اسلام پر، اپنے وطن پر، اپنی خودداری پر قربان ہو۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر خلوص تم سے جدا نہ ہوا۔ اگر انسانیت

Marfat.com

تمہارے پاس آکر نہ پھٹکی تو خدا کا وعدہ پورا ہوگا اور تم اسی قلت سے
جس کا تجربہ تم کو ہو چکا کثرت پر فتح پاؤ گے۔ ہاں برادران ملت! اب
خاموشی کا وقت نہیں۔ فتح و نصرت تمہارے قدم چوم رہی ہے۔ بسم اللہ
کرو۔ بڑھو اور چلو۔ اور اُس وقت تک دم نہ لو جب تک تمہارے قدم بروصہ
میں نہ پہنچ جائیں۔ اُس وقت تک نہ ٹھیرو۔ نہ رکو اور پلٹ کر نہ دیکھو جبتک
تمہارے ظفر مند ہاتھ بروصہ میں اسلام کا جھنڈا نہ گاڑ دیں۔ کچھ شک نہیں
دشمنان کے ساتھ اس وقت بہت لوگ ہیں۔ مگر تمہارے ساتھ کیا ہے۔ تم کو
معلوم ہے تمہارے ساتھ وہی ہے۔ جس کی خبر کلام الٰہی نے ان الفاظ میں
دی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا" تمہارے ساتھ خدا ہے اور جب تک خدا پر
بھروسہ ہے خدا تمہاری مدد کرے گا۔ یہ خوف و ہراس کا وقت نہیں ہے ہمت و
جرأت کا وقت ہے۔ تم کو معلوم ہے تم کون ہو۔ تم ان فرزندان اسلام کی زندہ
یادگار ہو جنہوں نے کفر و ضلالت کو چشم زدن میں غارت کر دیا۔ تم ان مسلمانوں
کے نام لیوا ہو جنہوں نے اپنی جانیں کلمۂ توحید پر قربان کر دیں۔ آج قسطنطنیہ
میں تم کو ان مبارک ہستیوں کے سینکڑوں مزار نظر آئیں گے۔ جو خدمتِ
رسول پر قربان ہوئے۔ اور صرف اس لئے کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ وہ خدا
اور اس کے رسول پر نثار ہو گئے۔ میں جانتا ہوں تم کو اپنی زندگیاں اپنے
وطن اور اپنے مذہب سے زیادہ عزیز نہیں۔ لیکن میں تم کو بتا رہا ہوں کہ تاریخ
تمہارے کارناموں پر فخر کر رہی ہے۔ تم تاریخ میں اس جگہ پر ممتاز ہو
جہاں کوئی دوسری قوم نہیں پہنچ سکی۔ قادسیہ کے خونریز معرکے "صلیبی
جنگیں" اپنے سامنے رکھو اور یقین کر لو کہ آج تم کو وہ تماشے دنیا کو دوبارہ
دکھلانے ہیں جن کی نظیر تاریخ میں نہیں ہے۔ مسلمانوں کے وہ کارنامے جن کا

Marfat.com

دیکھنے والا آفتاب سروں پر چمک رہا ہے۔ پر وہ دُنیا سے فراموش ہو گئے اور دُنیا بھول چکی کہ مسلمانوں نے اپنی ہمت سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ آج وقت ہے کہ تم اس دنیا کو پھر دکھا دو کہ مسلمانوں نے کیا کیا اور کیونکر کیا۔ میں تم کو اس وقت صرف مسلمانوں کے مشہور کمانڈر خالد بن ولید کے وہ الفاظ یاد دلاتا ہوں جو اس مقدّس انسان کی زبان سے میدانِ جنگ میں نکلے اور جو یہ تھے۔ کہ:۔

"گو ہماری فوج دشمن سے کم ہے۔ مگر ہمارا مقصود فتح میں شہادت بھی ہے اور اُس وقت تک میدان سے واپس نہ ہوں گے۔ جب تک فتح یا شہادت دونوں چیزوں میں سے ایک حاصل نہ ہو جائے۔"

برادرانِ ملت! آج بھی وہی وقت ہے۔ دشمن کی پوری جماعت بروصہ میں موجود ہے۔ اُس کے حمائتی ہم سے بہت زبردست ہیں۔ لیکن ہمارے ساتھ بھی ایک حمائتی ہے۔ اُس پر بھروسہ کرو۔ اور آج وہ کرو جو تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے۔

تم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آج تمام دُنیا کے مسلمانوں کی جانیں تمہارے ساتھ لڑی ہوئی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیندیں اُڑ چکی ہیں جن کی بھوکیں ختم ہو گئی ہیں اور وہ صرف تمہاری فتح کے انتظار میں دنیا کے ہر عیش کو بھول چکے ہیں۔ یہ معمولی ساعت نہیں ہے یہ وہ وقت ہے کہ تم کو اسلام کی لاج رکھنی ہے۔ اور دنیا کو اپنے مذہب مقدّس کی وہ شان دکھانی چاہیئے۔ جو اس کو دنگ کر دے۔ میرا منھ نہیں کہ میں تمہاری شجاعت کی تعریف کروں۔ تم نے انگورہ کی مدافعت میں داد مردانگی دی اور جو قربانیاں کی ہیں اُس کا پورا معاوضہ تو خدا کے ہاں ہے۔ لیکن تم نے وہ کیا جو کسی سے نہ ہو سکا

Marfat.com

تم نے یونان کے نہیں "اتحادیوں" کے دانت کھٹے کیے" اور گو تباہی و بربادی تمہارے سروں پر چھا چکی تھی دشمن تم کو چاروں طرف سے گھیر چکا تھا۔ مگر تم نے خدا پر بھروسہ کیا اور دشمن کو اس طرح بھگا دیا کہ وہ مدت العمر یاد رکھے گا۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو امیر المؤمنین حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد کا وہ واقعہ یاد دلا دوں جب مسلمانوں نے دریا کی روانی کو پانی سمجھا۔ اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیے۔ اور ایران کو دکھا دیا کہ مسلمان دُنیا کی کسی چیز سے ڈرنے والے نہیں۔ یہ اس سے زیادہ نازک وقت ہے تم یقین کرو کہ زمین پر بسنے والے انسان ہی نہیں عالمِ بالا کی مقدس روحیں تمہارے کارناموں کو دیکھ رہی ہیں اور جس وقت تم فاتحانہ حیثیت سے بروصہ میں داخل ہوگے تو تمہاری کامیابی پر جہاں اس دُنیا کی مبارکباد ہوگی۔ وہاں اُس دنیا کی مبارکباد بھی ہوگی۔ ہوگی اور ضرور ہوگی جس کے بسنے والے تمہاری شجاعت کو دیکھ رہے ہیں اور تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

میں جہاں تمام مسلمانوں کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں وہاں عصمت پاشا کاظم پاشا۔ فتحی بے۔ رؤف بے اور اُن تمام اراکین مجلس عالیہ کا شکر گذار ہوں جنھوں نے اپنی جانیں لڑا کر اسلام کو کامیاب کیا اور دشمن کو ایسا زیر کیا کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔ بروصہ تمہاری پیشوائی کو تیار اور در و دیوار تمہارے قدموں کو سر آنکھوں پر رکھنے کے منتظر ہیں۔ اور صرف تمہارے داخلہ کی دیر ہے۔

میں آخر میں تم سے ایک بات کہوں گا اور وہ یہ کہ قرونِ اُولیٰ کے مسلمان جو کچھ کر گئے وہ سامنے رکھو۔ اور جس وقت آگے بڑھ گئے۔ پھر پیچھے ہٹنے کا نام نہ لینا۔ سنا برادران ملت! بسم اللہ بسم اللہ!!"

مصطفٰی کمال کی تقریر ختم ہوتے ہی حاضرین جلسہ نے باآواز بلند کلمۂ توحید پڑھا۔ اور اس زور سے کہ اس غلغلہ نے زمین و آسمان سر پر اٹھالئے۔ ہر طرف سے زندہ باش مصطفٰی کمال کے نعرے بلند ہوئے۔ اور افواجِ جاں نثار نے عہد کیا کہ :۔

"انشاء اللہ یہ قدم پیچھے نہ ہٹیں گے۔ اور یہ تلواریں اُس وقت تک میان میں نہ آئیں گی جب تک دشمنوں کے قدم سے براعظم کی سرزمین پاک نہ ہو جائے۔"

(۱۶)

شہزادی کون کولسٹ کے حضور میں جب اٹلی کے شہزادہ کا قاصد باریاب ہوا تو شہزادی اُس کی صورت دیکھتے ہی مُسکرائی۔ اور کہا فرمائیے۔"

قاصد۔ "آپ کو خود معلوم ہے جس غرض سے حاضر ہوا ہوں۔"

شہزادی۔ "ہاں مگر آپ بھی فرمائیے۔"

قاصد۔ "کیا میری ہی زبان سے کہنا زیادہ مفید ہوگا۔"

شہزادی۔ "آپ اس قدر دور سے آئے ہیں کہیئے جو کہنا ہے۔"

قاصد۔ میں صرف شہزادہ والا تبار کی حالت بیان کرنے آیا ہوں۔"

شہزادی۔ "ہاں! کیا کیفیت ہے ؟"

قاصد۔ "مرض الموت۔"

شہزادی۔ "افسوس۔"

قاصد۔ "علاج کیجئے۔"

شہزادی۔ "کیا روم میں طبیب نہیں ہیں ؟"

قاصد۔ "زندگی طبیبوں کے اختیار میں نہیں ہے ؟"

شہزادی۔ "پھر کس کے اختیار میں ہے ؟"

قاصد۔ "آپ کے ہاتھ میں۔"

Marfat.com

شہزادی۔ "کیونکر"

قاصد۔ "درخواست منظور فرمائیے"

شہزادی۔ "خوب کئی درخواستیں ہیں"

قاصد۔ "اٹلی کا حق فائق ہے"

شہزادی۔ "کیوں؟"

قاصد۔ "اس لئے کہ ہمارے شہزادے کی حالت ردی ہے"

شہزادی۔ "سب کی حالت یہی ہے"

قاصد۔ "یہ مجھے معلوم ہے"

شہزادی۔ "پھر اٹلی کیوں فائق ہو"

قاصد۔ "اس لئے کہ وہ سب سے زیادہ پرستش کرے گا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ جو قدر شہزادی کی اٹلی میں ہوگی۔ دوسری جگہ نہ ہوگی"

شہزادی۔ "اس یقین کا ثبوت"

قاصد۔ "اٹلی کا وعدہ"

شہزادی۔ "اگر اس سے زیادہ وعدے دوسروں کے ہوں"

قاصد۔ "اس لئے کہ اٹلی کی حالت ردی ہے"

شہزادی۔ "اگر دوسروں کی حالت بھی ایسی ہی ہو؟"

قاصد۔ "اس لئے کہ اٹلی کی زندگی کا انحصار اس پر ہے"

شہزادی۔ "اگر دوسروں کی بھی کیفیت یہی ہو"

قاصد۔ ....

(۱۷)

جس وقت یونانی فوج جمع ہوگئی۔ تو برد صہ میں جنرل منگوس نے ایک دربارِ عام

کیا۔ اور کہا:۔

"اے بدنصیب قوم تم پر جو قیامت ٹوٹی اس کا صدمہ کسی حالت میں ہمارے دل سے دُور نہیں ہو سکتا میں یہ نہیں کہتا کہ ترکوں نے کوئی بہادری دکھائی۔ نہ مکّار قوم ہے۔ اُس کے پاس سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں۔ وہ تمہاری شجاعت اور ہمّت کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور نہ تم اُن کی مکاری کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ انگورہ میں اُن کی فتح کی وجہ صرف اُن کی مکّاری ہوئی اور تمہاری سادہ لوحی۔ تم نشۂ فتح میں مست ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ کیونس کی جان رکھنے والی قوم ہے۔ جو سسک سسک کر دُنیا کی تاریخ میں زندہ ہوئی۔ آج تک جس قدر معرکے خلاف ہوئے کسی میں اُنہوں نے بہادری نہ دکھائی۔ اگر کبھی کامیاب ہوئے بھی تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ صرف اپنی مکّاری سے۔ تم نے جس ہمت و استقلال سے اس وقت تک فتوحات حاصل کیں اُنہوں نے تمہارا نام روشن کر دیا۔ اب تک عیسائی دُنیا تم کو شاید معلوم نہیں تمہاری شجاعت کی پرستش کر رہی تھی۔ اس عزّت کو جو خدا کے ہاں سے تم کو عطا ہوئی بلند کرو اور یہ غضب نہ کرو جو تم نے انگورہ میں کیا۔ تم کو معلوم ہے کہ عیسائی دُنیا تم پر لعنت برساتی ہے۔ تم نے عیسائیوں کی فتوحات کا خاتمہ کر دیا۔ تم نے فقط یونان کی نہیں "اتحادیوں" کی ناک کاٹ دی۔ تمہارے پاس سامانِ حرب اتنا موجود تھا کہ ترک سو سال تک بھی اتنا فراہم نہیں کر سکتے۔ میرے دوستو تم کو اتحادیوں کو مُنھ دکھانا ہے۔ بتاؤ کیا مُنھ دکھاؤ گے۔ تمہارا انگورہ سے فرار ہونا دنیا میں مشہور ہو رہا ہے۔ فرانس تمہارا مضحکہ اڑا رہا ہے۔ برطانیہ تمہارے نام پر نفرت کا اظہار کر رہا ہے۔ اور اٹلی نے تُم کو بُزدلوں

Marfat.com

میں درج کر دیا۔ کیا تم اس الزام کو جو تمہاری پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہے اس طرح قائم رکھو گے اور دُور نہ کرو گے۔

ترک شیر نہ تھے جو تم کو کھا جاتے۔ اُن کا حملہ گیدڑ بھبکی تھی۔ اُن کے پاس سامانِ حرب تم سے زیادہ نہ تھا۔ اُن کی فوج تم سے بڑی نہ تھی۔ اُنہوں نے تم کو اپنی طاقت سے نہیں دبایا۔ صرف اپنے رُعب سے۔ افسوس تمہاری بُزدلی اور کم ہمتی پر۔ تم کو علم نہ ہو۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ اتحادی انگشت بدنداں ہیں کہ تُرک جیسی بُزدل اور ڈرپوک قوم تم پر کامیاب ہو جائے اگر تمہارے پاؤں انگورہ سے نہ ڈگمگاتے، اگر تم راہِ فرار اختیار نہ کرتے، تو ترک ایک اکا بھی مقابلہ نہ کر سکتے۔ اُن کے پاس رکھا ہی کیا خاک تھا وہ تو سمجھ چکے تھے کہ مرنا ہے۔ اُنہوں نے دُم توڑا یعنی تم پر حملہ کیا اور تم بُزدل اُن کے داؤں میں آ گئے۔"

تم کو خبر ہے آج ایتھنز میں کیا ہو رہا ہے۔ خاک اُڑ رہی ہے۔ لوگ رو رہے ہیں اور شہر بے چراغ ہے۔ تم نے میدانِ جنگ سے بھاگ کر ایسا غضب کیا ہے کہ دُنیا کو منھ دکھانے کی جگہ ہمارے واسطے نہیں۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ انگورہ میں جو عزت کھو چکے ہو تھوڑے عرصہ میں اُس کو قائم کرو اور اتحادیوں سے وہ بھروسہ حاصل کرو جو آج تمہارے پاس نہیں ہے اُن ظالموں مکاروں جفاکاروں کا اصلی وطن اُن کا دارالخلافہ اُن کا مایۂ ناز شہر جس پر اتحادی قبضہ کر چکے تھے۔ جس میں یونان کا حصّہ تفیقی تھا اس فتح کی خبر سے دوبارا روشن ہو گیا۔ جہاں اندھیر اگھپ تھا وہاں روشنی ہی روشنی دکھائی دے رہی ہے۔

تم نے اتحادیوں کو مصیبت میں ڈال دیا۔ اُن کے انتظام درہم برہم ہو گئے

Marfat.com

اُن کی توقعات کا خاتمہ ہو گیا اور اُن کی اُمیدوں کو تم نے اور صرف تم نے خاک میں ملا دیا۔ اگر حمیت قومی باقی ہے۔ اگر انسانیت تم سے ختم نہیں ہوئی تو اب بھی کچھ نہیں گیا۔ بروصہ میں دشمن کو اس طرح تہ تیغ کرو کہ ایک متنفس زندہ نہ رہے۔ اور ترک اگر کچھ باقی رہیں تو روئے زمین پر اُن کی قسمت فقیروں سے زیادہ نہ ہو۔ تم کو خوب معلوم ہے کہ یہی وہ قوم ہے جو ہمیشہ تثلیث کی دشمن رہی۔ جس نے ہمیشہ ہم کو تباہ و برباد کرنا چاہا۔ کیا تم جائز سمجھتے ہو کہ تم۔ تمہاری رعیت تمہاری آبادی۔ تمہارے مرد۔ تمہاری عورتیں تمہارے بچے۔ ان روسیاہ مکاروں کی حکومت میں زندگی بسر کریں۔ اگر تمہاری قسمت میں فتح نہیں ہے اور تم کو دنیا میں ذلیل و خوار ہو کر رہنا ہے تو ایسی زندگی سے موت بہتر ہے گو مجھے اُمید نہیں کہ ترک اب اتنی ہمت کریں کہ وہ ہم سے مقابلہ پر آمادہ ہوں لیکن اُن کے سر پر موت چونکہ سوار ہے تعجب نہیں کہ انگورہ پر جو اُن کو فتح ہوئی اُس کے نشہ میں بے ہوش ہو کر وہ پھر بروصہ کا رُخ کریں۔ یہ میں خوب جانتا ہوں کہ اُن کی موت اُن کو بروصہ میں لائے گی۔ اور تم اگر یونانی خون تمہاری رگوں میں موجود ہے تو مصطفےٰ کمال کے خون سے بروصہ کی زمین کو رنگو گے۔ اور میرا خیال اگر درست نکلا اور اُن کو اب مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی تو تم انگورہ پر حملہ کرو۔ اور وہ کشت و خون اور قتل عام کرو کہ تمہارے ہوا خواہ مطمئن ہو جائیں اور اس شکست سے جو تکلیف اُن کو پہنچی ہے وہ رفع ہو جائے۔

ایک نہایت ضروری بات میں تم سے اور کہہ دیتا ہوں۔ تم میں سے بعض کا خیال ہے کہ بالشویک اُن کو مدد دے رہے ہیں اول تو یہ خیال ہی غلط ہے وسائل آمد و رفت پر پوری نگرانی ہے اور اگر ایسا ہے بھی تو کیا تم کو معلوم نہیں

کہ اتحادیوں کی پوری کمک ہمارے ساتھ ہے۔ کمک کسی اُن کی بانیں ہمارے ساتھ لڑی ہوئی ہیں۔ تم میدان جنگ میں تنہا نہیں ہو۔ تمہارے ساتھ روئے زمین کی عیسائی قومیں ہیں اور یہ اسباب حرب ہی سے نہیں فوج سے بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم ان ظالم اور مکار ترکوں سے فرار کرو اور ان کے مقابلہ سے ہٹو کیا تم مصطفےٰ کمال سے ڈرتے ہو تم کو شاید معلوم نہیں کہ یہ چند لٹیرے ڈاکو ہیں۔ جو قسطنطنیہ پر ہمارا یعنی اتحادیوں کا قبضہ ہوتے ہی رات کے وقت بھاگ کر انگورہ میں پناہ گزیں ہوئے اور وہاں برائے نام اپنی سلطنت قائم کی۔ وہ کیا اُن کی فوج کیا۔ اُن کی طاقت کیا۔ آٹھ دس ہزار سے زیادہ فوج اُن کے پاس نہ تھی۔ مگر اُس کا رُعب تھا جس میں تم آ گئے۔ ورنہ انگورہ کو ہاتھ سے نکال دیا۔ آج شام تک یا زیادہ سے زیادہ کل شام تک اُن کی راہ دیکھو اس وقت تک کی تحقیقات تو یہی ہے کہ اُن کو آگے بڑھنے کی ہمت نہیں۔ اگر وہ آگے نہ بڑھیں تو میرے بہادر و پیرو! تم انگورہ پر حملہ کرو۔ اور چند گھنٹوں میں میرے کان یہ سُن لیں کہ تمہارا قبضہ نہ صرف بروصہ پر ہو گیا۔ بلکہ ترک دنیا کے پردہ سے نیست و نابود ہو گئے۔

بہادر یونانیوں تم کو اختیار ہے کہ جس وقت تک جی چاہے انگورہ میں قتلِ عام کرو۔ تم مختار ہو۔ تم کو اگر کسی جگہ بھی ترک عورت بچہ یا مرد کی صورت نظر آئے اُس کو تہ تیغ کر دو۔ تم جس قدر چاہو ترک عورتوں کو اپنی لونڈیاں بنا سکتے ہو گویا تمہاری ہی خدمت کے واسطے بنائی گئی ہیں۔ بس اب کوئی اُمید نہیں کہ ترک بروصہ کی طرف پیش قدمی کریں۔ اب میں تم لوگوں کو عام اجازت دیتا ہوں کہ جس رُخ سے چاہو انگورہ میں داخل ہو اور جو جا ہو کرو"

Marfat.com

منگلوس کی تقریر خدا معلوم ختم ہوتی یا ابھی کچھ اور بڑھتی کہ توپوں کی متواتر گولہ باری نے اس کو حیران کر دیا۔ وہ فوراً خیمہ سے باہر آیا۔ دوربین سے دیکھا کہ جرّار ترک بروٹمہ پر حملہ کر رہے ہیں۔ ابھی وہ دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کا اپنا کرنل برسوڈ سامنے آیا اور کہا۔ "آپ ادھر کیا دیکھ رہے ہیں۔ ترک غضب کر گئے کہ چاروں طرف سے ہم کو گھیر لیا۔ اور ہماری پناہ کی کوئی جگہ نہیں"۔

منگلوس:۔ "کیا میں بھی گھرا ہوں؟"۔

برسوڈ:۔ "جی ہاں"۔

منگلوس:۔ "ہائیں"۔

برسوڈ:۔ "یہ دیکھئے چاروں طرف ترک ہیں"۔

منگلوس:۔ "ترک اس قدر تعداد میں ہرگز نہیں"۔

برسوڈ:۔ "مگر نقشۂ جنگ انہوں نے ایسا ڈال دیا"۔

منگلوس:۔ "بزدل۔ ڈرپوک۔ وہ نقشہ جانیں؟ توڑ دو ان کا نقشہ۔ فوج تیار کرو۔

برسوڈ:۔ "فوج مقابلہ کر رہی مگر پیچھے ہٹ رہی ہے"۔

منگلوس:۔ "پیچھے ہٹ رہی ہے؟"۔

برسوڈ:۔ "وہ دیکھئے کس بری طرح بھاگ رہے ہیں حملہ بھی قیامت خیز ہے"۔

منگلوس:۔ "بیوقوف"۔

برسوڈ:۔ "آپ کچھ عقلمندی کیجیے"۔

منگلوس:۔ "اچھا پیچھے ہٹو"۔

برسوڈ:۔ "ترک چاروں طرف ہیں"۔

منگلوس:۔ "کیا میں نرغہ میں ہوں؟"۔

Marfat.com

برسوڈ۔ "حضور والا!"

منگلوس نے اب پھر اُس فوج کی طرف جو یہاں موجود تھی رُخ کیا۔ اور کہا:۔

"تم نے دیکھا کیا ستم ہوگیا۔ تمہاری قوم نے غضب ڈھا دیا۔ بہتر ہوگا کہ یہ سب دریا میں ڈوب مریں۔ صرف یونان کی نہیں "تثلیث" کی ناک کاٹ رہے ہیں۔ اُن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر یہ بھاگ کر زندہ رہے تو یونان ان کو وہ سنگین سزائیں دے گا کہ دُنیا تھرّا جائے گی۔ میرے بہادرو! اگر تم میں کوئی قومی حمیّت موجود ہے۔ کوئی وطن کی محبت دِل میں ہے تو جاؤ اُن کو روکو اور ان جفا کار سنگدل ترکوں کو مزہ چکھاؤ۔"

منگلوس کے الفاظ سُنتے ہی یہ فوج میدان میں پہنچی۔ تُرک گولہ باری میں مصروف تھے۔ ہرچند یونانیوں نے اپنی آتش فشاں توپوں کے دھانے کھولے اور آناً فاناً تمام میدان دھواں دھار ہوگیا۔ مگر ترکوں کے قدم پیچھے نہ ہٹے۔ اور وہ پہلے سے زیادہ جرأت سے گولہ باری میں مصروف ہوئے۔ اس طرف یہ معرکہ ہو رہا تھا کہ مسلمان فوج کا سپہ سالار دایاں بازو کاٹ کر پیچھے سے حملہ آور ہوا اور اس زور سے تلوار چلائی کہ یونانی مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ ہرچند یونانی سپہ سالار چیختا چلّاتا رہا مگر وہ نہ ٹھیرے۔

فوج کے پیچھے ہٹتے ہی یونانی جنرل آگ بگولا ہوگئے اور پانچ میل پیچھے ہٹ کر قیام کیا۔ مگر یونانیوں کے چہرے فق ہو رہے تھے یہاں پہنچ کر یونانی جنرل نے اپنی ہزیمت خوردہ فوج کو ٹھیک کیا۔ اور اُن کو شرم دلا کر مقابلہ کے واسطے تیار کیا۔

تُرک بلائے بے درمان کی طرح گرے۔ یونانی جنرل بہت سخت مقابلہ کرتا رہا اور بہتیری کوشش کی۔ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم یونانی فوج بھاگنے سے محفوظ رہے مگر ترکوں کی آتش باری قیامت خیز تھی یونانی گاجر مولی کی طرح کٹ گئے لڑائی کا

Marfat.com

یہ رنگ دیکھ کر یونانیوں کے قدم اُکھڑے۔ بھاگتے ہوئے یونانیوں پر ترکوں کا پھر حملہ ہوا اور **تیغِ کمال** نے سینکڑوں گردنیں تن سے جُدا کردیں۔

اب یونانی اور پیچھے ہٹے مگر جس طرف جاتے تھے اور جدھر نظر اٹھاتے تھے ترک اُن کے سر پر تھے۔ منگلوس کو جان بچانی مشکل تھی۔ ہر چند بھاگنے کی کوشش کی مگر کسی طرف فرار کا رستہ نہ ملا۔ اس وقت آفتاب غروب ہو رہا تھا۔ رات کا سایہ پڑتے ہی دو یونانی جنرل فوج کی کمان چھوڑ چھاڑ ایک طرف ہو لیے۔

(۱۸)

عصمت پاشا۔ "جس شجاعت اور ہمت کے جوہر ترکوں نے ان لڑائیوں میں دکھائے حقیقت یہ ہے کہ اس کو دیکھ کر اتحادی کیا دُنیا دنگ رہ گئی۔ یونانیوں کے پاس فوج ہم سے کم نہ تھی۔ سامان حرب ہم سے بہت زیادہ تھا۔ اس لئے فتح صرف اس جاں نثار فوج کی ہمت و جرأت کی تھی۔ یہ قابل قدر ہستیاں حق رکھتی ہیں کہ ان کے جوش قومی اور حب وطن پر ایک انگورہ اور بروصہ کیا تمام یورپ کو قربان کر دیا جائے۔"

مصطفےٰ کمال۔ "ہم میں اگر کچھ کمی تھی تو صرف یہی۔ کیونکہ "تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ کبھی کوئی قوم شجاعت و ہمت میں ہم سے سبقت نہیں لے گئی۔ ہم نے جو کچھ کھویا اور جہاں جہاں ہم کو شکست ہوئی۔ جو جو علاقے ہمارے قبضے سے گئے وہ صرف یورپ کی چالبازی اور مکاری سے۔ ہمارے نفاق باہمی نے ہم کو یہ دن دکھایا۔ کہ آج ہم جو یورپ کے ایک ایسے حصہ پر قابض تھے اپنے گھر سے بھی نکال دیئے گئے اور قسطنطنیہ پر اغیار کا قبضہ ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ ہم نے اپنی کمزوری معلوم کر لی۔ اور اپنے مرض کا علاج کیا۔ اور آج جو فتوحات ہم کو حاصل ہوئیں وہ صرف اس لئے کہ اخوت جو ہمارا اصلی جوہر تھا ہم کو دوبارہ

Marfat.com

بستر آگیا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ شجاعت ہمارے گھر کی لونڈی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

احمد کاظم بے: ہمارا منہ نہیں کہ ہم قادر مطلق کا شکریہ ادا کر سکیں جس نے ہم کو ہماری کھوئی ہوئی ہمت دوبارہ عطا کی اور ہم آج اس قابل ہوگئے۔ جو لوگ کل تک ہمارا مضحکہ اڑا رہے تھے آج ہماری آتش باری سے میلوں پرے بھاگ رہے ہیں اور حیران ہیں کہ ہم نے ان میدانوں میں کیا جادو کیا۔ میں سُن رہا ہوں کہ یونان خودکشی پر آمادہ ہے۔ اُس نے فیصلہ کیا ہے کہ فوج وہ حصّہ جو باقی رہا ہے اُس کو سخت سزائیں دی جائیں۔"

رفیق علی بے: مبارک ہے وہ قوم جس کے کارنامے مُردہ ہو کر دُنیا میں دوبارہ زندہ ہوں۔ اب وہ وقت بھی دُور نہیں ہے کہ ہم دُشمن کے ناپاک قدموں سے قسطنطنیہ کو پاک کریں اور اُن ظالموں کو اپنے گھر سے نکال کر اطمینان سے زندگی بسر کریں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ قسطنطنیہ کا ہر بچّہ ایک مصیبت میں ہے اور وہ منتظر ہیں کہ ہم اُن کی مدد کو ہاتھ بڑھائیں۔ وہ ہر طرح ہماری اعانت کو تیار ہیں

کرنل گولفین کا حشر سُنا رہا ہے کہ قسطنطنیہ پر کیا گذر رہی ہے وہ اپنی زندگی سے بیزار ہیں اور اُن کو جان دوبھر ہو رہی ہے۔ صرف اتنی سی بات پر کہ جس وقت عشا کی نماز کے بعد انہوں نے "غازی اعظم" کی درازیٔ عمر کا نعرہ لگایا "اتحادی" کرنل جو اپنے زعم حکومت میں مدہوش اُدھر سے گذر رہا تھا تاب نہ لاسکا اور انتشار کا حکم دیا۔ ترک اس کی تعمیل تو درکنار ذرّۂ خاک کی برابر بھی نہ سمجھے اور اُنہوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ "اتحادیوں" کا جو لمحہ قسطنطنیہ میں اطمینان سے گذر جائے اُسے غنیمت سمجھیں۔ وہ اتنا کہہ کر بگڑ گئے اور اگر کرنل گولفین وہاں سے اُس وقت رُوپوش نہ ہو جاتا تو اُس کی خیر نہ تھی۔ ایک قسطنطنیہ ہی پر کیا منحصر ہے۔ اس وقت دُنیا کے

Marfat.com

اسلام پر جو حالت گذر رہی ہے وہ ہم سب کی آنکھ کے رُوبرو ہے۔ شاید ہی کوئی بدنصیب مسلمان ایسا ہو جس کو اس وقت اپنی جان کی پرواہ ہو۔ ہر مسلمان خواہ وہ زمین کے کسی حصّہ کا رہنے والا ہو۔ اس وقت جان اور مال سے قربان ہونے کو تیار ہے۔ ہر طرف سے ہماری امداد کے واسطے پرستارانِ کلمۂ توحید موجود ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم دُنیا کی کسی طاقت سے پیچھے ہٹ سکیں"

مصطفٰے کمال:- "میرے عزیز بھائیو! میرے بہادر دوستو! سب سے پہلے تم کو اُس خدائے برتر کے حضور میں شکر گذار ہونا چاہیئے جس نے تُم کو یہ مُبارک ساعت دی اور اس قلّت کو جو آفتاب کے سامنے ذرّہ تھی کثرت پر فتح دے کر اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اس کے بعد ہم تمام مسلمانوں کے شکر گذار ہیں، جنہوں نے اخوتِ اسلامی کا درس رُوئے زمین کو دے دیا۔ اور دکھا دیا کہ خدا کی مقدس کتاب پر عمل کرنے والے اور اسلام کی رسّی کو مضبوط پکڑنے والے مسلمان اس گئے گذرے زمانے میں بھی رُوئے زمین پر موجود ہیں۔ میرے محترم دوستو! مساوات کا جو زرّیں اصول اسلام نے ہم میں قائم کیا۔ جب تک ہمارے ہاتھ میں ہے اور اُس پر عمل پیرا ہیں ہم ہر جگہ اور ہر میدان میں کامیاب ہوں گے۔ ہم میں کوئی بہتر اور برتر نہیں۔ ہم سب برابر ہیں اور اس وقت اپنے مذہب اور اپنی جانوں کو بچانے میدان میں نکلے ہیں۔ خدا ہماری مدد کرے گا۔ بشرطیکہ ہم اُس کے احکام کی تعمیل کریں۔ آپ سب حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جس وقت سے دُنیا میں یونان کا وجود ہوا یہ مصیبت اس پر کبھی نہیں آئی۔ اور یہ مصیبت صرف یونان ہی پر نہیں اس کے حامیتوں پر بھی ہے۔ کہ ترکی تلوار اس بے جگری اور بے خوفی سے اس کے سر پر چمکی ہو۔ یہ صرف خدا کی مدد تھی۔ اور وہی ہمارا مددگار ہے"

فہمی محمد بے:- "خدا ہمارے غازی اعظم مصطفٰے کمال کی عمر میں برکت دے

جس کی کوششوں نے ہم کو یہ دن دکھایا۔"

متفقہ آواز "آمین۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔"

۱۹

محترم شہزادی! آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ شہزادہ جرٹن کی حالت آپ کے فراق میں روز بروز اور لمحہ بہ لمحہ ردی ہو رہی ہے۔ ہم نے منت خوشامد کا کوئی کوئی دقیقہ ایسا نہیں جو فروگذاشت کیا ہو۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ایک انسانی جان محض آپ کے تغافل سے ضائع ہو رہی ہے لیکن تعجّب اور سخت تعجّب ہے کہ آپ اُس کی طرف بالکل پرواہ نہیں کرتیں۔ یہ ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس وقت اور بہت سے شہزادے آپ سے شادی کے خواہشمند ہیں اور انتہائی کوشش کر رہے ہیں مگر آپ خدارا ذرا تو ان حالات پر نظر ڈالیئے جو آپ کے اور آپ کی سلطنت کے گرد و پیش پیدا ہو رہے ہیں۔ ہم نے اس وقت تک جو کچھ کیا وہ محض آپ کی وجہ سے ہم کو یونان سے کوئی خاص ہمدردی نہیں ہے اگر وہ تباہ ہوتا ہے تو ہو۔ برباد ہوتا ہے تو ہو جائے۔ لیکن ہم نے اس وقت جب کہ ترک آپ سے نبرد آزما ہیں خفیہ اور علانیہ ہر قسم کی مدد سے آپ کو دشمن کے نرغہ سے بچایا۔ اس کا نتیجہ ہم کو یہ ملا کہ آپ نے ہماری درخواست پر ایک لمحہ کے واسطے کان نہ دھرا۔ کیا دُنیا میں اِس سے زیادہ کوئی عزت آپ کو میسر آسکتی ہے کہ آپ برطانیہ کے تخت کی مالک ہوں۔ اور وہ سلطنت جس کا جواب آج تنہا ہی نہیں۔ جو روئے زمین پر سب سے زیادہ طاقتور ہو آپ کی ملکیت ہو۔ ہم نے آپ کے پاس دو مرتبہ اپنے ایلچی روانہ کیے خود آپ سے بارہا عرض کیا کہ شہزادہ برٹن کی زندگی آپ کے ہاتھ میں ہے اور اگر آپ توجہ کریں تو ہر وقت باسانی طے ہو سکتی ہے۔ مگر ہماری عقل کام نہیں کرتی کہ آپ خود اور اپنے ساتھ اپنی تمام قوم کو کس واسطے پریشان کرتی ہیں۔ ترکوں کی لڑائی کا جو حشر ہوا اس نے

Marfat.com

آپ کی آنکھیں کھول دیں اور آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ نا ہنجار عنقریب آپ کی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اب اس وقت اس کے سوا اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ ہم اپنی قوت سے جفا شعار ترکوں کا سر کچلیں اور آپ کو دشمن کے قبضہ سے بچائیں۔ مگر یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ شہزادہ برٹن سے شادی نہ کر لیں۔ جو آپ کی فرقت میں تڑپ تڑپ کر اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ہم اس کی زندگی سے مایوس ہیں۔

(۲۰)

رات عجیب کشمکش و پیچ میں گذری جس قدر یونانی تھے افسروں کے بھاگ سکتے بھاگے۔ اور ابھی آفتاب پوری طرح طلوع نہ ہوا تھا کہ نمازوں سے مسلمانوں نے فراغت پاتے ہی بروصہ پر حملہ کیا۔ چند یونانی جو راستہ نہ پا سکے اور جن کو راہِ فرار نہ ملی موجود تھے۔ مگر مقابلہ کی طاقت یا ہمت مطلق نہ تھی۔ ہتھیار ڈال دیئے۔ اور اطاعت قبول کی۔ چند لمحہ بعد مسلمانوں کا داخلہ بروصہ میں ہوا اور جیسا کہ مصطفٰے کمال نے اپنی تقریر میں بیان کیا تھا بروصہ کے درو دیوار ہی نے نہیں ذرہ ذرہ نے مسلمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ ہر سمت سے غازی کمال پاشا کی درازیٔ عمر کی دعاؤں کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ داخلہ کے بعد پہلا کام مسلمانوں نے یہ کیا کہ ان مظالم کو دیکھا جو چلتے وقت یونانی درندوں نے توڑے تھے۔ ایک دو نہیں سینکڑوں گاؤں میں آگ لگا دی اور دو چار نہیں لاتعداد مسلمان لاشیں بے گناہ سڑکوں پر ڈال دی تھیں۔ عورتیں اپنے والدوں کو اور بچے اپنے باپوں کو رو رہے تھے۔ مائیں اپنے بچوں کے واسطے چیخیں مار رہی تھیں۔ اور یہ سب مظالم صرف اس واسطے کئے گئے تھے کہ وہ مسلمان تھے اور وہ مصطفٰے کمال کی درازیٔ عمر کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہاں کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر فاتح ترکوں کا

کلیجہ منہ کو آگیا۔ پھر بھی ان کی انتہائی شرافت و انسانیت تھی کہ انہوں نے یونانیوں کو اطلاع دیدی کہ گو تم نے غریب رعیت پر چلتے وقت وہ ظلم و ستم توڑے ہیں جو تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتے۔ تاہم تمہاری اس قدر عظیم الشان فوج جو ہماری قید میں ہے مع اپنے افسروں کے ہماری مہمان ہے تم خاطر جمع رکھو کہ ان کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اور ہم ان کی خاطر و مدارات اپنے بھائیوں کی طرح کریں گے۔

اب ترکی افسروں نے قیدیوں کی طرف دیکھا اور کہا۔

"گو تم نے تمہارے بھائیوں نے تمہارے افسروں نے برو صہ کو خالی کرنے سے قبل حیوانیت کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑا! اور اس وقت خدا نے ہم کو اتنی طاقت دی ہے کہ اس کا بدلہ بآسانی لے سکتے ہیں۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم ایسی باتوں سے بہت دور ہیں۔ ہمارے مذہب نے ہم کو بیکس و لاچار پر ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے۔ گو تم ہماری قید میں ہو۔ مگر ہمارے بھائی ہو اور ہم تمہارے آرام و آسائش کی خاطر خود تکلیف اٹھانے کے واسطے تیار ہیں۔ تم مطمئن رہو اور کسی قسم کا اندیشہ دل میں نہ لاؤ"

(۱۴)

آدھی رات کا سنسان وقت تھا۔ غازی مصطفےٰ کمال اپنے خیمہ میں آرام کر رہا تھا اور محافظ دستوں کے سوا تمام فوج بے خبر پڑی ہوتی تھی کہ آسمان نے رنگ بدلا اور آناً فاناً تیرہ و تار ہوگیا۔ سیاہ گھٹا چاروں طرف چھاگئی اور اس قیامت کا اندھیرا ہوا کہ محافظ بھی حیران ہوگئے۔ ابر سیاہ بالآخر رنگ لایا اور مہیب بارش شروع ہوئی۔ لیکن اس بارش کے ساتھ بجلی کی چمک اور بادل کی کڑک اس غضب کی تھی کہ ہر مرتبہ معلوم ہوتا تھا کہ بجلی گری۔ اچھے اچھے شجاع دہل رہے تھے اور عقل کام نہیں کرتی تھی کہ یہ کس قسم کی گھٹا اور بجلیاں ہیں تھوڑی دیر میں

Marfat.com

دھونتال ہوگیا۔ اور ایک دو گھنٹے تک اس زور کا پانی برسا کہ سڑکوں پر دو فٹ سے اونچا پانی موجود تھا۔ ریتلے میدانوں میں دلدل کے انبار ہوگئے۔ مگر پانی کی اس شدت کے ساتھ بجلی کی چمک اور بادل کی کڑک بھی بدستور تھی یہ سماں دو گھنٹے تک طاری رہا۔ تین بج چکے تھے کہ فلک سیاہ نے کروٹ لی بارش ختم ہوئی تو فنا ہوا۔ بجلی تھمی اور بادل خاموش ہوا۔ موسم چونکہ گرم تھا۔ اس لئے ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے پھر سب کو نیند کے چکر میں ڈال دیا۔ غازی مصطفےٰ کمال اپنے خیمہ میں تن تنہا آرام میں مصروف تھا کہ دفعتاً اس کی آنکھ کسی دھماکے سے کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے سر پر بجلی چمک رہی ہے اور وہ بجلی جس کی چمک لمحہ دو لمحہ میں زائل نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک مستقل بجلی ہے جو خیمہ میں روشن ہے اور اس کے آگے برقی روشنی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ غازی اس نظارہ میں منہمک تھا کہ اس نے دیکھا خیمہ کی بلندی سے ایک تخت رواں یا ہوائی جہاز اترتا دکھائی دیا۔ یہ نہ کسی کے کندھے پر تھا نہ اس میں چلانے والے موجود تھے۔ یہاں تک کہ وہ تخت یا ہوائی جہاز سطح زمین پر آکر ٹھیرا اور ایک مہ جبین جو ریشمی سادہ لباس پہنے ہوئے تھی اور جس کے جسم پر ہیرے اور موتی جگمگا رہے تھے اس میں سے باہر نکلی اس کا حسن قیامت تھا۔ اس کی چال آفت تھی۔ وہ بجلی گرانی غازی کمال کے قریب آئی اور اپنی بیش بہا انگشتری انگلی سے اتار کر غازی کمال کو پہنائی۔ وہ اس کے بعد کچھ دیر ٹھٹکی اس نے غور سے غازی ممدوح کے چہرے کو دیکھا اور ایک رومال جیب میں سے نکال کر غازی کمال کے چہرے پر ڈال دیا۔ رومال پر لکھا تھا۔

"شہزادی کون کونسٹ کا پیام محبت"

(۲۲)

فخر ملت غازی اعظم کی خدمت میں تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی

طرف سے اُن فتوحات پر جو ترکوں کو یونانیوں کے خلاف انگورہ کی مدافعت اور بروصہ کے حملے میں حاصل ہوئیں۔ نہایت خلوص اور سچے دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں غازی اعظم! یہ لڑائیاں جو اس وقت ترکی لشکر کو یونان سے لڑنی پڑی ہیں صرف ترکی کی نہیں، بلکہ اسلام اور ملت کی ہیں۔ جس میں صرف ترکی نہیں۔ بلکہ دُنیا کے تمام مسلمان متفق ہیں۔ ہماری جانیں آپ کے ساتھ لڑ رہی ہیں۔ گو ہم مجبور ہیں کہ ہزاروں لاکھوں کوس دور پڑے ہیں اور ہمارے دل کے ارمان دلوں میں موجود ہیں۔ لیکن اے غازی اعظم! ہمارے دل آپ کے ساتھ ہیں، ہماری آنکھیں آپ کے تاروں کی اور ہمارے کان آپ کی خبروں کے ہر لحظہ جس بے چینی اور اضطراب سے منتظر ہیں۔ ہم اُن کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ ہمارے سامنے اس وقت دُنیا کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اور ہم کو اُس وقت تک چین نہیں آسکتا۔ جب تک لشکر ترکی کے جرار سپاہی مکار یونان کو اُس کے اعمال کی پوری سزا نہ دے دیں

ہم نے ایک لاکھ پونڈ کی جو قسط روانہ کی تھی اُس کی رسید جنرل نور الدین پاشا کی دستخطی آگئی ہے۔ اس تار کے ہمراہ دو لاکھ پونڈ کی دوسری قسط ارسال ہے۔ غازی اعظم! اس قسط کے ساتھ سات کروڑ مسلمانوں کی دُعائیں اور التجائیں شامل ہیں اس قسط میں جہاں ہندوستان کے متموّل افراد کی نذریں ہیں وہاں اُن غریب اور بدنصیب مسلمان مردوں اور عورتوں کے چندے بھی ہیں جن کو دو وقت پیٹ بھر کر روٹی میسر نہیں ہوتی۔

ہم یقین دلاتے ہیں کہ جس وقت تک سلطنت ترکی ان دغا باز یونانیوں سے برسر پیکار ہے۔ خواہ اُس کی حمایت پر برطانیہ ہو یا فرانس ہر قسم کی اعانت اور خدمت کے واسطے تیار ہیں کہ اسلام کا سر بلند ہو۔ اور دغا باز یونانی ہزیمت اُٹھائیں۔

میں تمام مسلمانانِ ہند کی طرف سے بصد ادب یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اُن بہادران

Marfat.com

اسلام کی خدمت میں جو اس خونریز معرکہ میں سامنے آئے اور فتح حاصل کی دلی مبارکباد پیش کردیجئے۔ اور یقین دلادیجئے کہ ہندوستان کے مسلمان ہر اس خدمت کے واسطے جو ان کے امکان میں ہے بسروچشم حاضر ہیں۔

کل کے جلسہ میں جو بمقام بمبئی تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے منعقد ہوا اور جس میں اطراف و جوانب کے نمائندے موجود تھے۔ جس جوش و خروش سے مسلمانوں نے اس نعرہ فتح پیتاہین کی میں اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم کی امانت ہر حال میں آپ کے فاتح لشکر کے ساتھ ہو۔ اور آپ دشمن کا سر کچلنے میں ہر طرح کامیاب ہوں۔

پریذیڈنٹ خلافت کمیٹی ہندوستان

(۲۳)

لائڈ جارج: "آخر اس کی کوئی وجہ تو ضرور ہوگی؟"

کرزن۔ "اس کے سوا کوئی وجہ نہیں کہ بالشویک نے مدد دی"

لائڈ جارج: "یہی سہی۔ مگر یونانیوں کے پاس کیا نہ تھا؟"

موسیو برانڈ: "ہمت"

لائڈ جارج: "پھر جنگ کی کیا ضرورت تھی؟"

کرزن: "حماقت"

موسیو برانڈ: "یونان نے ناک کاٹ دی"

کرزن۔ "دنیا میں رسوا کیا"

لائڈ جارج: "ہماری مدد کا حال سب کو معلوم ہوگیا"

موسیو برانڈ: "یہ شکست یونان کی نہیں اتحادیوں کی ہے"

کرزن: "یہ شبہ ہی نہ تھا۔

لائیڈ جارج۔ مسٹر گونارس کا تو یہ ہے کہ ہم کل تھریس میں داخل ہوں گے۔

کرزن:۔ ترک پیچھے ہٹ رہے تھے۔

لائیڈ جارج:۔ اگر پیچھے ہٹ رہے ہوں؟

کرزن:۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔

موسیو برانڈ:۔ ایک دفعہ پوری طاقت سے کام لینا چاہیے

کرزن:۔ اب کیا طاقت کم تھی؟

لائیڈ جارج:۔ کوشش تو کرنی چاہیے۔

کرزن:۔ نتیجہ ظاہر ہے۔

لائیڈ جارج۔ کیا؟

کرزن:۔ یونان کو شکست۔

لائیڈ جارج:۔ ترک اب قیامت بپا کر دیں گے۔

کرزن:۔ وہ جو کچھ کریں تھوڑا ہے

لائیڈ جارج:۔ ان کا دم خم توڑنا چاہیے۔

کرزن:۔ کس طرح؟

موسیو برانڈ:۔ پھر کوشش ہو۔

کرزن۔ اب بھی کوشش میں کمی نہیں کی گئی تھی۔

لائیڈ جارج۔ مسلمان سمجھ گئے وہ چڑھی ہوئی فوج ترکوں سے ڈر گئی ہو۔

موسیو برانڈ:۔ یونان سے پھر بھی کچھ نہ ہوگا۔

(رکم ۲)

نسیم بے:۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ قسطنطنیہ میں مارشل لا جاری کیجئے۔

ہیرنگٹن:۔ حالات کے اعتبار سے مناسب نہیں ہے۔

Marfat.com

نسیم بے:- "ابتری اور زیادہ ہو گی؟"

ہیرنگٹن:- "اس وقت مارشل لا مناسب نہیں۔"

نسیم بے:- "یہ کمبخت کسی طرح قبضہ میں نہ آئیں گے۔"

ہیرنگٹن:- "اس طرح تو اور فساد ہو گا۔"

نسیم بے:- "تو آپ نے کیا تدبیر سوچی؟"

ہیرنگٹن:- "انگورہ نامہ و پیام ہو رہا ہے۔"

نسیم بے:- "انگورہ سے؟"

ہیرنگٹن:- "ہاں۔"

نسیم بے:- "مصطفےٰ کی سرداری کو آپ نے تسلیم کر لیا؟"

ہیرنگٹن:- "مصلحت یہی ہے۔"

نسیم بے:- "بس تو ہمارا خاتمہ سمجھئے۔"

ہیرنگٹن:- "کیوں؟"

نسیم بے:- "وہ پوری جماعت ہماری دشمن ہے۔"

ہیرنگٹن:- "ہو۔"

نسیم بے:- "پھر ہم کہاں رہیں گے؟"

ہیرنگٹن:- "آپ قسطنطنیہ میں رہنا نہیں چاہتے؟"

نسیم بے:- "اگر اتحادیوں کا قبضہ نہ ہوا تو نہیں۔"

ہیرنگٹن:- "قسطنطنیہ ہم کو چھوڑنا پڑے گا۔ واقعات نے ایسی ہی صورت اختیار کر لی ہے۔"

نسیم بے:- "میرا خیال ہے کہ آپ کمال سے ڈر گئے۔"

ہیرنگٹن:- "اگر ایسا ہو تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے۔"

نسیم بے:- "یہ کیوں؟"

Marfat.com

ہیرنگٹن:۔ اس لیے کہ آپ بھی ترک ہیں۔"

نسیم بے:۔ "مگر میں تو غدار تسلیم کر لیا گیا ہوں۔"

ہیرنگٹن:۔ تو اب آپ کی کیا خواہش ہے؟ قسطنطنیہ کا کیا ہو؟"

نسیم بے:۔ قسطنطنیہ "اتحادیوں" کے قبضہ میں رہے۔"

ہیرنگٹن:۔ آپ کی یہ خواہش کس قدر افسوسناک ہے۔"

نسیم بے:۔ کیونکہ میں اتحادیوں کے ساتھ ہوں۔"

ہیرنگٹن:۔ جب آپ وطن سے۔ قوم سے مذہب سے مخلص نہیں تو........

نسیم بے:۔ "تو کیا؟"

ہیرنگٹن اتحادی آپ پر بھروسہ........

نسیم بے:۔ صاف کہیئے۔

ہیرنگٹن:۔ کہہ رہا ہوں"

نسیم بے:۔ "بھروسہ کیا؟"

ہیرنگٹن:۔ بھروسہ نہیں کر سکتے

نسیم بے:۔ یہ آپ اب کہہ رہے ہیں۔ جب میں اور دامادِ فرید تباہ ہو گئے!"

ہیرنگٹن:۔ "آپ کب تباہ ہو گئے؟"

نسیم بے اتحاد قوم ہماری جان کی دشمن ہے۔

ہیرنگٹن:۔ آپ نے کیا کیا؟"

نسیم بے۔ اتحادیوں کا ساتھ دیا۔"

ہیرنگٹن۔ کس طرح؟"

نسیم بے:۔ صلحنامہ پر دستخط کر دیئے۔"

ہیرنگٹن:۔ اس وقت اور کیا ہو سکتا تھا؟"

Marfat.com

نسیم بے ۔ "جو اس وقت ہو سکتا ہے۔"

ہیرنگٹن ۔ "اس وقت آپ اپنی قوم سے مصالحت کر سکتے ہیں۔"

نسیم بے ۔ "قوم تو ہم کو کچا کھا جائے گی۔"

ہیرنگٹن ۔ "اور یہ غلط ہو گا۔"

نسیم بے "افسوس ہم کو" اتحادیوں نے کسی طرف کا نہ رکھا۔"

ہیرنگٹن ۔ "اتحادی آپ کا ساتھ دینے کو موجود ہیں۔"

نسیم بے ۔ "یہی ہم چاہتے ہیں۔"

ہیرنگٹن ۔ "کس طرح ؟"

نسیم بے ۔ "ہم کو یہاں سے نکال دیجیے۔"

ہیرنگٹن ۔ "بہت خوشی سے۔"

نسیم بے ۔ "اور ہمارے گذارے کا بندوبست کر دیجیے۔"

ہیرنگٹن ۔ "یہ بھی سہی۔"

نسیم بے ۔ "تو کیا قسطنطنیہ کو آپ نے چھوڑ دیا ؟"

ہیرنگٹن ۔ "ہاں حالات ایسے ہی ہیں۔"

نسیم بے ۔ "مصطفےٰ کی فتوحات نے آپ کے خیالات میں تغیر کیا۔"

ہیرنگٹن ۔ "قسطنطنیہ پر ہمارا مستقل قبضہ کا ارادہ کبھی نہ تھا۔"

نسیم بے ۔ "افسوس ہم کو اس کا علم نہ ہوا۔"

ہیرنگٹن ۔ "آپ کو کیا علم ہوا ؟"

نسیم بے ۔ "یہ کہ قسطنطنیہ اتحادیوں کے پاس نہ رہے گا ورنہ ....

ہیرنگٹن ۔ "ورنہ کیا ؟"

نسیم بے ۔ "ہم نے جو کیا وہ نہ کرتے۔"

Marfat.com

ہیرنگٹن:۔ "آپ نے کیا کیا؟"

نسیم بے:۔ "غدار بنے۔ تباہ ہوئے"۔

ہیرنگٹن:۔ "اس میں اتحادیوں کا کیا قصور ہے؟"

نسیم بے:۔ "ہم کو دھوکا ہوا"۔

ہیرنگٹن:۔ "یہ آپ کی عقل ہے۔ آپ اس کے ذمہ دار ہیں۔

نسیم بے:۔ اب آپ ہمارا انتظام کر دیجئے۔ اور فوراً ہماری ہماری جماعت کو کسی امن کی جگہ پر پہنچا دیجئے"۔

ہیرنگٹن:۔ "بہت اچھا"۔

(۲۵)

کرزن:۔ "ہماری بابت عام طور پر مشہور ہے کہ ہم نے شرائط صلح میں ترکوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ لیکن لوگ اب کہہ رہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے جرمنی کے ساتھ کیا رعایت کی۔ اگر ہم اس جنگ میں ناکام ہو جاتے تو کیا جرمنی اور ترک کسی قسم کی رعایت کے واسطے تیار تھے۔ اور ہم اُن سے توقع کر سکتے تھے کہ وہ ہماری آسائش اور عزت کو ملحوظ رکھتے؟ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ہم نے ترکوں کے ساتھ کیا زیادتی کی۔ ہم نے جو کچھ کیا جائز کیا اور چونکہ ہمارا فرض ہر کمزور کی مدد کرنا ہے۔ اس لئے ہم نے جو کچھ کیا ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جائز کیا اور درست کیا"۔

موسیو براند:۔ میں اس خیال سے بالکل متفق ہوں۔ آپ نے جو کچھ کیا درست کیا۔ اور یقیناً ہم نے ترکوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی۔ یہ ترکوں کی زیادتی ہے کہ وہ ہمارے جائز فیصلہ کو ناجائز سمجھ رہے ہیں۔ ترک اگر یہ چاہیں کہ وہ کمزوروں پر جبر و تعدی کی حکومت کریں تو یورپ اس کو جائز نہیں سمجھ سکتا۔ اور جب تک یورپ کے دم میں دم ہے۔ یورپ ترکوں کی کوئی زیادتی روا نہ رکھے گا"۔

Marfat.com

کرزن۔ "ہم نے اب تک جو کچھ کیا سیلف ڈیٹرمینیشن یعنی حق انتخاب حکومت کے تحت میں کیا ہے۔ اور یہ ہونا چاہیئے تھا۔ اس کی ترقی ہرگز ہرگز کوئی عداوت یا ظلم نہیں ہے۔ مگر تعجب یہ ہے کہ تمام دُنیا کے مسلمان "معاہدۂ سیورے" کو ظلم سے تعبیر کر رہے ہیں۔ اور وہ ایک دم کے واسطے بھی اس پر غور نہیں کرتے کہ آخر ہم نے جرمنی اور آسٹریا کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے جو علاقے لے کر دوسروں کو دیئے وہ ہرگز ظلم نہیں ہے۔ تُرک ان پر حکومت قائم نہیں رکھ سکتے تھے۔ جب تک ان کی حکومت قائم رہی ظلم وستم کا بازار گرم رہا۔ کیونکہ کثرت غیر اقوام کی تھی۔ اور جب تک کوئی قوم مذہب کے اس درجے کو نہ پہنچ جائے کہ وہ غیر اقوام کی ہر ضرورت کا خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی پوری طرح احساس کر سکے یقیناً وہ حکومت کی اہل نہیں

ہم نے عربوں اور ترکوں کی باہمی خانہ جنگیوں اور اُس تعلق کو جس نے ایک دوسرے کو جان کا دشمن بنا دیا تھا ملحوظ رکھ کر علیحدہ علیحدہ حکومت قائم کر دی تو کیا یہ ظلم ہے؟ ترکوں کو کیا حق تھا کہ وہ بدوؤں اور عربوں کو ہمیشہ کے واسطے اپنا غلام بنائے رکھتے؟ اقوام ارض عرب اس فیصلہ پر ہماری ممنون ہیں اور عرصہ سے اس آزادی کی متمنی جو آج یورپ کی وجہ سے اُن کو عطا ہوئی۔ مسلمانوں کے ناجائز مطالبہ کو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کر سکتی ہم نے عرب کو بالکل آزاد کر دیا۔ اور وہ ترکوں کے پنجہ سے رہائی پا گیا۔ اُن کو آج سے نہیں ہمیشہ سے ترکوں کے مظالم کی شکایت تھی اور دُنیا جانتی ہے کہ ترکوں نے عربوں کو بہت ہی پریشان کر رکھا تھا۔ عرب ہم سے ایک دفعہ نہیں بارہا فریادی ہوئے اور خواہش کی کہ ہم اُن کو آزادی دلوائیں۔ اب رہا عراق عرب کا سوال اس پر قبضہ سے ہمارا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان کو حکومت کے اصول سکھائیں اور طریقہ بتائیں جس وقت وہ یہ حاصل کر لیں گے عراق عرب بالکل آزاد ہے۔ ہمارا اُن سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ خود مختارانہ حکومت کریں گے۔ اگر شام کے متعلق

Marfat.com

کوئی اعتراض ہے تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ شام صرف اِس لیئے فرانس کو دیا گیا کہ اس میں تہذیب کی اہلیت ملک کے ہر حصّہ سے زیادہ ہے اور وہ حق رکھتا ہے کہ اُس کو تہذیب و تمدّن کے اصول سکھائے جائیں ہم کو پورا یقین ہے کہ جب وہ اس دولت سے مالا مال ہوا وہ بالکل آزاد ہو گا۔ اور ہمیشہ فرانس کا ممنون رہے گا۔ چند ہی روز میں وہاں بہت سی نئی باتیں یورپ کی داخل ہو گئی ہیں۔ اور قدیمی جہالت کے فنا ہونے کی رفتار اگر ایسی ہی ہے تو بہت جلد دُنیا دیکھے گی کہ شام کیا سے کیا ہو گیا۔

موسیو برانڈ۔ "بہت ٹھیک! بہت ٹھیک!! بہت ٹھیک!!!۔

کرزن:۔ فلسطین کی بابت مسلمانوں کو اعتراض ہے مگر یہ کس قدر ظلم کی بات ہے کہ بد نصیب یہودیوں پر ترک حکومت کریں۔ جو رحم و اخلاص سے قطعًا ناآشنا ہیں۔ فلسطین کو علیحدہ کرنے میں ہم کو کیا فائدہ پہنچا۔ اگر یہودی آزاد نہ ہوئے۔ تو ہم کو کیا۔ ہمارا مقصد انسانی ہمدردی ہے اور ہم اس کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتے آج فلسطین میں جا کر دیکھو ہر یہودی باغ باغ نظر آئے گا۔ فقط اس واسطے کہ اِس نے ظلم سے رہائی پائی۔ یہی کیفیت آرمینیا کی ہے کہ دن رات کے جھگڑے سُنتے سُنتے کان پک گئے۔ کبھی یہ سُنتے ہیں کہ تُرکوں نے جہاز بھر کر آرمینیوں کو اُڑا دیا۔ کبھی یہ سُنتے ہیں ارمینیوں نے ترکوں کو قتل عام کر دیا۔ اب دونوں بالکل الگ الگ ہیں۔ نہ اُن سے اِن کو واسطہ نہ اِن سے اُن کو۔"

موسیو برانڈ۔ میرے معزز دوست نے اپنی تقریر میں جو کچھ کہا وہ حرف بحرف درست ہے اور اِس قدر نقصان کے بعد جو ترکوں کو ہوا اور جس کو وہ نقصان سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ بالآخر ضرور اُن کے واسطے مفید ہو گا۔ کہ وہ اپنی سی حکومت پر اطمینان سے زندگی بسر کر سکیں گے) ان کا بد دل ہونا اور افسردہ خاطر

Marfat.com

ہو جانا یقینی ہے۔ نہ صرف ترک بلکہ تمام دنیا کے مسلمان ان فیصلوں کو جائز نہیں سمجھتے اور اُن کا یہ خیال اس وجہ سے ایک خاص حد تک درست ہے کہ وہ موقعہ پر موجود نہیں۔ یہاں کے حالات سے بے خبر ہیں یا غیروہ محصور ہیں۔ لیکن ایک خاص بات جو میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کمال کی فتح جو اس وقت ہوئی ترکوں کی شجاعت کا ثبوت ضرور ہے۔ مگر کیا کوئی معقول آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ بغیر سامان حرب کے ترک یونان پر جہاں سامان حرب کی مطلق کمی نہیں کسی طرح بھی فتح پا سکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ ترکوں کے ساتھ بالشویکوں کی مدد کس وجہ سے ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ بالشویکوں کو ترکوں سے کوئی خاص ہمدردی نہیں ہے۔ وہ کسی نہ کسی بہانے سے یہ چاہتے ہیں کہ "اتحادیوں" میں سے کسی ایک سے برسرپیکار ہوں۔ اور مجھ کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ یہ فیصلہ اُن کا اٹل ہے اور جنگ کی پوری تیاریاں کر رہے ہیں۔ ترکوں کو اس سے بہتر موقع کیا مل سکتا ہے۔ اُن کے پاس جس چیز کی کمی ہوگی وہ بالشویک پوری کریں گے۔ اور اُن کو مقابلہ کے واسطے آمادہ کریں گے۔ ترک جو اپنی تازہ فتوحات کے نشہ میں مست ہیں وہ "اتحادیوں" کی پرواہ نہ کریں گے اُن کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم کی جنگ کے واسطے تیار ہیں اور اُن کو اپنی فتح کا یقین ہے۔ اس حالت میں ترکوں سے بگاڑنا یہ معنی رکھتا ہے کہ "اتحادی" از سر نو جنگ میں شریک ہوں اور سرزمین یورپ پر ایک اور قیامت خیز آگ کا شعلہ بھڑکے۔"

کرزن "میں اپنے محترم دوست کی اس مدبرانہ تقریر سے متفق ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے معزز دوست موسیو براںڈ نے واقعات کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ اور وہ جو رائے رکھتے ہیں سونے میں تولنے کے قابل ہے۔"

موسیو براںڈ "اس آگ کو فرو کرنے کے واسطے اور یورپ کی سرزمین کو اس جنگ سے محفوظ کرنے کا بہترین موقع یہ ہے کہ ترکوں کو ٹھنڈا کیا جائے اور معاملہ

Marfat.com

کے طے کرنے میں کافی وقت صرف کر دینا چاہیئے۔ اس عرصہ میں کچھ تو ترکوں کا جوش ٹھنڈا ہو گا اور کچھ ممکن ہے دونوں میں اختلاف رائے کی وجہ سے کوئی نقص پیدا ہو جائے۔"

کرزن: اصل یہ ہے کہ اب ہم کو یونان کے ساتھ کوئی خاص ہمدردی نہیں قسطنطین کی واپسی نے جو در حقیقت جرمن کا دوست ہے یونان کی ہمدردی کھو دی۔ تاہم ترکوں کے مقابلہ میں وہ اعانت کا مستحق ضرور ہے۔ میرے معزز دوست نے بیان کیا کہ اس وقت ترک نہایت جوش سے میدان میں آئیں گے اور یہ لڑائی اس واسطے کہ بالشویک اُن کے ساتھ ہیں ایک خونریز جنگ ہو گی۔ جس سے بچنے کی ہم کو ضرور کوشش کرنی چاہئے۔ اس وقت جو ترکوں کا مطالبہ ہے کہ "معاہدہ سیورسے" پر نظر ثانی کی جائے وہ منظور کر لینا چاہیئے۔ اور ایک کانفرنس کے ذریعہ سے اس کو طے کرنا مناسب ہو گا۔

موسیو برانڈ: اس میں کیا ہو گا۔ یہ تو ہم جانتے ہیں۔ مگر ممکن ہے اس عرصہ میں کوئی صورت پیدا ہو جائے اور ترک کمزور ہو جائیں۔ کیونکہ اُن کی موجودہ حالت پائدار نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ وہ سمرنا پر حملہ کریں اور اُس حملہ میں اُن کو شکست ہو۔ ان تمام باتوں کو مدِ نظر رکھ کر یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "معاہدہ سیورے" پر نظر ثانی کا مطالبہ منظور کیا جائے۔ اس سلسلہ میں میں یہی کہوں گا کہ جہاں تک مجھ کو فرانس کی عام رائے کا علم ہوا اور جہاں تک میں نے فرانس کے اخبارات کا مطالعہ کیا فرانس اس معاہدہ کو درست تسلیم نہیں کرتا اور ہم اس طرح ایک بہت بڑی بات حاصل کر سکتے ہیں۔"

کرزن: میں متفق ہوں اور مجھ کو زیادہ تر اس معاملہ میں یہ خیال بھی ہے کہ یونان کے ساتھ ہم نے جو کچھ کیا وہ اُس کا مستحق نہ ٹھیرا۔ اُس نے ہم کو دھوکا دیا

Marfat.com

اور بدعہدی کی۔ قسطنطین کا واپس بُلا لینا یقیناً یونان کی زبردست غلطی ہے اس کانفرنس سے نہ صرف یونان کی قلعی کھل جائے گی بلکہ بالشویکوں کی طاقت کو بھی نقصان پہنچے گا۔"

موسیو برانڈ:"ممکن ہے یہ خیالات درست ہوں جن سے میں اس وقت اتفاق نہیں کرسکتا۔ لیکن میرے سامنے صرف فرانس کی وہ تمام آبادی ہے جو اس معاہدہ کو منصفانہ فیصلہ نہیں سمجھتی۔"

کرزن:"بحث نتیجہ سے ہے!"

موسیو برانڈ:"یہی نا کہ معاہدہ سوری کی نظر ثانی۔"

کرزن:"ہاں"

موسیو برانڈ:"وہ طے ہو چکا۔"

کرزن:"کہاں منعقد ہو۔"

موسیو برانڈ:"یہ بعد میں طے ہو گا۔"

(۲۶)

مصطفٰے کمال:"بروصہ۔ سقاریہ۔ دوانہ پر جو شجاعت ہم نے دکھائی اور جس طرح دشمن کو پسپا کیا۔ وہ دُنیا کو ہمیشہ یاد رہیگا۔ ہم نے اتحادیوں پر دُنیا پر ثابت کر دیا کہ ترک حلوائے بے دود نہیں۔ اُن میں ابھی بزرگوں کی شان اور اسلام کی آن باقی ہے۔"

رفعت پاشا: غازی اعظم! وہ وقت نہایت نازک تھا۔ جب سقاریہ ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ دریا کی موجیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں اور خوفناک تلاطم چاروں طرف بپا تھا۔ بہادرانِ اسلام کلمۂ توحید پڑھ کر دریا کو عبور کرنے اُٹھے اُن بہادروں کے دلوں پر کیا گذر رہی تھی۔ خدا بہتر جانتا ہے اُنھوں نے

Marfat.com

دُنیا کی مہر و محبت کو فراموش کیا۔ اور اپنی پیاری جانیں اپنے مقدس مذہب اور قوم و ملّت پر قربان کیں۔ اُن کے بڑھے ہوئے دِل اُن کی بلند ہمتیں دریا کی خوفناک صورت نہ دبا سکی۔ یہاں تک کہ دُشمن کی بوٹیاں چبالیں۔"

مصطفٰے کمال:۔ "اُن کی شجاعت میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اُن کی قربانیاں میرے دل پر نقشِ کالحجر ہیں۔ اُنھوں نے وہی کیا جس کی اُن سے اُمید تھی۔ اُنہوں نے اپنے آباو اجداد کا نام زندہ کر دیا۔ اور یہ اُن ہی کا دَم تھا کہ "انحادیوں" میں کھلبلی مچ گئی۔"

فتحی بے:۔ "دشمن کے پاس سامان حرب اور فوج کی تعداد کم نہ تھی اور بظاہر ہمارے پاس کوئی چیز اُس سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن جو خون اُن کی رگوں میں دوڑ رہا تھا وہ اپنا رنگ دِکھا گیا۔ اور اب دُشمن کو اور صرف یونان ہی کو نہیں "انحادیوں" کو ہماری طاقت کا اچھی طرح علم ہو گیا۔ آج میں دعوے سے کہتا ہوں کہ تھریس اور سمرنا کیا اگر ہماری راہ میں کوئی حائل نہ ہو تو ہم ایتھنز میں جا کر دم لیں گے۔"

متفقّہ فوج:۔ "لاریب۔ لاریب۔ لاریب۔"

مصطفٰے کمال:۔ "بہادرانِ اسلام! تمہاری شجاعت دشمن سے مجھے یہی اُمید ہے۔ ابھی دُشمن کا دماغ درست نہیں ہوا ہے اور اس شکست کو وہ شکست اتفاقی سمجھ رہا ہے۔ اور اب وہ اپنی پُوری طاقت تھریس اور سمرنا پر صرف کریگا مگر مجھے اے شجاعانِ اسلام! تمہاری ہمّت سے پوری اُمید ہے کہ تم اُس وقت تک دَم نہ لوگے جب تک اسلام کا جھنڈا تھریس اور سمرنا میں نہ گاڑ لو۔"

متفقّہ فوج:۔ "یقیناً انشاء اللہ۔"

رفعت پاشا:۔ "انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔"

Marfat.com

(۲۷)

"میرے خیال میں مشرقی سمت ذرا کمزور ہے اگر دو دستے اُدھر روانہ کئے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔"

منگلوس۔ "وزارتِ جنگ نے جنرل سیوفس کو خواہ مخواہ بھیجنے کی تکلیف گوارا کی۔ اس میں شک نہیں اُس کا تجربہ بہت وسیع ہے اور اُس کی عمر جنگ ہی میں گذری اور بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں لیکن نہیں ہزار سیوفس آجائیں اس سے بہتر نقشہ اور نہیں ہو سکتا۔ لو وہ آگیا۔"

سیوفس۔ "منگلوس! دوسرا خطِ جنگ درست نہیں۔ انتظام ایسا کرو کہ تم گولی کی زد میں نہ رہو۔ اور تمہارا گولہ بالکل وسط میں جا کر پڑے۔ اس لئے دوسرے ڈویژن کا وسطی حصّہ بنا کر جنوب مشرق کی طرف لے جاؤ۔ پہلے دستے کی کمان ہوملٹ کے پاس ہے وہی آگے بڑھیگا۔ ہاں اتنا تم سب خیال رکھو کہ ایکسٹرا فوج جس طرف مدد کو روانہ ہو اُس کی جگہ خالی حصّہ پُر کرے۔"

منگلوس۔ "درست ہے۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تُرک خندقوں میں زیادہ نہیں ٹھیرتے۔ بروصہ میں بھی اُنہوں نے خندقوں میں بہت کم قیام کیا اور اس لئے اگر مناسب ہو تو ہوائی جہازوں سے کام لیا جائے۔"

سیوفس۔ "کیا اُن کی تمام فوج آگئی ہے؟"

منگلوس۔ "ہاں میرا خیال ہے۔"

سیوفس۔ "ہوائی جہاز اُن کے پاس بھی ہیں؟"

منگلوس۔ "بروصہ پر اُن کے چار ہوائی جہاز اُڑ رہے تھے۔ مگر اُنہوں نے جہازوں سے مطلق کام نہیں لیا صرف دیکھ بھال کے واسطے رکھے۔ حالانکہ ہم میدان میں تھے اور جہاز ہمارے سروں پر۔ لیکن ایک بھی بم نہیں گرا۔ البتہ انگورہ میں دو بم ضرور

ایک ہوائی جہاز نے گرائے۔"

سیوفس :۔ ممکن ہے اُن کے پاس بم نہ ہوں۔"

منگلوس :۔ یہ قیاس میں نہیں آسکتا۔ جب ہوائی جہاز اُن کے پاس موجود ہیں تو بم کس طرح نہ ہوں گے۔ اُن کے پاس سامان حرب کسی طرح ہم سے کم نہیں۔ یہ خیال مغالطے میں ڈالنے والا ہے۔ اور ایسے یقین نقصان پہنچا دیا کرتے ہیں مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ ترکوں کے پاس ہوائی جہاز ہیں۔ اب تم کہتے ہو بم نہیں۔ ممکن ہے انہوں نے قصداً بم نہ پھینکے ہوں۔ ورصرف دیکھ بھال کے لئے پرواز کی ہو۔"

سیوفس :۔ ترک ایسے شریف نہیں ہو سکتے۔ یہ خیال محض غلط ہے۔ بم ہوتے اور وہ نہ پھینکتے۔ خیر اس فضول بحث سے کچھ حاصل نہیں۔ اب تم نقشۂ جنگ پر غور کرو دیکھو کیا غلطی کر رہے ہو۔ ادھر کا قبضہ پھر کمزور ہو گیا اور یہ بھی فرنٹ ہے۔ اوہ اوہ بالکل شکست ہے اور کھلی ہوئی۔"

منگلوس :۔ آپ نے خطِ الفانغ کے نیچے غور نہیں کیا۔ یہ نصف ڈویژن گھات میں موجود ہے کہ اگر ترک ادھر حملہ کریں تو ایک قدم نہ بڑھنے رہے۔"

سیوفس :۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ مگر ایک کام کرو۔ یہ کمزوری ایک جگہ رکھو اور وہاں بھی اسی طرح کچھ فوج کمین میں رکھو میرے خیال میں یہ دایاں بازو کمزور کر دو۔"

منگلوس :۔ مگر دو جگہ ایسی کمزوری دکھانے سے اندیشہ ہے کہ ترک جو بہت سیانے ہیں چوکنے ہو جائیں گے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ادھر کا حال بھی بیکار ہو جائے۔ اور یہ تدبیر بے سود ہو جائے۔"

سیوفس :۔ ہاں یہ خیال بھی صحیح ہے۔"

منگلوس :۔ (دوربین دیکھ کر) دیکھئے وہ برابر حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور عنقریب حملہ کرنا چاہتے ہیں۔"

Marfat.com

سیوفس۔ "چلو تو موقع پر چلو۔"

منگلوس "ہاں یہی مناسب ہے۔"

سیوفس۔ "کرنل دھونی پہنچ گیا؟"

منگلوس۔ "وہ تیّار ہے۔"

سیوفس۔ "بہت اچھا۔"

(۲۸)

مصطفےٰ کمال۔ "عصمت پاشا! وہ راز اب تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ خواب تھا یا عالمِ بیداری؟"

عصمت پاشا۔ "غازی اعظم! جب آپ فرماتے ہیں کہ میں نے انگوٹھی ہشیار ہو کر اپنے ہاتھ میں دیکھی۔ لیکن شام کو نہ تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ گر گئی یا کیا ہوا تو ضرور وہ عالمِ بیداری تھا۔ بہرحال وہ آپ کی انگلی میں ڈھیلی تھی گر گئی۔"

مصطفےٰ کمال۔ "میں اُس روز اس قدر مصروف رہا کہ یہ واقعہ مجھے شام کو یاد آیا۔ اور اُس وقت میں نے دیکھا تو وہ انگوٹھی نہ تھی۔ افسوس تو یہ ہے کہ اُسی وقت بردھہ کا داخلہ ہوا اور میں وہ رومال بھی بھول گیا کہ کیا ہوا۔ لیکن میں نے عالمِ بیداری میں اُس کے الفاظ پڑھے ہیں۔ اور یقیناً عالمِ خواب نہ تھا۔"

عصمت پاشا۔ "تو اب سوال یہ ہے کہ کون کونسٹ کا داخلہ ہوا کس طرح اور عورت نے اتنی بڑی ہمت تنِ تنہا بغیر کسی ہمراہی کے کیونکر کی؟"

مصطفےٰ کمال۔ "یہی معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔"

عصمت پاشا۔ "مگر ایک بات اور ہے۔ اُسی رات کی رپورٹ ہے کہ ایک ہوائی جہاز کی آواز ہمارے لشکر میں سنائی دی جس میں بالکل اندھیرا تھا۔"

مصطفےٰ کمال۔ "یہ تو مجھے معلوم ہے اور اُس کے ساتھ یہ بھی کہ سرچ لائٹ سے

Marfat.com

اُس جہاز نے کچھ دیکھا بھی تھا۔"

عصمت پاشا: "لیکن اس طرح تو دشمن کا اُترنا بھی ممکن تھا۔ ہماری فوج قابلِ الزام ہے لیجئے رؤف پاشا بھی آ گئے۔ یہ اس مسئلہ کو حل کریں گے۔" کیوں رؤف پاشا! یہ کون کوئسٹ کا کیا معاملہ ہے؟"

رؤف پاشا: "راز کا۔"

عصمت پاشا: "فرمایئے فرمایئے۔"

مصطفےٰ کمال: "ہاں بتایئے نا۔"

رؤف پاشا: "غازی اعظم! واقعہ یہ ہے کہ رات کے اُس حصہ میں جب بارش کم ہو چکی تھی۔ آسمان پر ایک ہوائی جہاز کی آواز سُنائی دی۔ فوج اُسی وقت تیار ہو گئی۔ اور ایک جہاز فوراً پرواز کے واسطے تیار ہوا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہمارا جہاز اوپر جاتا اُس جہاز نے جس میں اندھیرا گھُپ تھا روشنی کی اور امن کا جھنڈا دکھایا۔ ہم کو اس پر اعتبار نہ ہوا اور ہم نے اپنا جہاز اوپر بھیج کر تلاشی لی تو اس میں سوا ایک عورت کے جو خود جہاز کا تمام کام کر رہی تھی کچھ نہ تھا۔ یہ جہاز خیمۂ عالی کے قریب آ کر اُترا۔ اور وہ عورت اندر داخل ہوئی۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ شہزادی کون کوئسٹ تھی۔ اگرچہ آدابِ شاہی کے خلاف تھا مگر میں نے خود تلاشی لی۔ تو سوا ایک رومال کے جو جیب میں تھا کچھ نہ تھا۔ میں نے اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔ تاہم میں دیکھتا رہا کہ وہ کیا کرتی ہے ....

مصطفےٰ کمال: "ہاں تو تم نے کیا دیکھا؟"

رؤف پاشا: "میں نے دیکھا کہ وہ عشق کی آگ میں بُھن رہی تھی۔ اُس نے جوتوں کو بوسہ دیا۔ تلوؤں سے آنکھیں ملیں اور اُنگلی میں انگوٹھی پہنا کر رومال مُنھ پر ڈال دیا۔"

Marfat.com

مصطفےٰ کمال:- "اس کے بعد؟"

رؤف پاشا:- "اس کی واپسی کی حالت بھی ایسی ہی تھی"۔

مصطفےٰ کمال:- "کیسی؟"

رؤف پاشا:- "اس نے چلتے وقت بھی وہی کیا جو آتے وقت کیا تھا"۔

مصطفےٰ کمال:- "عصمت پاشا! اب کہو"۔

رؤف پاشا:- "اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں"۔

مصطفےٰ کمال:- "اچھا اور لیجیے یہ خط پڑھیے"۔

رؤف پاشا:- "اوہو"۔

عصمت پاشا:- "اچھا"۔

"تیغِ کمالی کی فتوحات پر جو یونان کے برخلاف
حاصل ہوئیں دلی مبارکباد قبول کیجیے۔

کونن کولسٹ"

رؤف پاشا:- "وہ مارا"۔

عصمت پاشا:- "ماشاء اللہ ماشاء اللہ"۔

مصطفےٰ کمال:- "تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس وقت تمام یورپ اس کا دلدادہ ہے"۔

رؤف پاشا:- "معلوم ہے"۔

عصمت پاشا:- "تفصیل سے فرمایئے"۔

رؤف پاشا:- "برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ تینوں شہزادے اس کے فراق میں
مر رہے ہیں۔ اور وہ انکار کر چکی ہے"۔

عصمت پاشا:- "اچھا ہے"۔

مصطفےٰ کمال:- "خدا کی دین"۔

Marfat.com

عِصمت پاشا۔ "بے شک"۔
رُوف پاشا۔ "لاریب"۔

(۲۹)

انگورہ کا وہ عالیشان زنانہ جلسہ، جس کی اطلاع دنوں پہلے اخبارات میں مشتہر ہوگئی تھی۔ اور جس کی شرکت کے واسطے دُور دُور سے معزز خواتین تشریف لائی تھیں آج منعقد ہوتا ہے چونکہ خواتین کی تعداد توقع سے زیادہ ہوگئی اس واسطے جو مقام جلسہ کے واسطے تجویز کیا گیا تھا۔ وہ بدلنا پڑا۔ اور اُسی وقت ایک دوسری عمارت جو انگورہ سے دو میل فاصلہ پر تھی تجویز ہوئی۔ اس جلسہ میں چونکہ مردوں کے بیٹھنے کی مطلق گنجائش نہ تھی اس لیے اُسی وقت اعلان کر دیا گیا کہ مرد شریک نہ ہوں۔ صدارت کے مصطفےٰ کمال کو منتخب کیا گیا۔ مگر جب مردوں کی شرکت اُڑا دی گئی تو خالدہ ادیب خانم صدر جلسہ تجویز ہوئیں سب سے پہلے ندائے ملت فاطمہ سعدیہ نے ایک پُر مغز اور مؤثر تقریر میں حاضرین جلسہ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد مختلف خواتین کی تقریریں حبِ وطن اور جوشِ مذہب کے متعلق ہوئیں۔ عین جس وقت جلسہ ہو رہا تھا اور ٹرکی خواتین اپنی ترقی اور کامیابی کی تجویزوں میں مستغرق تھیں مصطفےٰ کمال کی طرف سے ایک قاصد آیا۔ اور اُس نے ایک پرچہ خالدہ ادیب خانم صدر جلسہ کے ہاتھ میں دیا خالدہ نے یہ پرچہ جلسہ میں پڑھا جس کے الفاظ یہ تھے:۔

"مُسلم خواتین کا یہ جلسہ جو اپنے پاک مذہب اور پیارے وطن کی حمایت میں قرار پایا ہے حق رکھتا ہے کہ ہر عورت اس کی کامیابی کی متمنی ہو اس اصول کے تحت میں میں ایک عورت ہونے کی حیثیت سے اپنی دلی آرزوئیں اور خواہشیں جو اس جلسہ کی کامیابی سے متعلق ہیں نہایت کامیابی سے پیش کرتی ہوں"

کون کونسٹ

Marfat.com

خالدہ ادیب خانم نے یہ پرچہ باواز بلند پڑھا اور کہا:۔

شہزادی کون کولسٹ جو شاہ قسطنطین کی حقیقی بھتیجی ہے اور اس وقت تمام یورپ میں اپنے حسن و قابلیت کے اعتبار سے ممتاز ہے ان الفاظ میں ہمارے غازی اعظم کو جن کے صدر ہونے کی خبر دی گئی تھی اپنی مبارک باد پیش کرتی ہے خوشی کی بات ہے کہ جہاں یورپ میں ترکوں کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے موجود ہیں وہاں ایسی سچی اور صادق عورتیں بھی موجود ہیں۔ جو ہمارے مقصد سے اپنی ہمدردی رکھتی ہیں۔

کی ن کولسٹ معمولی عورت نہیں۔ بہت بڑے پایہ کی شہزادی ہے اور یہ وہ خاتون ہے جس کے آگے آج یورپ کی بڑی بڑی طاقتیں سرنگوں ہیں۔

میری بہنو! ٹرکی کی بربادی۔ آپ سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہمارے سب مقبوضات ایک ایک کرکے ہمارے ہاتھ سے نکل گئے۔ اور آپ نے اگر آنکھوں سے نہیں دیکھا تو کانوں سے ضرور سن لیا۔ کہ بے دردی اور سفاکی سے دشمن نے ہمارے گھروں میں قتلِ عام کیا۔ ذرا اس حالت کا اندازہ کیجئے کلیجہ کانپنے گا۔ بدن تھرا آئے گا۔ اور دل کے ٹکڑے اڑیں گے کہ ماؤں کی آنکھوں کے سامنے اُن کے پیارے بچے سنگینوں کی نوکوں پر اُچھالے گئے۔ بیویوں نے اپنی آنکھوں سے شوہروں کی لاشیں دیکھیں۔ گھر خاک سیاہ ہوئے۔ اور وقت آگیا کہ روئے زمین پر اُن کی پناہ کے واسطے آسمان کے سوا کوئی سایہ نہ رہا۔ میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے جب میں خیال کرتی ہوں کہ اُن بے گناہ بہنوں کی جو عورت کی صورت میں اپنی زندگی بسر کر رہی تھیں، ظالموں نے عصمت دری کی! تم کو معلوم ہے۔ آج وہ غیرتمند بیویاں کہاں ہیں؟ انھوں نے اپنے چہرے پھر اِس قابل نہ سمجھے

Marfat.com

کہ وہ وطن اور عزیزوں کو دکھا سکتیں۔ دریا کی لہریں اُن باعصمت بیویوں کو آغوش میں لئے ہوئے ہیں

اس قیامت خیز ظلم پر جس سے زیادہ مردود کوئی انسانی فعل نہیں ہوسکتا۔ یورپ نے ہماری فریادوں پر کان نہ دھرا۔ زن دھاڑے ہم پر ستم ٹوٹے اور ہر قسم کا ستم۔ ہر قسم کا ظلم اور ہر قسم کا غضب جو کسی مذہب اور ملت میں آج تک جائز نہ تھا ہمارے واسطے جائز رکھا گیا۔ ہمارے مظالم کی آواز جو عرش کا کنگرہ ہلانے والی تھی "اتحادیوں" کے ایوان میں جس وقت پہنچی تو موسیو برانڈ اور لائڈ جارج نے زور سے قہقہہ لگایا۔ کیا ہم کو یہ سوال کرنے کا حق حاصل ہے کہ اگر یہی کیفیت فرانس برطانیہ پر گذرتی اور اس قسم کی فریادیں دوسروں کے کان میں پہنچیں اور ایسے قہقہے لگتے تو "اتحادی" اسے جائز سمجھتے۔ اور کہہ دیتے کہ لڑائی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہمارے کلیجے "اتحادیوں" نے بھون دیئے اور ہمارے ساتھ جو سلوک خود کیا اور دوسروں کو ترغیب دی کہ کریں وہ اس دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اور نہ اُمید ہے کہ اس کا مثل ہو مگر میری معزز بہنوں! میں یہ سوال کرتی ہوں کہ ایسا کیوں ہوا؟ آپ کے پاس اس کا جواب سوا اس کے کچھ نہیں کہ یہ صرف اس لئے ہوا، ہوا اور ہونا چاہئے تھا۔ ہوا جائز ہوا۔ دُرست ہوا کہ ہم نے اپنے پاک مذہب کے احکام کو پسِ پُشت ڈال دیا۔ ہماری گود سے وہ بچے پیدا ہوئے جو اسلام کے بدنام کرنے والے تھے۔ ہم نے، اُن بچوں کی ماں بہنوں نے، ملک سے غداری کی اور چند سکوں کے لالچ میں ملت فروش ہوگئے۔ یہ غلط نہیں ہے۔ دُور نہ جاؤ اس وقت بھی داماد فرید پاشا کی واردات میرے دعویٰ کی

Marfat.com

کافی شہادت ہوگی۔ خدارا ذرا اپنی نظریں بلند کرو۔ تم کیا ہو، تم نے دنیا میں کیا کیا کام کئے اور آج تاریخ تمہارے ناموں کو کس طرح مخاطب کر رہی ہے۔ میری محترم بہنوں تم خولہ ہو۔ تم فاطمہ ہو تم عائشہ ہو۔ تم وہ ہو جو کام مرد نہ کر سکتے تھے تم نے کئے۔ جہاں مردوں کے پَر جلے وہاں تم پہنچیں اور جن میدانوں میں دشمن کے تیر و تفنگ کی بارش ہو رہی تھی وہاں تم نے اپنے سینے سپر کئے۔

تم نے یورپ کا اثر جو زہر کی طرح سرایت کرتا ہے قبول کیا۔ تمہارے ہوٹل، تمہارے قہوہ خانے شراب کی بوتلوں سے معمور ہوئے اور تمہاری نازک اندام بچیاں جو اپنی عصمت پر قربان ہونے والیاں تھیں علی الاعلان اور کھلے خزانے غیر مردوں کے ساتھ گفتگو اور تفریح کو فخر سمجھنے لگیں!

میرا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وہ مساجد جن میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہتی تھی۔ جہاں مؤذن کی صدائے اللہ اکبر کشش مقناطیسی کا اثر رکھتی تھی، تمہاری آنکھوں کے سامنے ویران ہوئیں۔ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تمہارے بچے عین اُس وقت جب خدا کے گھروں سے صدائے توحید بلند ہوئی شراب اور جوئے میں مصروف ہوئے۔ مگر تمہارے کان پر جوں نہ چلی!

بہنوں! جب تم نے دیکھ لیا کہ زنانہ مدارس جن پر تمہاری زندگیوں کا انحصار تھا جہاں سے ایک سے ایک بہتر اور برتر ہستیاں پیدا ہوتی تھیں تاراج ہو گئے۔ لیکن مجھے معاف کرنا اگر میں کہوں کہ تمہارے دل پر چوٹ نہ لگی!

میں اس سبب سے ناحق رکھتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میری سب بہنیں میری ہم نوا ہوں گی کہ یہ تمام مصیبت ہماری لا مذہبی نے دکھائی۔ وہ تعلیم نسواں جو اسلام کا جزو لاینفک تھی ہم سے غارت ہوئی اور جس قوم نے

میدانِ جنگ کی دیویاں پیدا کی تھیں جس کی عورتیں تلوار کی جھنکار اور کرچ کی چمک سے تھرّانے لگیں!

کبھی کبھی مسلمان کو بہ حیثیت مسلمان کے اس واقعہ سے انکار ہو سکتا ہے کہ اس کی لڑائیوں میں عورتوں نے مردوں کے برابر حصہ لیا۔ وہ میدانِ جنگ میں مقابلہ کے واسطے آئیں۔ انہوں نے ضرار جیسے بہادر کو چشم زدن میں ٹھیک بنا دیا۔ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زخم کی مرہم پٹی کیا میدانِ جنگ میں جناب سیدہ نے نہیں کی؟ کیا قادسیہ کے خونریز معرکوں میں عورتوں نے کام نہیں کیا؟ کیا مسلم عورتوں نے میدانِ جنگ میں مردوں کے دل اپنی تقریروں سے نہیں بڑھائے؟ یہ ایسے واقعات ہیں جن کا بطلان ناممکن ہے۔ مگر آج مجھ کو یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے اور اگر غیر مسلم دنیا مجھ کو جھوٹا سمجھے تو حق بجانب ہے۔ یہ آسمان و زمین کا فرق کسی قوم میں کبھی نہیں ہوا۔ مسلم خاتونوں کی حالت میں جو تغیر ہوا ہے۔ یہ ایک اچنبھا ہے کجا وہ کیفیت کہ عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کریں یا یہ حالت کہ میدانِ جنگ تو در کنار علمی مجالس میں ان کا پتہ نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی گود سے ایسے بچے پیدا ہوئے، جو فخرِ قوم ہونے کے بجائے ننگِ قوم ہوئے۔

میری معزز بہنوں! تم کو معلوم ہے یہ اسلام کے واسطے کیسا نازک وقت ہے چاروں طرف سے دشمن نے تم کو نرغہ میں لے لیا۔ ایک نہیں ہر طاقت ہماری دشمن ہے اور کوشش کر رہی ہے کہ ہم صفحۂ دنیا سے نیست و نابود ہو جائیں۔ یہ وہ وقت ہے کہ ہر مسلمان ہر وہ شخص جو کلمۂ توحید کا معترف ہے جان و مال سے دشمن کے مقابلہ کو اُٹھے اور دنیا کو دکھا اور بتا دے کہ اسلام کیا چیز ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ اور اب پھر کہتی ہوں کہ ہم میں جب تک مذہب کی

حقیقی روح نہ ہوگی۔ ہم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ذرا میری معزز بہنوں اس وقت کی نزاکت پر نظر ڈالو اور غور کرو کہ یہ کیسا وقت ہے اسلام کے واسطے پاؤں تلے کی چیونٹی بھی دشمن ہے۔ مگر ترکوں نے اپنا فرض پورا کیا انہوں نے ملت پر اپنی جانیں اور مال قربان کر دیئے اور انگورہ کو دشمن کے ناپاک قدموں سے بچایا۔ بروصہ اور سقاریہ پر جو ہمت و شجاعت دکھائی اسی کا نتیجہ ہے کہ آج یورپ ترکوں کا لوہا مان گیا۔ مگر ہم بھی تو اسی رسول عربی کے کلمہ گو ہیں۔ جس پر آج ہمارے مرد نثار ہو رہے ہیں۔ اور یہ ہمارے جاں نثار مردوں ہی کا طفیل ہے کہ ہم عزت آبرو سے اپنے ملک میں بیٹھے اس وقت حکومت کر رہے ہیں۔ بہنوں مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ ہمارے مرد ہمارے واسطے کیا کیا کر رہے ہیں۔ وہ ہمارے واسطے فکر معاش کریں کھیتی باڑی کریں۔ زمین جوتیں ہل چلائیں۔ ملازمت کریں تجارت کریں اور جب فکر معاش سے فارغ ہوں تو دریا سے۔ کنوئیں سے تالاب سے پانی کی مشکیں ہمارے اور ہمارے بچوں کے واسطے کندھوں پر ڈھو ڈھو کر لائیں۔ میلے کپڑوں کو دریا پر لے جا کر دھوئیں اور پھر ان سب کاموں کو کرنے کے بعد ملک کا انتظام کریں کہ امن امان قائم رہے اور ان تمام مصیبتوں سے فراغت پا کر دشمن کا مقابلہ کریں اور ہم ان تمام کاموں کے مقابلہ میں جب ہمارے سامنے جنس آگئی تو اٹھ کر تھوڑا سا کھانا پکا دیا۔ کیا اس محنت و مشقت کے مقابلہ میں جو مردوں نے انجام دی ہمارا یہ کام کوئی وقعت رکھتا ہے؟ مجھے اب یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ ترکوں کی اس پستی کی وجہ عورتیں اور صرف عورتیں ہیں۔ محترم بہنوں کیا آپ کو معلوم ہے "جنگ یورپ" میں عیسائی عورتوں نے کیا کیا؟ انہوں نے مردوں سے کم خدمات انجام نہیں دیں۔ مرد میدان جنگ میں گئے تو سامان

حرب عورتوں نے تیار کیا۔ ذرا فریب کے کارخانہ پر نظر ڈالو۔ اس وقت جب جنگ یورپ ہو رہی تھی تمام عورتیں ہی عورتیں بھری تھیں۔ جنگی ہسپتالوں میں مرد نہ تھے، صرف عورتیں اپنے زخموں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ دفتروں میں تار کے محکموں میں غرض اُنھوں نے پوری طاقت سے مردوں کا ہاتھ بٹایا۔ اور اس لڑائی میں مرد اور عورت دونوں دشمن کے مقابلہ پر رہے تھے۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ بالآخر" اتحادیوں کو فتح ہوئی۔ لیکن ترک آج تنہا ہے۔ عورت بیکار ہو گئی۔ وہ صرف اس واسطے ہے کہ پکی پکائی اُس کے سامنے آجائے۔ اور وہ کھائے اور دن بھر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہے۔ سوتی رہے یا سوچتی رہے۔ غرض ایک قوم اس طرح نصف بیکار ہو گئی۔ قوم مراد ہے مرد اور عورت سے اگر کسی جگہ کی آبادی دس ہزار ہے تو اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ دس ہزار مرد ہیں۔ ان میں پانچ ہزار عورتیں بھی ہیں۔ مگر جب عورت بیکار رہ گئی تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ آبادی کا صرف نصف حصہ کام کا ہے یعنی پانچ ہزار کام کے اور پانچ ہزار بیکار ہیں۔ جہاں اور ممالک کی بابت جانتی ہوں۔ وہاں مجھے ہندوستان کی بابت بھی معلوم ہے اور وہاں حقیقت یہ ہے کہ مردوں نے عورتوں کو بالکل بے کار کر دیا۔ اور نہایت لغو تاویلیں گھڑ کر پردۂ شرعی اتنا سخت کر دیا کہ وہ گھر کی چار دیواری کے سوا اور کسی جگہ جانے آنے سے بھی محروم کر دی گئی ہیں۔ مگر میں سوال کرتی ہوں اور کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ مجھے حق ہے کہ کیا پردۂ شرعی قرون اولیٰ میں نہ تھا کیا یہ پردۂ شرعی رسول اللہ کے بعد نازل ہوا اور اگر نہیں تو اُس وقت پردہ کی کیا کیفیت تھی۔

کیوں محترم بہنوں! کیسی خوش نصیب ہیں وہ قومیں جن میں مرد اور عورت دونوں مل کر اِس دُنیا کی ہر آفت کو دُور کرنے میں مصروف ہیں کیسی خوش نصیب

Marfat.com

ہوں گی وہ بہنیں جو دشمن کے مقابلہ میں برسرپیکار ہوں گی۔ اور مردوں کا ہاتھ بٹا رہی ہوں گی۔ آپ سوچتی ہوں گی کہ ہم مردوں کو کیا مدد دیں۔ آپ ہر قسم کی مدد دے سکتی ہیں۔ آپ اُن کے بوجھ ڈھو سکتی ہیں آپ ان کے واسطے ہسپتال بنا سکتی ہیں۔ آپ اُن کے واسطے سب کچھ کر سکتی ہیں بشرطیکہ کرنا چاہیں۔

میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ جنگ یورپ کے زمانہ میں عیسائی عورتوں نے بلا کسی معاوضہ بلا اُجرت کے اپنے اُن مردوں کے واسطے جو میدانِ جنگ میں کام کر رہے تھے اپنی نیند حرام کر دی۔ ساری ساری رات کام کیا۔ اور صرف چائے کی ایک پیالی پر صبح کر دی۔ کیا وہ بھی ہماری ہی طرح نازک اندام نہیں ہیں۔ میں دعوے سے کہتی ہوں کہ ترک عورت یقیناً انگریزی اور فرانسیسی عورت سے طاقتور ہے۔ کیا یہ ہمارے واسطے شرم کی جگہ نہیں کہ کمزور عورتیں اپنے مردوں کا اسی طرح ہاتھ بٹائیں اور طاقتور عورتیں عیش و آرام میں ایسی مصروف ہوں کہ اُن کے گھروں پر دشمنوں کا قبضہ ہو جائے اور وہ سوائے رونے پیٹنے کے اور کچھ نہ کر سکیں۔

میری محترم بہنوں! کمر ہمت باندھو۔ وطن اور مذہب پر قربان ہو جاؤ اور اُن بہادر مردوں کی خدمت اپنا فرض سمجھو جو اس وقت اپنی جانیں تمہاری عصمت پر قربان کر رہے ہیں۔"

(۲۰)

سقاریہ سے بالکل متصل ہی ایک ایسے مقام پر جہاں دریا کی لہریں اپنی ہستی دکھا دکھا کر آناً فاناً فنا ہو رہی تھیں۔ صبح صادق کا سہانا وقت تھا اور ہوا کے فراٹوں اور دریا کی روانی کے ہر سمت سناٹا چھایا ہوا تھا غازی مصطفےٰ کمال نے نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد چہار طرف نظر ڈالی اور اس خیال سے کہ آج یہ تمام سرزمین دشمن کے

قبضہ سے پاک ہے معبود حقیقی کا شکریہ ادا کیا۔ اور آگے بڑھا۔ ہوا ٹھنڈی تھی اور جھونکے فرحت بخش۔ غازی کمال اسی طرح خراماں خراماں چلا جا رہا تھا کہ اس نے سامنے سے ایک آدمی آتا ہوا دیکھا یہ آدمی جوں جوں قریب آتا جاتا تھا غازی اعظم کی حیرت بڑھتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ یہ شخص قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ مرد نہیں عورت ہے اور عورت بھی معمولی نہیں کون کونسٹ قسطنطین کی بھتیجی۔ ابھی غازی اعظم نے کچھ نہ کہا تھا کہ شہزادی سامنے آ کر قدمبوس ہوئی غازی کمال نے اس کا سر قدموں سے اٹھا کر کہا:۔

شہزادی میں ان مہربانیوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔"

شہزادی۔ "میں تو کوئی مہربانی نہیں کر رہی۔"

غازی۔ "میں اس رات کو بھی حیران رہا۔"

شہزادی۔ "حیرانی کی کیا بات ہے؟"

غازی۔ "اس لیے کہ اس وقت بھی شکریہ ادا کرنے سے مجبور تھا۔"

شہزادی۔ "شکریہ کی ضرورت نہ تھی۔"

غازی۔ "آپ جو کرم ہم پر کر رہی ہیں وہ شکریہ کا مستحق نہیں ہے؟"

شہزادی۔ "میں کچھ نہیں کر رہی۔"

غازی۔ "پھر یہ کیا ہے؟"

شہزادی۔ "جس کے آپ مستحق ہیں۔"

غازی۔ "میں کیا دنیا کی کوئی ہستی میرے عقیدہ میں اس کی مستحق نہیں۔"

شہزادی۔ "کیوں؟"

غازی۔ "اس لیے کہ سجدہ کا مستحق صرف خدا ہے۔"

شہزادی۔ "میں سجدہ نہیں کر رہی۔"

Marfat.com

غازی:- "قدمبوسی بھی ایک قسم کا سجدہ ہے۔"

شہزادی:- "میری نیت یہ نہ تھی۔"

غازی:- "بس تو آپ بے گناہ ہیں۔"

شہزادی:- "میں آپ کی خدمت کا اعتراف کر رہی ہوں۔"

غازی:- "میں پھر حیرت میں ہوں۔"

شہزادی:- "کیوں؟"

غازی:- "میری کوشش آپ کے خلاف ہے!"

شہزادی:- "میں نہیں سمجھی۔"

غازی:- "میں مسلمان ہوں۔"

شہزادی:- "اور میں؟"

غازی:- "آپ عیسائی ہیں۔"

شہزادی:- "آپ مجھ کو انسان سمجھتے ہیں؟"

غازی:- "ضرور۔"

شہزادی:- "اور آپ خود؟"

غازی:- "خود بھی انسان ہوں۔"

شہزادی:- "بس انسانیت شرف ہے۔ مذہب نہ سہی۔"

غازی:- "میں اب تک نہ سمجھ سکا کہ آپ کو مجھ سے کیا اور کیوں ہمدردی ہے؟"

شہزادی:- "میں آپ کے کمال کی معترف ہوں۔"

غازی:- "آپ کی خواہش کیا ہے؟"

شہزادی:- "آپ کی کنیز بنوں۔"

غازی:- "مجھے پھر کہنا پڑا کہ میں مسلمان ہوں۔"

Marfat.com

شہزادی: "مسلمان کوئی اور نہیں ہو سکتا؟"

غازی: "ہر شخص ہو سکتا ہے۔"

شہزادی: "پھر مجھے بھی مسلمان سمجھئے۔"

غازی: "آپ کے اسلام قبول کرنے کی وجہ؟"

شہزادی: "مصطفےٰ کمال"

غازی: "میں متحیر ہوں۔"

شہزادی: "میں مسیحی ہوں۔"

غازی: "میری حیرت رفع نہیں ہوئی۔"

شہزادی: "میرا ہر لفظ صحیح ہے۔"

غازی: "وجہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

شہزادی: "غور کیجئے۔"

غازی: "آپ ہی طے کر دیجئے۔"

شہزادی: "نہیں بس رخصت۔ سلام۔"

غازی: "فی امان اللہ۔"

(۱۲)

تھیوڈوکس: "تھریس اور سمرنا کی اگرچپہ چپہ بھر زمین بھی ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تو ہماری زندگی دنیا میں بیکار ہے۔ ہم کو پھر اپنی قوم اپنے بادشاہ، اپنے ہم چشموں کو نہیں یورپ کو منھ دکھانے کی جگہ نہیں۔" اتحادیوں نے ہم کو منھ مانگی مدد دی ہے۔ اور اب بھی جس قدر مدد کی ضرورت ہے وہ دینے سے باہر نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ترکوں کا سامانِ حرب۔ اُن کی فوج ہم سے زیادہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہمارے برابر بھی نہیں۔ ہم اُن مقامات پر قابض ہیں۔ اب ہمارا یہاں سے نکلنا اور اس زمین کو چھوڑنا

Marfat.com

کیا معنی کھلی ہوئی بات ہے کہ ہم ترکوں کے حملہ کی تاب نہیں لاسکے! اس سے زیادہ شرم کی بات ہمارے واسطے اور کیا ہوگی۔ کیا تم لوگ سمجھتے ہو کہ پھر بھی ہمارے مُنھ اس قابل ہیں کہ ہم کسی کو دکھاسکیں۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں

منگلوس: ہمارا کام صرف کوشش کرنا ہے۔ فتح شکست واقعات پر منحصر ہے انگورہ میں بھی ہماری فوج نے اپنی شجاعت میں کمی نہیں کی۔ مگر اس کا کیا علاج کہ ترک ٹڈیوں کی طرح زمین سے اُمنڈتے چلے آرہے تھے اور وہ چشم زدن میں سر پر آپہنچے۔ اگر لڑائی لڑائی کی طرح ہوتی تو کون کہہ سکتا ہے کہ نقشہ جنگ میں کوئی خامی تھی۔ مگر جب وہ نقشہ وغیرہ کی خاک پرواہ نہ کریں اور بے جگر ہوکر سر پر ہی آدھمکیں تو انسان کیا کرسکتا ہے؟"

تھیوڈوکس: کیسی کمزور بات کہتے ہو۔ جو انسان وہ ہیں۔ وہ تم ہو۔ تم ٹڈیوں کی طرح کیوں نہ نکلے۔ اور جس طرح وہ تمہارے سر پر آپہنچے۔ تم نے نقشہ کو خاک میں ملاکر یہ کوشش کیوں نہ کی کہ تم اُن کے سر پر پہنچتے؟ اور جس طرح وہ جانیں قربان کرتے ہوئے بے جگر ہوکر لڑ رہے تھے تم بے جگر ہوکر کیوں نہ لڑتے؟"

منگلوس: "مجھے تو آج بھی اندیشہ ہے۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ترکوں کا کچھ ایسا رُعب ہماری فوج پر چھایا ہے کہ اُن کی ہمتیں ختم ہوگئیں۔"

تھیوڈوکس: "افسوس منگلوس! یہ فقرے کس مُنھ سے نکل رہے ہیں؟ منگلوس کے! اور کس وقت نکل رہے ہیں؟ میدانِ جنگ میں! کب؟ جب دشمن سر پر آموجود ہوا! دریا میں ڈوب مرو!"

منگلوس: "اس بے حسیتی میں میں تنہا نہیں ہوں۔ فوج آپ کے سامنے ہے۔ خود کمان کیجیے۔ اور دیکھیے ترک بلائے بے درمان ہیں۔"

تھیوڈوکس: "منگلوس! تم کو کیا ہوگیا؟ تم میرے سامنے ایسی باتیں کرتے ہو۔ شرماؤ کیا کہہ رہے ہو! سوچو کس سے گفتگو کررہے ہو؟ جس دشمن نے تمہاری عزت د

Marfat.com

آبرو برباد کردی۔ جس قوم نے تمہاری اس دنیا میں ناک کاٹ دی تم کہتے ہو بلائے بے درمان ہیں۔ ترک خرگوش سے زیادہ ڈرپوک ہیں۔ وہ فنِ جنگ سے قطعی ناآشنا ہیں۔ صرف لٹیرے ہیں۔ ڈاکو ہیں۔ میں نے اُن کو ہر معرکے میں شکست دی اور ان کی شجاعت سے خوب اچھی طرح واقف ہوں۔ وہ صرف کمزور پر شیر ہیں۔ مگر شیر کے سامنے بکری سے زیادہ نہیں۔"

منگلوس:۔ "میں اس رائے سے اتفاق کرتا اور بصد ادب عرض کرتا ہوں کہ اس رائے کا تجربہ بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ میں تسلیم کرلیتا ہوں کہ ترک خرگوش ہیں مجھے اتفاق ہے کہ ترک بکری ہیں لیکن میرے اتفاق اور آپ کی رائے سے کیا ہوتا ہے۔ حقیقت حقیقت ہی ہے۔ میں عرض کر چکا ہوں اور پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ ایک جری جرنل کی حیثیت سے میدان میں آئے ہیں۔ فوج آپ کے پاس موجود ہے سامانِ حرب کافی سے زیادہ ہے۔ مجھے بھی آپ کی رائے کا تجربہ ہو جائے گا۔"

تھیوڈوکس:۔ "تم کیسی گفتگو کر رہے ہو۔"

منگلوس:۔ "کیا غلطی ہوئی؟"

تھیوڈوکس:۔ "یہ تجربہ کا وقت ہے؟"

منگلوس:۔ "پھر کاہے کا وقت ہے؟"

تھیوڈوکس:۔ "لڑائی کا۔"

منگلوس:۔ "لڑائی کا نتیجہ معلوم۔"

تھیوڈوکس:۔ "کیا؟"

منگلوس:۔ "ہماری شکست۔"

(۲۲)

برطانیہ اب تک تو یہی رنج اور صدمہ تھا کہ یونان نے میدان جنگ میں بھیراد

بکریوں کی طرح ہزیمت اُٹھائی اور جس قدر توقعات ان سے تھیں سب پر پانی پھر گیا۔ فوج ضائع ہوئی روپیہ برباد ہوا۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ گو ہم زبان سے نہ کہیں اور لاکھ چھپائیں مگر اصلیت کب تک اور کہاں چھپ سکتی ہے۔ دُنیا اچھی طرح جانتی ہے کہ اس وقت ترکوں کے مقابلہ میں یونان نہیں "اتحادی" ہیں۔ جن کی پوری کمک اور ہر مرد اُن کے ساتھ ہے ایسی حالت میں یہ شکست یونان کی نہیں "اتحادیوں" کی ہے۔ اِس کا جو کچھ ملال ہم کو ہے ہمارے ہی دِل جانتے ہیں لیکن ابھی سمرنا اور تھریس باقی ہیں۔ ممکن ہے اس بدنامی کی تلافی ہو جائے کیونکہ جنرل تھیوڈوکس وہاں موجود ہے۔ اور اُس کی ذات سے بہت کچھ اُمید ہے۔ مگر خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا۔ اور جو ہونا ہوگا وہ ہو جائے گا۔ مگر شہزادی کون کولسٹ کی بابت کیا خبر گرم ہے؟"

فرانس: "یہ واقعہ ہے کہ یونان کی ہزیمت نے یورپ کے اس سرے سے لے کر اُس سرے تک افسردگی پیدا کر دی۔ کہ ہر متنفس بجائے خود نہ صرف متأثر ہے بلکہ سخت پریشان اور حد سے زیادہ رنجیدہ ہے۔ کسی کو شبہ بھی نہ تھا کہ یونان اِس بُری طرح دُم دبا کر پیچھے بھاگے گا اور یہ چند بھیڑیے جو اس وقت "کمالیوں" کے نام سے مشہور ہیں فتح پائیں گے۔ مجھے آپ کی رائے سے پُورا اتفاق ہے۔ کہ شکست یونان کی نہیں "اتحادیوں" کی ہے۔ اور میں خود متحیر ہوں کہ کمبخت یونانیوں پر ایسی کیا بجلی گری کہ باوجود ایسے عظیم الشان لشکر اور اس قدر سامانِ حرب کے ٹوک دُم پیچھے ہٹتے رہے آپ کے کہنے کے موافق ابھی سمرنا اور تھریس کے نتائج ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو۔ جو یہ کلنگ کا ٹیکہ مٹے اور یورپ کے زخمی دلوں پر مرہم رکھ دی جائے۔ مگر شہزادی کون کولسٹ کی بابت جو سُنا گیا ہے اگر یہ درست ہے تو ہم سب کی آبرو برباد ہو جائے گی۔ اور ہم اِس قابل نہ رہیں گے کہ دُنیا میں زندہ رہ سکیں۔"

Marfat.com

اٹلی:- جو بات اس وقت تک زبان پر نہ آئی وہ آج آتی ہے۔ اور مجھے اس کے زبان سے نکالنے میں سخت افسوس اور قلق ہے کہ جس وقت ہمارا قاصد شہزادی کون کونسٹ کے دربار سے واپس آیا اور شہزادے کی حالت ردی ہوئی۔ تو ہمارا دوسرا قاصد شاہ قسطنطین کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعات بیان کرنے کے بعد انتہائی التجاؤں سے کام لیا۔ مگر جب ہم کو یقین کامل ہو گیا کہ یونان نے ہماری درخواست کو نہایت بے وقعتی سے پھینک دیا تو ہمارا مصمّم قصد ہو گیا تھا کہ یونان پر حملہ کریں اور جب تک ہماری فوج شہزادی کون کونسٹ کے قصرِ عالی کی اینٹ سے اینٹ نہ بجا دے ہم دم نہ لیں۔ مگر ہماری خاموشی کی وجہ اور صبر کا سبب صرف فرانس اور برطانیہ تھے۔ کیونکہ ہم کو یقین تھا کہ دونوں طاقتیں اس معاملہ میں ہمارے برخلاف ہوں گی۔ ہم نے اپنے سینے پر صبر کا پتّھر رکھا اور خاموش ہو گئے۔ یونان کی شکست اس میں شک نہیں تمام یورپ کے واسطے مرجانے کا مقام ہے۔ مگر آپ بُرا مانیں یا بھلا ہمارا دل یونان کی طرف سے ایسا پکّا ہوا ہے کہ ہم یونان کی شکست پر جہاں متأسف و رنجیدہ ہیں۔ وہاں ایک قسم کی خوشی بھی ہے اور ہم سمجھ رہے ہیں کہ یونان اس سزا کا مستوجب تھا۔ واقعات نے جو صورت اختیار کی ہے اُس سے اٹلی کو پورا یقین ہو گیا ہے۔ اور کوئی ضرورت نہیں کہ میں آپ دونوں کی طرح اسے چھپا کر رکھوں شہزادی **کون کونسٹ کا کمال** پر عاشق ہونا پایہ ثبوت کو پہنچ گیا اور تمام حالات ثابت کر رہے ہیں کہ وہ اپنے حسن کے زعم میں یورپ کو دھتکار چکی اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی سُنا ہے کہ اُس نے یہ ستم کیا کہ تثلیث کے جانی دشمن ایک ایسے مسلمان پر عاشق ہوئی جو ہمارے خون کا پیاسا ہے مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ ہوائی جہاز میں انگورہ پہنچی اور اُس نے وہیں نہیں سقاریہ میں بھی مکار کمال سے اظہارِ محبت کیا۔ ہم صرف سمرنا کا فیصلہ دیکھ رہے ہیں۔ یونان اس میں کامیاب ہو یا ناکام، سمرنا کے بعد اگر

کون کونسٹ نے اٹلی کے سوال کا معقول جواب نہ دیا۔ دیا کیا معنی اگر شہزادہ کونسٹ
نہ کیا اور کمال کے ساتھ عشق و محبت میں مصروف ہوئی تو ہمارا پہلا کام یہ ہوگا کہ
ہم یونان کو تباہ کردیں۔ اگر ہمارا یہ فیصلہ غلط ہے تو قسطنطین کا فرض ہے کہ وہ
شہزادی کو ہمارے سپرد کردے۔"

روس:- "اِن باتوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خود "اتحادیوں" میں لڑائی شروع ہوگی
اور جس وقت ہم کمزور ہوئے تو ظاہر ہے کہ دشمن ہماری کمزوری سے پورا فائدہ اٹھائے
اور آج جو اندیشہ ہم کو تھرس اور سمرنا سے ہے کل لندن اور پیرس سے ہوگا۔ اگر
کون کونسٹ آبائے اجداد کی عزت و آبرو کو اس طرح برباد کرتی ہے اور اپنے جلیل القدر
شہزادوں کو چھوڑ کر اُن ڈاکوؤں کو پسند کرتی ہے۔ تو اس کو فوراً بائیکاٹ کردینا بہتر ہے
اس کو ایتھنز سے شہر بدر کیا جائے۔ اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ وہ پھر یورپ میں نہ
ٹھہر سکے۔ لیکن اس کے اس فعل سے اس نتیجہ پر پہنچنا دانشمندی نہیں۔ اٹلی جس قدر
کوشش شہزادی کے حاصل کرنے کی کرے گا اُس سے زیادہ فرانس اور برطانیہ کرسکتے
اگر اٹلی کو اس میں کامیابی ہوئی اور اس طرح اُس نے ملکہ کو اپنے قبضہ میں کیا تو یہ دوسروں
کے واسطے ایک مثال ہوگی اور بہت ممکن ہے کہ برطانیہ اور فرانس بھی یہی تدبیریں
اختیار کریں۔ جب ہم خود آزادی کے مدعی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ایک عورت کو اُس
کی مرضی کے خلاف اپنی طاقت سے اپنے قبضہ میں کرلیں۔ کون کونسٹ کو اُس کے
حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔"

برطانیہ:- "آپ نے جو کچھ کہا وہ بہت درست ہے۔ لیکن آزادی کے مدعی ہونے
کا نتیجہ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اِس کے واسطے اپنے تمام حقوق اور فائدے بالائے طاق
رکھ دیں۔"

اٹلی:- "ہمارے معزز دوست کا خیال بہت کچھ اصلیت سے دُور۔ تعجب ہوتا ہے کہ

یورپ کی ایک طاقت یہ گوارا کر رہی ہے۔ اور ایسی طاقت جس کی رگوں میں تثلیث کا خون دوڑ رہا ہے کہ ایک عیسائی مذہب کی پیرو ایک مسلمان کی ملکیت ہو جائے یہ تو ظاہر ہے کہ کون کونسٹ تثلیث کو غلط سمجھ کر خداوند کے سایہ سے جدا ہو گی۔ اور توحید کے قبضہ میں پھنس کر حقیقی مذہب کو آگ لگائے گی۔ اگر ہم اس وقت ایسے سنگین جرم پر خاموش رہتے ہیں اور کون کونسٹ کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں تو خود ہماری سلطنتوں میں مسلمان ایسے جراثیم پیدا کر دیں گے۔ اور اگر یہ روش شروع ہو گئی تو اس کا روکنا مشکل ہو گا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ابھی سے اس کا انسداد کریں۔ اور ایسی سخت سزائیں دیں کہ آیندہ اس سرزمین پر ایسا واقعہ واقع نہ ہو"۔

فرانس:۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہو گا۔ وہ ظاہر ہے۔ بالفرض "اتحادی" اس میں کامیاب ہو گئے۔ تو میں اس بدنامی کو جو اس کے بعد حاصل ہو گی چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ سوال ضروری ہے کہ پھر کون کونسٹ کس کی ملکیت ہو گی؟"۔

اٹلی۔ اس تجویز کا محرک اٹلی ہے۔ اسی کا حق سب سے زیادہ ہے"۔

برطانیہ:۔ یہ تو نادرست ہو گا اگر اس کوشش میں اتحادی متفقہ طاقت یا متفقہ رائے سے شریک ہو کر کامیاب ہوئے تو سب کے حقوق مساوی ہوں گے کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہو گی"۔

روس۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ اور آگے چل کر ہو گا۔ کون کونسٹ۔ ایک ایسے فساد کا باعث ہو گی جو تمام یورپ کو تہ و بالا کر دے گا۔ میں خود شہزادی کا متمنی آپ دونوں سے زیادہ ہوں۔ اس لئے کہ شہزادہ روس کی زندگی کی اب کوئی امید نہیں۔ مگر میں جو کچھ فیصلہ کر رہا ہوں وہ دور اندیشی پر مبنی ہے۔ اور میری رائے میں اس وقت بہترین رائے یہ ہو گی کہ شہزادی کو اس کی خوشی پر چھوڑ دینا چاہیئے"۔

Marfat.com

(۴۳)

شہزادی:- "غازی اعظم! یہ ایک حقیر تحفہ ہے۔"

غازی:- "شہزادی! یہ بے مثل تلوار ہے جو آپ مجھ کو عنایت کر رہی ہیں۔"

شہزادی:- "اس کی تہ میں کچھ اور بھی ہے۔"

غازی:- "وہ کیا؟"

شہزادی:- "آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔"

غازی:- "آپ کی عنایت۔"

شہزادی:- "عنایت سے آگے بڑھیے۔"

غازی:- "کرم؟"

شہزادی:- "اس کوچہ کو چھوڑ دیجیے۔"

غازی:- "پھر کدھر آؤں۔"

شہزادی:- "حقیقت کی طرف۔"

غازی:- "تو کیا بتاؤں۔"

شہزادی:- "اس کی تہ میں کیا ہے؟"

غازی:- "محبت۔"

شہزادی:- "بیشک۔ بیشک۔ بیشک۔"

غازی:- "کرم۔ احسان۔ شکریہ۔"

شہزادی:- "یہ پیام فتح ہے۔"

غازی:- "خدا وہ دن جلد لائے۔"

شہزادی:- "آگیا۔"

غازی:- "الحمد للہ۔"

Marfat.com

(۳۴)

مصطفےٰ کمال :- میرے عزیز دوستو! یہ وہ وقت ہے کہ اس سے زیادہ نازک وقت تم نے عمر گذشتہ میں نہ دیکھا ہوگا تمہارے برخلاف تمام عیسائی دنیا تیار اور کوشاں ہے کہ اس سرزمین سے تم کو محروم کردے۔ جو تمہارا موروثی حق ہے۔ یہ لڑائی وہ لڑائی ہے جو حق و باطل کا فیصلہ کرے گی۔ سچ جھوٹ کی قلعی کھولے گی اور کذب و حقیقت کا تصفیہ کرے گی۔ دشمن پوری طاقت سے تمہارے مقابلے کو آیا ہے۔ دو چار نہیں بیسیوں ہوائی جہاز تمہاری دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔ اور وہ مورچہ بندی کی گئی ہے جو کہ دو سیدزئی کی یاد دلا دے گی۔ تمہارا بھروسہ اس وقت سوائے خدائے برتر و برحق کے کسی اور پر نہیں۔ تم اُس چیز کو لینے کے کوشاں ہو جو تمہاری ہے اور وہ مانگ رہے ہو جہاں جہاں تمہاری نشانیاں موجود ہیں۔ یاد رکھو دُنیوی طاقت تمہارے ساتھ نہیں۔ مگر خدائی طاقت تمہارے ساتھ ہے۔ وہ مظلوموں کا سہارا ہے اور یہ اصول یاد رکھنا جس کا کوئی نہیں ہوتا ہے اُس کا وہ ہوتا ہے۔ مگر وہ کس وقت ہوتا ہے۔ جب تم خود اپنے ہو جاؤ۔ وہ اُس کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد کرتے ہیں۔ وہ اُن کو طاقت دیتا ہے جو اپنے میں طاقت پیدا کرتے ہیں اس وقت تمہاری شجاعت اور صداقت کا فیصلہ ہوگا اور جس بے جگری اور عالی ہمتی سے تم بروصہ اور سقاریہ میں آگے بڑھے ہو اُس کی آج بھی ضرورت ہے تم یقین کر لو یہ تمام شئوں شاں یہ ساری طمطراق۔ یہ سب کس بل صرف اُس وقت تک کا ہے جب تک تمہاری تلوار میان سے باہر نہیں آتی۔ جب تم بجلی کی طرح اُن پر گرے گر کونسی بجلی وہی بجلی وہی توحید کی بجلی۔ جو انگورہ اور بروصہ میں تھی اُس وقت یہ ایک دم بھی یہاں نہ ٹھیریں گے۔ اور یہ وہ مبارک وقت ہوگا کہ تم اُس سرزمین پر قابض ہو گے جو تم سے ہمیشہ کو چھوٹ گئی اور جو تمہارے داخلہ کی اس لئے منتظر ہے کہ تمہاری صورتوں کو ترس گئی۔

میرے محترم سردارو! میں خوش ہوں کہ تم پوری طرح آراستہ ہو یونانی اسی تیاری

Marfat.com

ہیں رہے کہ تم پر حملہ کریں۔ وہ صرف مدافعت کریں گے۔ اور جس وقت تم نے اُن کی مدافعت کا خاتمہ کر دیا۔ اُن کے پاس ہزیمت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اب تم خدائے برتر کا نام لے کر آگے بڑھو اور کلمۂ توحید پڑھتے ہوئے داخل ہو۔"

(۳۵)

ایک بہت ہی عجیب و غریب واقعہ جس نے جنگ سے زیادہ یورپ کو آج کل اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے ظہور میں آیا ہے۔ ہم کو اُمید ہے ہمارے ناظرین اس واقعہ میں نہ صرف اپنی عقل لڑا کر کسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ بلکہ اگر ممکن ہو اصلی راز پتہ لگانے کی کوشش کریں گے۔

شاہ قسطنطین کی بھتیجی شہزادی کون کولسٹ جو حُسن جمال میں اس وقت اپنی نظیر نہیں رکھتی اور جس نے طرابلس میں اٹلی سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ شہزادے سے شادی کرے گی اور خود شہزادے کو اس کامیابی پر نہ صرف مبارکباد دی تھی، بلکہ معاملہ طے کر دیا تھا۔ اب جبکہ شہزادہ کی حالت زیادہ خراب ہوئی اور وہ شہزادی کے فراق کی تاب نہ لا سکا تو اپنا قاصد تکمیلِ عہد کے واسطے شہزادی کی خدمت میں روانہ کیا۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیوں کر اتفاق سے شہزادہ انگلستان بھی کسی جگہ اور کسی وقت شہزادی سے دوچار ہوا اور اُس کے عشق کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے پیامِ شادی دے دیا کہا جاتا ہے کہ اس شادی کا جواب بھی وہی تھا جو اٹلی کے شہزادے کو دیا گیا۔

اٹلی کا قاصد ابھی پہنچنے نہ پایا تھا کہ شہزادی کسی موقعہ پر شہزادہ فرانس سے ملی اور اس کے حُسن کا تیر شہزادہ کے پار ہو گیا سُنتے ہیں کہ جب شہزادہ فرانس نے شادی کی درخواست کی تو وہ بھی منظور ہو گئی۔

اب کہ یورپ کی سلطنتوں کے یہ تینوں شہزادے شہزادی کے

Marfat.com

فراق میں تڑپ رہے ہیں شہزادی کو ین کونسٹ مصطفےٰ کمال پر فریفتہ ہوگئی۔ ہم کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ ۱۷ جولائی کو ہوائی جہاز کے ذریعہ سے انگورہ پہنچی اور رومالِ محبت مصطفےٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

واقعہ یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ معتبر آنکھوں نے سقاریہ پر ان دونوں کو نہ صرف باتیں کرتے ہوئے دیکھا بلکہ شہزادی مصطفےٰ کمال کے قدموں کو بوسہ دیتی ہوئی دکھائی دی۔ اس واقعہ نے فرانس۔ برطانیہ اور اٹلی کو سخت برا فروختہ کر رکھا ہے۔ چونکہ اٹلی کا مصمم قصد ہے کہ وہ اس کا بدلہ لے اور وہ یونان کو اس کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ اس لئے تیسری تاریخ کی دوپہر کو ایک خفیہ مجلس تینوں سلطنتوں کے وزراء کی اس معاملہ پر غور کرنے کے واسطے منعقد ہوئی باوجود فرانس کی انتہائی کوشش کے اٹلی اب تک اپنے خیال پر جما ہوا ہے۔ اور گو برطانیہ نے اٹلی کی کھلی تائید نہیں کی۔ مگر وہ فرانس کے اس خیال سے متفق نہ ہو سکا کہ کو ین کونسٹ اپنی مرضی کی مختار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شہزادی آج کل موسم گرما بسر کرنے کے واسطے سوئٹزرلینڈ گئی ہوئی ہے اور یونان کی سرکاری اطلاع سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے لیکن احتمال ہے کہ یہ خبر غلط ہو اور شہزادی انگورہ یا بروصہ گئی ہوئی ہو۔ اس لئے حکومت کی طرف سے ایک ہزار پونڈ کا انعام اس شخص کو دیا جائیگا جو اس کا پورا پتہ دے۔

اس کے ساتھ ہی یونان کو اچھی طرح معلوم ہوجانا چاہیئے کہ وہ اس حالت میں کہ تینوں طاقتوں کے پیام منظور ہو چکے ہیں۔ شہزادی کی ہر حرکت کا ذمہ دار ہے۔ اور اگر شہزادی یونان سے فرار ہو کر انگورہ چلی گئی یا مسلمانوں کے قبضہ میں پہنچی تو ہر سلطنت مجاز ہے کہ یونان کو اس کا مزہ چکھلائے

مسٹر ھیبورٹ جنہوں نے ۹۔ اگست کو آخری مرتبہ اس وقت شہزادی کو

Marfat.com

دیکھا ہے۔ جب بقول یونان کے وہ سوئٹزرلینڈ کی تیاری کر رہی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک مسلسل شہزادی کے پاس بیٹھا رہا اور اس تمام عرصہ میں گفتگو صرف شہزادی ہی کے مستقبل کے متعلق ہوئی۔ لیکن اس کی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ مصطفےٰ کمال کے عشق کا تیر اس کو گھائل کر چکا اور اس کو اس کے ذکر میں ایک خاص لطف آتا تھا جس وقت اس کی زبان سے کمال کا لفظ نکلتا تھا تو اس کا چہرہ چمک اٹھتا تھا۔

"اسٹینڈرڈ ہیرلڈ"

(۳۶)

نعیم بے:- "حالات آپ کے سامنے بھی ہیں۔"

ڈلیسون:- "تو یہ آفت کیا ہے؟"

نعیم بے:- "شہزادی کا مسلمان ہونا۔"

ڈلیسون:- "بالکل غلط"

نعیم بے:- "مگر مسلمانوں کو پورا یقین ہے۔ بالخصوص جب سے سٹینڈرڈ نے شائع کیا ہے۔"

ڈلیسون:- "سٹینڈرڈ جھوٹا ہے۔ مسلمانوں کو اتنا آپے سے باہر نہ ہونا چاہیئے۔"

نعیم بے:- "ان کی خوشی رکتی نظر نہیں آتی۔ وہ ...."

ڈلیسون:- "آپ کچھ کیجیے۔"

نعیم بے:- "میں کیا کر سکتا ہوں۔ اور اگر ......"

ڈلیسون:- "اور اگر کیا؟"

نعیم بے:- "کچھ نہیں۔"

ڈلیسون:- "کچھ نہیں کیوں۔ آپ منہ کھول کر بات کیجیے۔"

نعیم بے:- بات یہ ہے کہ ہم نے اپنے مذہب اپنے وطن اپنی قوم سے بگاڑ لی

Marfat.com

اور سب کو اپنا دشمن بنالیا کس لئے صرف اتحادیوں کے لئے۔ صلح نامہ پر دستخط ہونے آسان نہ تھے۔ مگر ہم نے صرف آپ کی خاطر سب کچھ منظور کرلیا۔ ہم کو "قوم فروش" "ملت فروش" "مذہب فروش" تک کے خطاب ملے۔ مگر اُن توقعات پر جو ہم کو آپ سے تھیں ہم نے سب کچھ منظور کیا۔ اور آپ کا کام کردیا یعنی صلح نامہ پر دستخط ہوگئے جن دستخطوں کے واسطے آپ اس قدر بے چین اور مضطرب تھے آج آپ خود اس پر نظر ثانی کررہے ہیں۔ اب فرمائیے ہمارا حشر کیا ہوگا۔ ہم جس طرف نکل جاتے ہیں ہم پر لعنت پڑتی ہے۔ کوئی عزیز ہم سے بات نہیں کرتا۔ کوئی دوست رشتہ دار ہم سے نہیں ملتا ہم جس راستے سے گذرتے ہیں ہم پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ ہم جدھر ہو کر جاتے ہیں ہماری طرف اُنگلیاں اُٹھتی ہیں۔ ہمارے قریبی عزیز ہم سے بگڑ گئے اور کوئی ہم سے بات نہیں کرتا۔ آپ جانتے ہیں یہ دُرگت ہماری کیوں ہوئی فقط آپ کی وجہ سے مگر آپ بھی ہمارے نہ ہوئے۔ صلح نامہ اب بیکار ہو گیا اُس پر دوبارہ غور ہو رہا ہے گویا ہم کو ذلیل کرنے کے واسطے مرتّب ہوا تھا۔ اور اُس کا مقصد صرف یہ تھا کہ ہم قوم کی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جائیں اور ہمارے یگانے بیگانے ہوں"۔

ڈلیسون:۔"آپ کو کیا توقع تھی؟"۔

نعیم بے:۔"آپ ہمیشہ ہمارے ممنون رہیں گے اور ہمارے نقصان کی تلافی کریں گے"۔

ڈلیسون:۔"ہم نے کیا نہیں کیا؟"۔

نعیم بے:۔"آپ کیا کررہے ہیں؟"۔

ڈلیسون:۔"آپ کو وطن مل رہا ہے"۔

نعیم بے:۔"ہم سے حکومت کا وعدہ تھا کہ ہم حکومت کا ایک فرد ہوں گے"۔

ڈلیسون:۔"کہاں؟"۔

نعیم بے:۔"قسطنطنیہ میں"۔

Marfat.com

ڈلیسون۔ "اگر ہماری حکومت ہوتی"۔

نعیم بے۔ "ہاں! اُس وقت اگر مگر نہ تھا"۔

ڈلیسون۔ "پھر کیا تھا؟"

نعیم بے۔ "قسطنطنیہ کی حکومت لینی تھی اور اسی وجہ سے ہم کو بُرا ہوا یا"۔

ڈلیسون۔ "یہ کوشش بھی ناکام ہوئی"۔

نعیم بے۔ "آپ کی کوشش ناکام ہوئی اور آپ اطمینان سے گھر چلے گئے۔ مگر ہمارا کیا ہوا۔ ہم انسان سے حیوان بن گئے ہم کو قسطنطنیہ میں ایک لمحہ ٹھیرنا دوبھر ہوگیا۔ ہر متنفس ہماری جان کا دشمن ہوا۔ کوئی ٹھکانا ہمارے بیٹھنے کے واسطے نہ رہا۔ عزیزوں کی شرکت سے ہم محروم ہوئے۔ اگر سچ پوچھئے تو محض اس دُنیا کی خاطر ہمارا دین بھی غارت ہوا"۔

ڈلیسون۔ "حکومت نے آپ سے جو وعدے کئے تھے وہ سب پورے ہوئے اب بھی ہم اس کے واسطے تیار ہیں کہ اگر آپ قسطنطنیہ میں رہنا چاہیں تو جو مقام آپ پسند کریں وہاں آپ کو پہنچا دیں۔ جو وظیفہ آپ کو مل رہا ہے وہ وہاں بھی ملے گا آپ اپنے بال بچوّں کو اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو اس وقت اتحادیوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ترک بہت زیادتی کر رہے ہیں"۔

نعیم بے۔ "جو ہمارے امکان میں ہے۔ اُس سے ہم نے پہلے بھی دریغ نہیں کیا اور اب بھی حتی الوسع دریغ نہ کریں گے مگر امر حقیقی یہ ہے کہ تُرکوں پر اب ہمارا اثر بالکل نہ رہا۔ اور تُرک ہم کو "اتحادیوں کا آدمی" سمجھ رہے ہیں"۔

ڈلیسون۔ "آپ کو واقعہ کا علم ہے؟"

نعیم بے۔ "ہاں میں سُن چکا ہوں۔ مگر آپ فرمایئے کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا؟"

ڈلیسون۔ "باضابطہ رپورٹ آپ نے دیکھی؟"

Marfat.com

نعیم بے:- "نہیں صرف سن رہا ہوں"۔

ڈلیسون:- "دیکھئے! حقیقت یہ ہے"۔

صوبہ دار امر سنگھ نے ایک دوکاندار احمد بلک کے ہاں سے دو تولئے خریدے جب وہ قیمت دینے لگا تو اُس کی خواہش ہوئی کہ کچھ دام کم کر دیئے جائیں۔ چنانچہ اُس نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ دوکاندار بجائے اس کے کہ قیمت کم کرتا یا مال واپس لیتا دوکان سے نیچے اتر آیا۔ اور صوبہ دار کے تھپڑ مارا۔ چونکہ صوبہ دار کے پاس خنجر موجود تھا۔ اُس نے غصہ میں محض دھمکانے کے واسطے خنجر نکالا کہ چاروں طرف سے ترک آموجود ہوئے اور اسی خنجر سے اُس کا کام تمام کر دیا"۔

نعیم بے:- "ہاں آپ کی رپورٹ سرکاری ہے اور بالکل غلط ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ صوبیدار نے تولئے قبضہ میں کئے اور صرف آٹھ فرانک آگے ڈال کر چلنے لگا۔ دوکاندار نے اتر کر ہاتھ پکڑ لیا اور تولئے مانگے۔ صوبیدار چونکہ فتح کے زور میں تھا، اور سمجھ رہا تھا کہ ہندوستانیوں کی طرح۔ ترک بھی مغلوب ہیں۔ اس لئے اس نے دوکاندار سے کہا۔ "بکو مت ہم کو ہاتھ مت لگاؤ"۔ یہ الفاظ ایسے نہ تھے کہ ایک پردیسی آدمی کی زبان سے ترک برداشت کر لیتا اُس نے تھپڑ مارا۔ اس پر صوبیدار نے خنجر نکالا خنجر کی صورت دیکھتے ہی ترک لپٹ گیا۔ لوگوں نے صرف تماشہ دیکھا۔ اور کوئی نہیں آیا صرف احمد بلک نے اُس کے ہاتھ سے خنجر لے کر کام تمام کر دیا۔

ڈلیسون:- "یہ بھی زیادتی ہے"۔

نعیم بے:- "مطلق نہیں"۔

ڈلیسون:- "کیوں؟"

نعیم بے:- "یہ قسطنطنیہ ہے اور ترک اس کے لئے تیار نہیں کہ دوسری قوم اُن پر اتنی زیادتی کرے"۔

Marfat.com

ڈلیسون۔ "احمد بک کو گرفتار کرو۔"

نعیم بے:۔ "نہیں ہو سکتا۔"

ڈلیسون:۔ نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ اتحادی فوج کے ایک فرد کا خون ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کا بدلہ لیں گے اور سختی سے لیں گے۔ اگر یہ درست ہے کہ کسی اور نے مدد نہیں دی اور سوا احمد بک کے اس کے قتل میں کوئی اور شریک نہیں تھا تو ہم احمد بک کو ضرور اس کی سزا دیں گے۔"

نعیم بے:۔ "آپ کو خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ کمالی فتوحات نے ترکوں کے بجھے ہوئے چراغ کی بتی اُکسادی اور جس وقت سے سٹینڈرڈ میں شہزادی کون کوئسٹ کا حال شائع ہوا ہے اُس وقت سے تو یہ حال ہوا ہے کہ گھر گھر گھی کے چراغ جل رہے ہیں۔"

ڈلیسون۔ یہ سب صحیح مگر صوبیدار کا خون رنگ لائے گا۔ اور یہ خالی جانے والا نہیں۔"

نعیم بے:۔ "آپ بھڑوں کے چھتے پر ہاتھ نہ ڈالئے۔ ترک بھرے بیٹھے ہیں آپ سمجھتے ہیں کہ وہ مسلح نہیں مگر ان کے بچہ بچہ کے پاس ہتھیار موجود ہیں اگر آپ نے اس وقت ذرہ بھر بھی سختی سے کام لیا تو قسطنطنیہ میں غدر یقینی ہے۔ اور میری یہ بات یاد رکھیے کہ ترک اتحادیوں سے لڑنے پر بس نہ کریں گے۔ بلکہ چن چن کر ایک ایک عورت اور بچہ کو قتل کر دیں گے۔"

ڈلیسون:۔ "تو کیا آپ کی رائے میں ہماری فوج عورتوں سے بھی بدتر ہے۔ ترک یہ سب کچھ کریں گے اور ہم اُن کو کرنے دیں گے!"

نعیم بے:۔ "آپ جو کچھ اس کا تدارک کریں گے وہ اور زیادہ خطرناک ہوگا۔"

ڈلیسون:۔ "لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اتحادیوں کے اقتدار کو نقصان پہنچ جائے۔"

Marfat.com

نعیم بے:۔ "آخر آپ کیا چاہتے ہیں؟"

ڈلیسوان:۔ "احمد بک کی گرفتاری۔ ہم اُس کو بعد میں رہا کر دیں گے۔"

نعیم بے:۔ "اگر آپ اس کا وعدہ کرتے ہیں تو اس لئے کہ اسے ایفا کریں گے یہ بھی ہو جائے گا۔"

ڈلیسون:۔ "ہاں ہاں۔ شکریہ۔"

نعیم بے:۔ "اچھا اجازت دیجئے۔"

ڈلیسوان:۔ "سلام۔"

(۳۷)

گوزیلاس:۔ "میرے پاس عزت دلانے کے جو الفاظ تھے وہ سب ختم ہوگئے سامانِ حرب کی جس قدر ضرورت تھی۔ اس سے دُگنا فراہم کر دیا۔ فوج جس قدر کافی ہو سکتی تھی۔ اُس سے ڈیوڑھی موجود ہے۔ اس حالت میں ہماری پیشقدمی نو رہی درکنار ہم لمحہ بہ لمحہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ آخر یہ کیا مصیبت ہے؟"

سٹریلو:۔ "ہمارا پیچھے ہٹنا بہت بڑی بڑی مصلحتوں پر مبنی تھا۔ اس کے معنی شکست یا ہزیمت کے نہیں ہیں۔ آخر ترک بھی تو مصلحتاً انگورہ تک پیچھے ہٹ گئے تھے اور پھر جیسی انہوں نے مدافعت کی۔ وہ ظاہر ہے۔ اس سے بہتر مدافعت ہماری ہوگی۔"

گوزیلاس۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ میرا خیال تھا کہ تم اس محاذ سے آگے بڑھ کر اوسک پر مقابلہ کرو گے۔ مگر اوسک پر دشمن کا قبضہ ہو گیا۔ اور اب میں سن رہا ہوں کہ وہ آگے بڑھے چلے آرہے ہیں۔ ایک اور مصیبت نازل ہو رہی ہے وہ یہ کہ "پیرس کانفرنس" میں قیضہ سمرنا کا سوال اُٹھا ہے اور "اتحادی" کچھ متزلزل ہو رہے ہیں۔"

سٹریلو:۔ "تو اتحادیوں" کا مطلب یہ ہے کہ ہم سمرنا خالی کر دیں؟"

گوزیلاس:۔ "ہاں اندیشہ ہے۔"

Marfat.com

سٹریلو: "یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ سمرنا کا چھوڑنا ہماری موت کا سوال ہے۔ ہم کو سب کچھ منظور ہے۔ مگر ہم ہرگز ہرگز سمرنا نہ چھوڑیں گے۔ اور اگر "اتحادی" اپنی کانفرنس میں طے بھی کر دیں تو ہم کو منظور نہیں۔ اور نہ ہم اس پر عمل درآمد کریں گے۔ ہمارے پاس "تلوار ہے اور "تلوار ہی اس کا فیصلہ کرے گی۔ کہ سمرنا پر قبضہ کرنے کا کون زیادہ مستحق ہے۔"

گوزیلاس: "بے شک ہماری ہمت اتنی ہی بلند ہونی چاہیئے۔ اتحادی صرف اُس وقت تک ہمارے خلاف ہو سکتے ہیں۔ جس وقت تک ترک فتح پا رہے ہیں جب ہم نے اُن کو شکست دیدی اور سمرنا کی حدود میں اُن کو پھٹکنے نہ دیا تو اتحادی "ہرگز یہ نہیں کر سکتے کہ ہم کو سمرنا چھوڑنے پر مجبور کریں۔"

سٹریلو: "بس سب سے بڑی ضرورت اس وقت یہ ہے کہ ہم ترکوں سے اس طرح نبرد آزما ہوں کہ وہ سمرنا میں پھٹکنے نہ پائیں۔"

گوزیلاس: "پیرس کانفرنس کا انعقاد اس وقت بالکل بے موقع اور خلاف مصلحت ہے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اتحادی ترکوں سے ڈر گئے یہ تمام حیرانی ہمارے پیچھے ہٹنے سے ہوئی۔ تم کہتے ہو اگر ترک پیچھے ہٹے تو کیا شکست ہو گئی۔ جس طرح ترک پیچھے ہٹے اور انگورہ سے شیر کی طرح پلٹے اُسی طرح ہم بھی پیچھے ہٹ آئے اور اب اس طرح آگے بڑھیں گے کہ ترک بھی یاد رکھیں۔ مگر کانفرنس نے اگر سمرنا کے خلاف فیصلہ کیا جیسا کہ مجھے اتحادیوں کے تیور سے معلوم ہوتا ہے تو سخت مصیبت ہو گی۔"

سٹریلو: "ان تمام خرابیوں کا علاج اس کے سوا کوئی اور نہیں ہے کہ اگر ہم ترکوں کو اس وقت ہٹا سکے اور اُن کی قوت کا خاتمہ کر دیا تو جو چاہیں گے ہو جائے گا۔ اور اگر کامیاب نہ ہو سکے تو ترک اور شیر ہوں گے اور اُن کے شیر ہونے سے اتحادی مجبور ہوں گے کہ اُن کی شرائط منظور کریں جب "اتحادی" لڑائی سے اس قدر دُور جا رہے ہیں کہ وہ معاہدہ

سیورے"۔ پر نظرِ ثانی کرنے کو تیار ہیں تو ظاہر ہے کہ اگر ترک اور بڑھے تو وہ شاید ہم کو بالکل ہی دبا دیں"۔

گوزیلاس:- "اتحادیوں" کی دور اندیشی بھی ایک خاص حد تک بجا اور ایک خاص لحاظ سے درست ہے۔ وہ ایک عظیم الشان جنگ سے ابھی فارغ ہوئے ہیں اور فوج کافی برباد ہو چکی ہے۔ روپیہ امید و توقع سے زیادہ صرف ہو چکا ہے اگر لڑائی اس وقت پھر شروع ہوئی تو ایک میں بھی لڑائی کی ہمت نہیں اور خیال نہیں یقین ہے کہ یہ لڑائی معمولی نہیں ویسی ہی عظیم الشان ہو گی "اتحادی" اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ بالشویک ترکوں کے ساتھ ہیں اور ترکوں کا یہ دم خم صرف بالشویکوں کے بھروسہ پر ہے۔ پس ترکوں سے لڑنا گویا بالشویکوں سے لڑنا ہے اور بالشویک اس موقع کے منتظر ہیں کہ کسی نہ کسی طرح کسی نہ کسی جگہ "اتحادیوں" سے لڑائی چھڑ جائے"۔

سٹرملو:- "اتحادی" اسی وجہ سے پہلو بچا رہے ہیں۔ ورنہ ترکوں سے لڑنا اُن کے واسطے کچھ مشکل نہ تھا۔ ایک بات اور بھی ہے کہ "اتحادیوں" کے مقبوضات میں مسلمان آبادی بھی ہے اور وہ بہت بپھری ہوئی ہے"۔

گوزیلاس:- "نہیں یہ بات نہیں ہے۔ اور یہ خیال غلط ہے اتحادی ایسے نہیں ہیں کہ وہ اپنے مقبوضات کی آبادی کا لحاظ کریں۔ صرف یورپ کی حالت نے اُن کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ان سے لڑنا نہیں چاہتے۔ اور ترکوں سے مصالحت ہو جانے کے خواہشمند ہیں۔ ورنہ اتحادی ترکوں کی جان کے دشمن ہیں لائڈ جارج نے تو انتہائی کوشش کی تھی کہ کسی طرح ترکوں کا خاتمہ ہی ہو جائے"۔

(۴۸)

میرے بے حیا و بے شرم یونانیوں! کیا تم اس روز کے واسطے زندہ رہے تھے کہ صفحۂ دنیا پر اپنی ایسی یادگار چھوڑ جاؤ۔ جو ہمیشہ تمہاری لعنت کا باعث ہو! میں ایتھنز

سے یہ سمجھ کر آیا تھا کہ تم انگورہ فتح کرنے والے ہو۔ خیر اگر تم وہاں سے بھاگے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ لیکن افسوس۔ ترۂ حصار عسکی شہر۔ سقاریہ۔ بروصہ یہ سب تمہارے قبضہ سے نکل گئے۔ اور تم زندہ ہو۔ تم اس وقت کے لئے پیدا ہوئے تھے کہ تمہارے بھائی دشمنوں کے قبضہ میں پھنسیں۔ یونانیوں کی پوری جمعیت ترکوں کے ہاتھ معہ سپہ سالار قید ہو اور تم سنو! آج کیا تم کہہ سکتے ہو کہ روئے زمین پر تم سے زیادہ بے حمیت اور بے غیرت قوم کوئی موجود ہے۔ افسوس! افسوس!! جس قوم کو ہم اتنا ذلیل اور ایسا کمینہ سمجھتے تھے وہ اس وقت دنیا بھر کی ہر قوم سے ممتاز نکلی۔ ہائے افسوس یہ چند ٹڈاکو آج ایسے طاقتور ہو گئے کہ ہر سلطنت ان سے تھرا رہی ہے۔ اے کمبختو کہیں بھی دنیا میں سنا ہے فوج معہ سپہ سالار قید ہو۔ بھیڑوں اور بکریوں کو بھی نہیں سنا کہ گڈریے سمیت مصیبت میں پھنس جائیں میں خوش تھا اور اسی غرض سے ایتھنز چھوڑ کر یہاں آیا تھا کہ میرا شاہانہ داخلہ انگورہ میں نہایت کامیاب ہو گا۔ مجھے خبر نہ تھی کہ جان ہی کے لالے پڑ جائیں گے۔ میں اب یہاں ٹھیر کر کیا کروں کس توقع پر ٹھیروں اور کس امید پر رہوں کیا اس واسطے کہ نہ معلوم طاقت ور ترک کس وقت حملہ کر بیٹھیں۔ تم جو باقی ہو گیدڑوں کی طرح بھاگ جاؤ اور میں بھی گرفتار ہو جاؤں غضب غضب! ستم ستم۔ شرم اے بے حیا فوج شرم کیا تمہارے واسطے دریا نہ تھے کنوئیں نہ تھے کہ تم ڈوب مرتے اور اپنے منحوس چہرے ہم کو نہ دکھلاتے کہاں ہے وہ بدبخت وینزیلاس جو مصطفےٰ کمال کو زندہ گرفتار کر کے لا رہا تھا۔ بڑی خوشی کا وقت ہو گا اگر وہ خود بھی ترکوں کے ہاتھ زندہ گرفتار ہو جائے۔ اب ہم اتحادیوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ اے بے غیرتو! میرے سینہ سے رہ رہ کر شعلے اٹھتے ہیں اب تم یہ کہہ رہے ہو کہ سمرنا پر ترکوں کو مزہ چکھائیں گے افسوس شرم کرو۔ میں بھاگتا ہوں مگر یاد رکھو اب اپنے سیاہ اور منحوس چہرے ایتھنز میں نہ لانا۔

(۳۹)

شہزادی! آپ کی یہ عنایت مجھ کو ممنون کر رہی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ میں اس کا

معاوضہ نہیں کر سکتا مگر اس لئے کہ میں مسلمان ہوں اور احسان کا معاوضہ میرا فرض ہے ہر چند غور کرتا ہوں لیکن کوئی صورت سمجھ میں نہیں آتی۔ ایک حسین شہزادی کا جو آج دُنیا میں اپنا مثل نہیں رکھتی اپنے ہم قوم اور والاشان شہزادوں کو چھوڑ کر مُجھ جیسے ایک معمولی سپاہی کی یہ عزت افزائی کرنا انتہائی بندہ نوازی ہے۔"

شہزادی :- "یہ تو شاید پچھلی گفتگو میں طے ہو چکا ہے کہ محبت میں احسان نہیں ہوتا۔ اور آپ خود ہی یہ فیصلہ کر چکے ہیں پھر آپ نے وہی پُرانا سبق رٹنا شروع کر دیا۔"

غازی :- "اگر مجھ پر اثر نہ ہوتا تو میں وقت مقررہ سے پہلے یہاں کیوں پُہنچ جاتا۔ رستہ میں کسی جگہ مجھ کو دُشمن کا کھٹکا بھی ہو، مگر آپ کی اس بھولی صورت پر وہ خوف تر بان کر دیا۔"

شہزادی :- "ہاں میں شکریہ ادا کروں تو جائز ہے۔"

غازی :- "میں بھی وہی کہدوں کہ محبت میں شکریہ کیسا؟"

شہزادی :- "اُس روز کی گفتگو تو ناتمام رہ گئی۔ اسلام میں عورت کی قدر کیوں نہیں ہے؟"

غازی :- "آپ کو یہ خیال کیونکر پیدا ہوا؟"

شہزادی :- "میں دیکھتی بھی ہوں اور سُنتی بھی کہ عورت پر ناجائز حکومت ہے۔ یہ بھی سُنا ہے کہ اسلام میں کئی بیویاں دُرست ہیں۔"

غازی :- "ناجائز حکومت کی تصریح کیجئے۔"

شہزادی :- "مرد کا برتاؤ حاکمانہ ہے۔ اُس کی گفتگو سے حکومت کی بُو آتی ہے۔ اِس کی وجہ شاید یہ ہو کہ عورت علیحدہ نہیں ہو سکتی۔"

غازی :- "ایسا نہیں ہے۔"

شہزادی :- "رواج نے علیحدگی معیوب قرار دی ہوگی۔"

غازی :- "ہاں بعض ممالک میں یہ درست ہے لیکن اس کا ذمہ دار کون ہے؟"

شہزادی :- "اسلام۔ معاف کیجئے گا۔"

Marfat.com

غازی:- "نہیں - ہرگز نہیں مسلمان ہیں"۔
شہزادی:- "کسی جگہ کے یا دُنیا بھر کے؟"
غازی:- "دُنیا بھر کے"۔
شہزادی:- "یہ مشکل سے باور ہوگا"۔
غازی:- "میں یقین دلا دوں گا - آپ کو پردہ پر تو اعتراض نہیں؟"
شہزادی:- "کچھ تھوڑا سا ہے - میں پردہ کو بُرا نہیں سمجھتی مگر اس شدت سے نہیں"۔
غازی:- "کس شدت سے؟"
شہزادی:- "میں ہندوستان ہو آئی ہوں"۔
غازی:- "وہاں کی حالت پر؟"
شہزادی:- "ہاں"۔
غازی:- "اور کوئی اعتراض ہے"۔
شہزادی:- "نہیں"۔
غازی:- "لیجئے خالدہ ادیب خانم آگئیں - یہ جواب دیں گی"۔
شہزادی:- "ہاں کوئی بتائے - مگر تشفی ہو جائے"۔

مصطفےٰ کمال نے کون کوئسٹ کی گفتگو خالدہ ادیب خانم کے سامنے دوہرائی تو خالدہ مُسکرائیں اور کہا:-

محترم شہزادی! آپ کا یہ خیال کہ اسلام نے عورت کی وقعت میں کمی کی درست نہیں اسلام نے دُنیا کے ہر مذہب سے زیادہ عورت کی وقعت کی ہے جس وقت دُنیا کا ہر مذہب اور ہر قوم عورت پر طرح طرح کے مظالم توڑ رہی تھی - جب عورت کی حقیقت ایک جانور سے زیادہ نہ تھی - اُس وقت اسلام عورت کی حمایت کو اُٹھا اور اس درماندہ ہستی کو اپنے آغوش میں لے کر معراجِ کمال پر پہنچا دیا آج جو کیفیت آپ عام طور پر مسلمان عورت کی

دیکھ رہی ہیں۔ یہ احکام مذہب سے ہزاروں کوس دور ہے۔ جس طرح مسلمان مردوں نے مذہب کی تمام باتوں کو خیرباد کہہ کر اپنی حالت تباہ و برباد کرلی اسی طرح عورت کے معاملہ میں بھی وہ شیر ہو گئے۔ اور تمام حقوق غصب کر لئے عورت چونکہ کمزور اور متحمل واقع ہوئی اس کی کمزوری اور تحمل سے مرد نے فائدہ اُٹھایا تاہم جہاں جہاں تعلیم کے اثرات پہنچ چکے ہیں۔ وہاں نسبتاً حالت درست ہو گئی ہے لیکن جن ممالک میں خلع کا حق جو عورت کا جائز حق ہے ناجائز قرار دیدیا گیا ہے۔ وہاں حقیقتاً عورت کی حالت قابل رحم ہے۔ مگر اسلام اس کا ذمہ دار نہیں ہے مسلمان مرد ہیں یا عورت ہے کہ وہ اپنے حق کو نہیں سمجھتی۔ اور سب سے پہلے اپنے حق کو جو ضائع ہو چکا ہے حاصل کرنا نہیں چاہتی

میں آپ کو اپنے پیغمبر رسول خدا صلعم کے الفاظ سناتی ہوں فرماتے ہیں۔ کہ عورتوں کے معاملہ میں احتیاط کرنا کہ وہ تمہاری قید میں ہیں۔ میں آپ کو فیصلہ سناتی ہوں کہ جس طرح مردوں کا حق عورتوں پر ہے۔ اسی طرح عورتوں کا حق مردوں پر ہے ان احکام کی موجودگی میں یہ خیال کرنا کہ اسلام میں عورت کی وقعت نہیں، درست نہیں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار مسلمان مرد ہیں۔ پردہ کے متعلق اسلام میں جس قدر پردہ ہے۔ اُس کو آپ خود پسند کرتی ہیں۔ جو پردہ آپ نے ہندوستان میں دیکھا حاشا و کلا یہ اسلام کا پردہ نہیں ہے۔ ایک ہندوستان پر کیا موقوف ہے قریب قریب ہر جگہ عورتوں کی حالت زبون ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ تعلیم کے انتظامات نہیں ہیں اور جس قوم میں بہتر سے بہتر عورتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ آج اُس میں بدتر سے بدتر پیدا ہو رہی ہیں۔ جب تک مسلمان عورتوں کی تعلیم کا کافی انتظام نہ ہوگا۔ ہرگز ہرگز مسلمانوں کی حالت درست نہ ہوگی۔ اسلام نے جیسا کہ میں نے ابھی کہا عورت کی حمایت ہر مذہب سے زیادہ کی اور اسلام کا عورت کے متعلق یہ کھلا ہوا فیصلہ ہے کہ :-

عورتوں کی عزت وہی کرتے ہیں جو شریف ہیں
اور اُن کی توہین وہی کرتے ہیں جو نامعقول ہیں۔

Marfat.com

جس رنگ میں آپ آج روئے زمین کے مسلمانوں کو دیکھ رہی ہیں۔ یہ اسلام نہیں ہے۔ اسلام کچھ اور ہی چیز ہے جو مسلمانوں کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت صرف اسلام کے بدنام کرنے والے مسلمان باقی ہیں۔ اگر آپ احکام کا مقابلہ کریں جو ہر مذہب میں عورتوں کے واسطے مقرر ہیں تو آپ ملاحظہ کریں گی کہ اسلام نے عورت کو بہت بڑی اور ممتاز جگہ دی ہے مگر مرد چونکہ مذہب کھو بیٹھے ہیں۔ وہ عورت کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا عورت کے سلسلہ میں اسلام پر حملہ کر رہی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمان اپنے کانوں سے یہ سب کچھ سُن رہے ہیں اور مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ یہی اُن کی خود غرضی کا ثبوت ہے۔ اسلام جس نے آزادی کی روح پھونکی تھی اور جو حریت و مساوات میں بےمثل تھا جس نے خدا کے سوا ہر شے کی پرستش حرام قرار دی تھی، آج اس میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے عورت واقعی اسلام میں اس قدر دب گئی ہے کہ اگر اس پر شوہر کے بندہ ہونے کا دعویٰ کیا جائے تو ثابت ہونے میں کیا دقت نہ ہو گی۔ میں اس کی وجہ بیان کر چکی ہوں اور پھر کہتی ہوں کہ نہایت ہوشیاری اور دور اندیشی سے مردوں نے اس معاملہ میں کام لیا ہے۔ کہ ان کو تعلیم سے محروم کر کے ان کے فرائض صرف خانہ داری پر محدود کر دیئے۔ ان کو خود نہیں معلوم کہ وہ مرد کی لونڈی نہیں بنائی گئیں۔ وہ قریب قریب برابر کے حقوق لائی ہیں اور جس طرح ایک شوہر طلاق کا حق رکھتا ہے۔ اسی طرح ایک عورت بھی خلع کا حق رکھتی ہے۔ قرن اولیٰ میں جس طرح خلع کا رواج تھا اس پر نظر ڈالیے تو معلوم ہو جائے گا کہ عورت کے حقوق کیا ہیں۔ اور آج عورت کیا کر رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

شہزادی :- میں خوش ہوں کہ میری تسلی ہو گئی۔ شکریہ"

Marfat.com

(۴۰)

مجھے شہزادی کون کولسٹ کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپ کے مضمون مورخہ ۲۔ جولائی کی اشاعت کے سلسلہ میں جس کے بعض واقعات از سرتاپا غلط ہیں مفصلہ ذیل تحریر ارسال کروں مجھے اُمید ہے کہ آپ اس تحریر کو جس قدر جلد ممکن ہوگا اپنے اخبار میں شائع فرمائیں گے۔"

"یہ آزادی اور حریت کا دور ہے کوئی سلطنت یا طاقتور انسان یہ جائز حق نہیں رکھتا کہ کسی کمزور کو اپنی قوت سے دبالے میرے سامنے اتحادی شہزادوں کی درخواستیں پیش ہوئیں اور یہ درست ہے کہ اُنہوں نے کامیابی کی انتہائی کوشش کی۔ مگر صرف اس لیے کہ وہ طاقتور ہیں میں مجبور نہ تھی کہ اپنی مرضی کے خلاف اپنی زندگی تباہ و تاراج کر دیتی۔ مسٹر ڈٹ ہارلی کا یہ بیان کہ میں نے اُن کی درخواستیں قبول کیں اور اُن سے وعدہ کر لیا افسوس ہے اصلیت سے ہزاروں کوس دُور ہے۔ میں نے کسی حال میں کبھی کسی سے وعدہ نہیں کیا البتہ میں خاموش ضرور رہی۔ اگر میری خاموشی میری رضامندی پر محمول کی گئی تو یہ اُن کی غلطی ہے۔ جو ایسا سمجھ رہے ہیں۔ یا جنہوں نے سمجھا۔

اٹلی کا شہزادہ ضرور میرے ساتھ جہاز میں تھا اور مجھے اقرار ہے کہ اُس نے اپنی محبت کا جال پھیلانے میں کوئی کسر نہ کی۔ مگر میں اُس کی تدبیروں کو اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔ اسی طرح میں نے فرانس اور برطانیہ کی سیاست کا بھی اچھی طرح مطالعہ کیا اور خوب سمجھا لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے کبھی بھی کسی سے وعدہ کیا اور ہاں کی۔ اب ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کو میرے اوپر بطور الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ میں ہوائی جہاز میں بیٹھ کر انگورہ گئی۔ اور سقاریہ میں مصطفٰے کمال سے گفتگو کی۔ یہ تمام واقعات درست ہیں۔ میرا انگورہ جانا اور سقاریہ میں مصطفٰے کمال سے ملنا صحیح ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یورپ اس کو قابل اعتراض سمجھنے کی اپنے پاس کیا وجوہ رکھتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ آج تمام عیسائی مشنری اپنے مذہب کی تبلیغ

Marfat.com

کررہے ہیں۔ میں اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئی اور اپنے مذہب آبائی پر قائم ہوں اس وقت میرا مذہب تثلیث ہے اور میں خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتی ہوں۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ میں مطالعہ مذہب میں مصروف ہوں اور اگر اسلام نے میرا اطمینان کردیا تو میں مسلمان ہونا باعثِ فخر سمجھوں گی۔ اب رہا مصطفےٰ کمال پاشا کی محبت کا سوال۔ میں یہ اقرار کرتی ہوئی نہیں ہچکچاؤں گی کہ اُس نے جو خدمات اپنے ملک و وطن کی انجام دیں وہ موجودہ دُنیا میں بے مثل ہیں۔ اگر میری طبیعت میں ذرہ بھر بھی کمزوری ہوتی تو میں یقین کرلیتی کہ کمال فرشتہ ہے اُس نے جو کارِ نمایاں انجام دیئے وہ اتنی طاقت رکھتے ہیں کہ اس وقت مسلمان کیا کوئی انسان بھی انجام نہیں دے سکتا میں اُس کی قدر دان ہوں اور میرا ایمان ہے کہ کمال غیر معمولی انسان ہے۔ سٹینڈرڈ نے یہ مضمون شائع کرکے ثابت کردیا کہ عیسائی نہایت تنگ دِل ہیں وہ اپنے مذہب کی اشاعت کا حق ضرور رکھتے ہیں۔ لیکن وہ اس کو جائز نہیں سمجھتے کہ دوسرے مذہب کی اشاعت ہو۔ یا کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کے فلسفہ پر ہی غور کرے۔ تعجب ہے کہ سٹینڈرڈ نے یہ بالکل خیال نہیں کیا کہ یورپ جو آزادی کا دَم بھر رہا ہے۔ اس مضمون سے اس کے دعوے کو نقصان پہنچے گا اور دُنیا اچھی طرح سمجھ لے گی کہ عیسائیوں کی آزادی کا دعویٰ ہاتھی کے دانت ہیں کہ کھانے کے اور دکھانے کے اور سٹینڈرڈ اسلامی دُنیا میں آئے گا اور مسلمان اس مضمون کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ آزادی کے لمبے چوڑے دعوے ڈھکوسلے ہیں مجھے تعجب ہے کہ میرے متعلق انعام کا اعلان ہوا ہے۔ میں جب اس کے واسطے خود تیار ہوں کہ جو سوال مجھ سے کیا جائے اُس کا جواب دونگی تو اب تفتیش و تلاش کیا معنی رکھتی ہے۔ میں جو کچھ کررہی ہوں وہ علی الاعلان کررہی ہوں اور جو کچھ کروں گی وعلی الاعلان کروں گی۔

Marfat.com

میرے مستقبل کا فیصلہ جس پر عیسائیوں کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ جہاں تک میں غور کرتی ہوں موجودہ خواہشوں کے خلاف ہوگا۔ اور میں اعلان کردیتی ہوں کہ ان تینوں شہزادوں کی درخواستیں اس وقت تک منظور نہیں ہوسکتیں۔ جب تک وہ اپنی ہمت۔ استقلال۔ شجاعت صداقت اور دیانت سے کمال کے ہم پلّہ نہ ہوجائیں۔ اور جہاں تک میرا تجربہ ہے یہ ناممکن ہے۔

نامناسب نہ ہوگا اگر یہ بھی کہا جائے کہ اگر میرے مطالعۂ مذہب سے عیسائیوں کو تکلیف ہو تو میں اس کے واسطے آمادہ ہوں کہ جس وقت کسی خاص ایسے نتیجہ پر پہنچوں جو اُن کے خلاف ہو تو میں اُن کو موقع دینے کے واسطے تیار رہوں کہ وہ میرے شکوک رفع کردیں۔"

(۱۴)

سلطان وحید الدین خاموش بیٹھا تھا کہ ایک چوبدار نے بصد ادب عرض کیا کہ

"جنرل ہیرنگٹن باریابی کا خواستگار ہے۔"

سلطان:- "اچھا بلاؤ۔"

جنرل ہیرنگٹن:- "میں سب سے پہلے ادب سے قدمبوس ہوتا ہوں۔"

سلطان:- "سلام میں اس کرم کا ممنون ہوں۔"

جنرل:- "ضرورت ہے کہ آپ اس وقت اپنے اختیار سے کام لیجیے۔"

سلطان:- "کیا؟"

جنرل:- "آپ قسطنطنیہ میں امن قائم کیجیے اور کمالیوں کو سمجھائیے کہ معاملہ کو طے کردیں۔"

سلطان:- "آپ خود کیوں نہیں انتظام کرتے۔"

جنرل:- "میں کیا کرسکتا ہوں اور کمال پاشا پر میرا کیا اثر ہے۔"

سلطان:- "آپ یونانیوں کو ہماری سرزمین سے نکال دیجیے۔"

جنرل:- "میں ایسا کیونکر کرسکتا ہوں؟"

Marfat.com

سلطان:۔ تو کیا مُترک اپنا گھر یونانیوں کے حوالے کر دیں؟"
جنرل:۔ "میں یہ بھی نہیں کہتا"
سلطان:۔ "پھر کیا فرماتے ہیں؟"
جنرل:۔ "میں صرف امن کا خواستگار ہوں"
سلطان:۔ "تو اس کی کوشش کیجیے"
جنرل:۔ "اسی میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے"
سلطان:۔ "یونان پر زور ڈالیے"
جنرل:۔ "یہی ہو رہا ہے"
سلطان:۔ "یونان کیا کسر چھوڑ رہا ہے"
جنرل:۔ "کمالی بھی کچھ رعایت نہیں کر رہے۔
سلطان:۔ "وہ کیوں کریں؟"
جنرل:۔ "اس لیے کہ امن قائم ہو۔
سلطان:۔ "وہ اپنا اقتدار زائل نہ کریں گے"
جنرل:۔ "آپ سعی کیجیے"
سلطان:۔ "میں ان کے اقتدار پر اثر نہیں ڈال سکتا"
جنرل:۔ "خواہ لڑائی جاری رہے؟"
سلطان:۔ "رہے۔ ضرور رہے"
جنرل:۔ "ممکن ہے نتیجہ آپ کے موافق نہ ہو۔
سلطان:۔ "بے عزتی کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے"
جنرل:۔ "اس سے میں متفق ہوں۔ مگر امن ہر حال میں اچھا ہے"
سلطان:۔ "یہ آپ کے اور یونانیوں کے اختیار میں ہے"

Marfat.com

جنرل۔ "ہم یونانیوں کے دبانے کے لئے تیار ہیں"۔

سلطان۔ "اُن کو اس سرزمین سے نکال دیجئے"۔

جنرل۔ "یہ بہت مشکل ہے"۔

سلطان۔ "تھریس اور سمرنا خالی کیجئے"۔

جنرل۔ "اتنا دباؤ غلط ہوگا"۔

سلطان۔ "آپ نہ کریں گے تلوار کرے گی"۔

جنرل۔ "افسوس۔ افسوس"۔

(۴۲)

"شاہ قسطنطین والیٔ یونان کی خدمت میں یہ متفقہ یادداشت اتحادیوں کی طرف سے اس غرض سے بھیجی جاتی ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو اس پر عملدرآمد کریں اور ہم کو مطلع کریں کہ بادشاہ نے اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی اور اُنہوں نے ایسے کیا طریقے اختیار کئے جو اتحادیوں کو مطمئن کر سکتے ہیں ایسے نازک وقت میں کہ یونان کو ترکوں سے نبرد آزما ہونا اور اپنی قسمت کا فیصلہ سمرنا اور تھریس میں کرنا ہے شہزادی کون کونسٹنٹ کی اُس تحریر نے جو سٹینڈرڈ میں شائع ہوئی ایک ایسی آگ بھڑکا دی ہے جس کا فرو ہونا بہت مشکل سے ممکن ہے۔ شہزادی کے بیان سے اچھی طرح واضح ہو سکے کہ وہ نہ صرف اتحادی شہزادوں کو اور اُن کی خواہشوں کو ٹھکرا رہی ہے بلکہ آغوشِ تثلیث سے نکل کر اسلام کے قلعہ میں داخل ہو رہی ہے۔ اگر قیامت خیز احتمال وقوع پذیر ہوا تو وہ صرف اس لئے کہ "تمہاری اتحادیوں" کے جانی دشمن مسلمانوں کے قبضہ میں جا رہی ہے "اتحادیوں" کے واسطے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنی جانیں قربان کر دیں اور وہ وقت ہرگز نہ آنے دیں کہ شہزادی کمال کے قبضہ میں پہنچے۔ "اتحادیوں" نے بارہ مذہبی پیشوا اس کام کے لئے مقرر کر دیئے ہیں کہ وہ تثلیث کے متعلق شہزادی کے شکوک رفع کریں لیکن اگر یہ کوشش ناکام ہوئی اور شہزادی کا رجحان بدستور موجود رہا تو اس کی تمام ذمہ داری یونان پر ہوگی یونان کا فرض ہے کہ وہ اس ناہنجار شہزادی کو جو اس طرح

Marfat.com

"اتحادیوں" کی ناک کاٹنے فوراً زندہ درگور کر دے اور اگر یونان اس کا انتظام کرنے سے قاصر رہے تو وہ "اتحادیوں" کو اجازت دے کہ وہ اپنے طور پر جو کچھ انتظام کر سکتے ہیں کریں اور اس ارتداد کی نوبت نہ آنے دیں۔ اگر سلطنتِ یونان نے اس نوٹ کی طرف حسبِ توقع توجہ نہ کی اور شہزادی کون کولسٹ یونان سے نکل کر دشمن کے پاس چلی گئی تو یونان کو پوری طرح یقین کر لینا چاہیئے کہ اس سے پہلے کہ یونان ترکوں سے برسرِ پیکار ہو کر سمرنا اور تھریس کا فیصلہ کرے " اتحادی" حملہ یونان کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ اس قاصد کو جو یہ متفقہ نوٹ لیکر روانہ ہوتا ہے صرف ۲۴ گھنٹے آپ کے پاس ٹھیرنے کی اجازت ہے اور اُمید ہے کہ آپ جس قدر جلد ممکن ہوگا۔ "اتحادیوں" کے اس مطالبہ کو پورا کر دیں گے"۔

شاہ قسطنطین جو پہلے ہی آپے سے باہر ہو رہا تھا اس نوٹ کے پہنچتے ہی آگ بگولا ہو گیا۔ اور قاصد کو وہیں ٹھیرایا۔ اور نوٹ ہاتھ میں لے سیدھا شہزادی کے کمرہ میں آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا کی تصویر اُس کے ہاتھ میں ہے اور اس قدر منہمک ہے کہ سر پر بادشاہ جا کھڑا ہوا اور اُس کو خبر نہ ہوئی۔ اس واقعہ نے بادشاہ کا غصہ اور تیز کیا اور اُس نے پوچھا۔

کون کولسٹ یہ کس کی تصویر ہے؟"

اس طرح بے اطلاع بادشاہ کا آجانا کون کولسٹ کو بہت ناگوار ہوا اور چاہتی تھی کہ کچھ کہے۔ مگر خاموش رہی اور کہنے لگی۔

"یہ مسلمانوں کے سپہ سالار مصطفےٰ کمال کی ہے"۔

بادشاہ:۔ "جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو نے سب سن لیا سٹینڈرڈ میں تیرا مضمون سب نے دیکھا اور میری نظر سے گذرا۔ مجھ کو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ دیکھئے یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ وہی ہوا۔ اور یہ "اتحادیوں" کا متفقہ نوٹ ہے"۔

اس کے بعد قسطنطین نے حرف حرف پڑھ کر سنایا اور کہا۔ "اب تو کیا کہتی ہے؟"

شہزادی:۔ "یہ اتحادیوں کی کھلی ہوئی بے ایمانی ہے۔ اُن کو کیا حق ہے کہ وہ کسی کے دل پر زبردستی قبضہ کریں اور ایک شخص کو جو بعد کامل کوشش اور غور و خوض

کے تبدیل مذہب کو اپنی طاقت سے روکیں۔"

اتنا سنتے ہی قسطنطین کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اس نے دوڑ کر شہزادی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ "کیا تو مسلمان ہوتی ہے۔"

شہزادی۔ "ابھی تو نہیں۔"

بادشاہ۔ "تو کیا کسی......

شہزادی۔ "ہاں اگر اسلام کی صداقت ثابت ہو گئی۔"

بادشاہ۔ "تو میں تجھ کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔"

شہزادی۔ "یہ آپ کو اختیار ہے۔"

اب قسطنطین کی حالت اور خراب ہوئی وہ تھر تھر کانپنے لگا اس نے شہزادی کا ہاتھ مروڑا اور کہا "کمبخت ناہنجار کیا بک رہی ہے؟"

شہزادی۔ "اظہارِ حقیقت ہے۔ میں ایک ایسے مذہب میں رہنا چاہتی ہوں جس کی صداقت کی میرا دل گواہی دے رہا ہے۔ اور میں اس کی متلاشی ہوں۔"

بادشاہ۔ "تثلیث سے تو مطمئن نہیں ہے؟"

شہزادی۔ "اس دل کو اطمینان نہیں۔"

بادشاہ۔ "پھر کس بات کا ہے؟"

شہزادی۔ "بحث مذہب کی ہے۔ کونسا مذہب سچا ہے۔"

بادشاہ۔ "او کمبخت ہوش میں آ۔"

شہزادی۔ "ہوش میں ہوں۔"

بادشاہ۔ "تاراج کر دوں گا۔"

شہزادی۔ "خوشی سے۔"

بادشاہ۔ "قتل کر دوں گا۔"

Marfat.com

شہزادی "کیا مضائقہ ہے؟"

بادشاہ۔ "اسلام پر لعنت بھیج"

شہزادی۔ "اور تثلیث پر کیا کروں"

بادشاہ "سینے سے لگا"

شہزادی۔ "اگر حقانیت ہے"

بادشاہ نے شہزادی کی گردن پکڑ لی۔ اور کہا "اگر کیا؟"

شہزادی "بحث طلب ہے"

بادشاہ "گستاخ! سزا پائے گی"

شہزادی۔ "تیار ہوں"

بادشاہ "پھر غور کر"

شہزادی "خوب کیا"

اس کے بعد قسطنطین نے حکم دیا کہ فوج کا ایک دستہ شہزادی کو اپنی حراست میں لے لے۔

(۴۳)

مصطفےٰ کمال "ہاں مجھے معلوم ہے کہ "اتحادیوں" میں سے کسی ایک کی جمعیت یونان کی مدد کو آئی ہے افسوس اس امر کا ہے کہ یہ لوگ زبان سے کچھ کہتے ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اگر ان کو مقابلہ کرنا ہے تو کھلم کھلا سامنے آئیں اور دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔ یہ کیا کہ زبان سے تو ہمارے ہوا خواہ اور دوست اور اندرونی طور پر ہمارے دشمن"

حقی پاشا "مگر غازئ اعظم ہم کو مطلق پرواہ نہیں ہے۔ گذشتہ معرکہ میں میں نے خود غور سے دیکھا مقتولین "اتحادی" تھے۔ اور یقیناً یونانی نہ تھے۔ جب وہ ان کو مدد دے رہے ہیں اور شروع سے ان کی فتح کے کوشاں ہیں تو پھر شکایت کیا۔ نہ ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ اور ایک چیز سے نہیں ہر چیز سے مدد دیں۔ مگر ترکوں کی شجاعت اُن بزدلوں میں کہاں سے پیدا کریں گے۔

Marfat.com

مجھے ایک ضروری بات عرض کرنی ہے اور وہ یہ کہ ہمارے جس قدر قیدی یونان کے پاس موجود ہیں۔ اُن کی حالت زار و نزار ہے اور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اُن میں سے بعض مظالم کی تاب نہ لاکر مر بھی گئے۔ لیکن ہمارے پاس جو قیدی ہیں وہ دودھ کی فرمائش کر رہے ہیں۔"

مصطفےٰ کمال۔ یہ قیدی اُس وقت تک دشمن تھے جب تک آزاد تھے لیکن اب جبکہ وہ ہماری قید میں ہیں تو دشمن نہیں مہمان ہیں۔ اور اُن کی خاطر و مدارات تمہارا فرض ہے۔ اُن کی جائز خواہش کی جہاں تک ممکن ہو تعمیل کرنی چاہیے۔ اور اُن کے افسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔"

حقی پاشا۔ "تعجب یہ ہے کہ بعض نوعمر لڑکے ہیں اور بعض ضعیف العمر بلکہ ایسے ضعیف کہ اُن کی صورت دیکھ کر رحم آتا ہے۔ ایک شخص تو ایسا بیمار ہے کہ شاید مشکل ہی سے جانبر ہو۔"

مصطفےٰ کمال۔ "بچوں اور بڈھوں کا اور زیادہ لحاظ کرو اور جہاں تک ممکن ہو کسی کو تکلیف نہ پہنچے حقی پاشا دشمنوں کی کمینہ حرکات کا خیال نہ کرنا۔ اپنے مقدس مذہب کی روایات کو ہاتھ سے نہ دینا۔"

حقی پاشا۔ "غازی اعظم انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا اور کوئی بات قابلِ اعتراض نہ ہو گی۔"

مصطفےٰ کمال۔ "اعتراض کا مطلق لحاظ نہ کرنا۔ ہمارے اعتراضات کا یورپ پر کیا اثر ہوا۔ اور ہوتا ہے جو ہم اُس کے اعتراض سے ڈریں۔ مگر لحاظ اپنے احکام کا رکھنا ہے۔ تم کو معلوم ہوگا مشہور اسلامی سپہ سالار خالد بن ولید نے ابیلا کے مقام پر ایک بڈھے کمانڈر کی گالیاں سنیں اور تیوری پر بل نہ آیا صرف اس لئے کہ اسلام کے احکام میں شامل تھا کہ بڈھوں کا احترام کرنا۔ ہمارا کام جہاں دنیا کو اپنی ہمت و شجاعت دکھانا ہے۔ وہاں اپنے مذہب کی حقانیت بھی ثابت کر دینی ہے۔ یہ قیدی ہمیشہ نہ رہیں گے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ جس وقت رہا ہو کر جائیں تو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوئے جائیں۔"

حقی پاشا۔ "ہم تو انشاء اللہ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ مگر یہ وہ روسیاہ لوگ ہیں کہ کبھی ممنونِ اسلام نہ ہوں گے۔"

Marfat.com

مصطفٰے کمال:- "ہم جو کچھ اُن کے ساتھ کر رہے ہیں یا کریں گے وہ اس توقع پر نہیں کہ وہ ہمارے احسانات کا اعتراف کریں ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور اسلام نے جو حکم دیا اُس کی تعمیل۔ اگر آج یہ ہمارے احسان کو تسلیم نہ کریں تو ہم کو اس کی پرواہ نہیں کیونکہ ہم ان سے یہ توقع ہی نہیں رکھتے۔ مگر وہ وقت آئے گا اور ضرور آئے گا کہ ان ہی سیہ رو لوگوں کی زبانیں کسی نہ کسی وقت اور کسی نہ کسی موقعہ پر اسلام کی حقّانیت کا اقرار کریں گی۔"

حقی پاشا:- بہت خوب! زندہ باش غازی مصطفٰے کمال۔"

(۴۴)

شہزادی:- "میں آج "اتحادیوں" کی قید میں ہوں تم لوگ یہ سمجھ کر خوش ہو مگر تم کو معلوم نہیں کہ تم میرے دل کو قید نہیں کر سکتے۔ میں جو اعلان کر چکی ہوں اُس کو پورا کرونگی

پرنس:- "اس وقت کہ یہاں میرے اور تمہارے سوا کوئی نہیں ہے اے شہزادی خدا کا واسطہ میری حالت پر رحم کیجئے اور مجھے غلامی میں قبول کیجئے اور اگر میری یہ التجا شرف قبولیت نہیں حاصل کر سکتی تو یہ خنجر لیجئے اور میرا کام تمام کر دیجئے۔"

شہزادی:- "مجھے آپ کے قتل سے کیا واسطہ۔ مگر آپ کا یہ خیال کہ مجھ کو قید کر کے بالجبر میرے دل پر قبضہ ہو گا بالکل لغو ہے۔"

پرنس:- "اے ملکہ آج اس صورت سے زیادہ حسین دُنیا میں کوئی نہیں ہائے ایسی بے مثل صورت پر ایسی پتھر دل اے شہزادی رحم کریں شوہر نہیں پرستار اور مالک نہیں غلام رہونگا۔"

شہزادی:- "آپ کو حق نہیں کہ اس خواہش پر مجبور کریں بار بار اصرار سے کیا حاصل ہے۔ آپ مجھ کو اُن حضرات کی خدمت میں لے چلیے جو میری تقدیر کا فیصلہ کرنے جمع ہوئے ہیں۔ مگر اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ میں اپنا فیصلہ خود کروں گی۔ اور کوئی نہیں کر سکتا۔"

پرنس:- "اس میں شک نہیں کہ ہم دونوں طاقتوں سے کمزور ہیں۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ اطاعت اور خدمت میں دونوں سے سبقت لے جائیں گے ہیں سوچتا ہوں کہ محض آپکے کرم سے

Marfat.com

ایک انسانی زندگی تباہی و بربادی سے بچتی ہے۔ خدا کا واسطہ شہزادی رحم۔"

شہزادی:- "میں اس سوال کا جواب اور اس التجا پر غور کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں یہ کیفیت جو آپ کی ہے اکثر کی ہے اِس لئے آخر مجھے بتایئے تو سہی کہ آپ کو کیا حق ہے کہ آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں۔"

پرنس:- "میں مجبور نہیں کر رہا ہوں میں تو منت و سماجت سے ایک درخواست پیش کر رہا ہوں۔"

شہزادی:- "اس کو تو میں طے کر چکی۔ مجھے اُن حضرات کی خدمت میں لے چلیئے جو میری قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔"

پرنس:- "وہاں جانے سے کیا حاصل ہوگا یہیں معاملہ طے کیجئے۔"

شہزادی:- "فضول باتوں میں اپنا اور میرا وقت ضائع نہ کیجئے۔ جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکی اب آپ بیسود کوشش کرتے ہیں چلئے مجھے کانفرنس میں لے چلیئے میں وہاں معاملہ طے کر دوں گی۔"

پرنس:- "آپ گھبرایئے نہیں ہم آپ کے نازک قدموں کو تکلیف دینا نہیں چاہتے اتحادی کانفرنس یہیں حاضر ہوئی ہے۔"

شہزادی صاحبہ! جنگ یورپ نے جو آگ روئے زمین پر مشتعل کی وہ تو کسی نہ کسی طرح فرو ہوگی۔ لیکن آپ نے جو آگ بھڑکا دی ہے وہ کسی طرح بجھتی نظر نہیں آتی۔ آپ غضب کر رہی ہیں بھلا خیال تو کیجئے کیا آپ کے اپنے ہاں شہزادوں کی کمی ہے ایک سے ایک بہتر و برتر آدمی آپ کی محبت کا شیدائی ہے۔ ہر سلطنت آپ کی نظرِ توجہ کی منتظر ہے مگر آپ ان سب کو چھوڑ کر ایسی جگہ نظر ڈال رہی ہیں جو ہم سب کی ناک کاٹ دے بھلا تاریخ میں اس سے زیادہ قیامت خیز واقعہ کیا ہوگا کہ اس وقت جب ٹرکی اور یونان کی لڑائی ہو رہی تھی اور فریقین اپنی عزت و آبرو اپنے وطن اور جانیں اپنے مذہب پر قربان کر رہے تھے یونان کی شہزادی مسلمان ہوئی اور اپنی عصمت مسلمانوں کے حوالہ کی آپ خود غور کیجئے اور ہماری خاطر نہیں صرف تثلیث کی خاطر اپنا قصد اُس وقت تک کے واسطے ملتوی کر دیجئے جب تک اس لڑائی کا فیصلہ ہو گو آپ اِس وقت قیدی ہیں مگر یہ محض دُور اندیشی ہے آپ کا ادنیٰ اشارہ پاتے ہی یہ قید خانہ آپ کے واسطے جنت بن جائیگا شہزادی صاحبہ ہم کو خود افسوس نہیں قلق ہے کہ ہمارے ہاتھوں آپ کے نازک جسم کو یہ

Marfat.com

تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔ اگر ان تینوں شہزادوں میں کسی کی خدمات آپ کو پسندیدہ نہیں ہیں تو ہم میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ آپ کو مجبور کرے۔ ہم بہ منت یہ التجا ضرور کریں گے کہ آپ صرف اس قدر وعدہ کر لیجئے کہ جو قصد آپ نے ظاہر کیا ہے وہ اُس وقت تک کے واسطے ملتوی کیجئے جب تک لڑائی کا فیصلہ ہو۔ آپ آزاد ہیں اور یورپ میں جس مقام پر آپ رہنا چاہیں بود و باش اختیار کریں۔ اس لڑائی کے فیصلہ کے بعد آپ کو اپنی مرضی کا اختیار ہے۔ (برطانیہ)

محترم شہزادی! آپ ہم سے زیادہ غیرت و احساس قومی رکھتی ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں صرف اس قدر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کچھ آپ کے ساتھ کیا گیا محض درجہ مجبوری تھا ورنہ کس کی طبیعت یہ گوارا کر سکتی تھی کہ آپ قصرِ شاہی کو چھوڑ کر اس تنگ و تاریک قید خانہ میں آئیں۔ مگر ہم کیا کریں۔ جو کچھ آپ کرنا چاہتی ہیں اگر وہ ہو گیا تو دنیا میں ہم کو منھ دکھانے کی جگہ نہیں۔ آپ سے ہم یہ نہیں کہتے اور ہرگز نہیں کہتے کہ ان تینوں سلطنتوں کے کسی شہزادہ کا پیغام منظور کریں۔ آپ کو اختیار ہے کہ آپ جس طرح چاہیں اُن کو جواب دیں۔ لیکن اب ہماری عزت و آبرو اور اگر سچ پوچھئے تو تثلیث کی لاج آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ خداوند یسوع مسیح پر رحم کیجئے اور اُس وقت تک اس سرزمین سے باہر نہ جائیے جب تک یونانی لڑائی کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر آپ نے ہماری التجائیں قبول کر لیں تو ہم ہر طرح آپ کے ساتھ ہیں اور پھر ہم میں سے کسی سلطنت کی مجال نہیں ہے کہ آپ کی خواہش کے خلاف آپ کو شادی پر مجبور کرے۔ (فرانس)

میرے پرنس نے جو کچھ عرض کرنا تھا وہ عرض کیا اگر وہ منظورِ خاطر ہو تو اٹلی کا ہر ذرہ شہزادی صاحبہ آپ کے ہر قدم کو سر آنکھوں پر رکھے گا۔ اگر وہ قابلِ منظوری نہ ہو تو میں بھی ہرگز یہ حق نہیں رکھتا کہ آپ کو اس درخواست کے منظور کرنے پر مجبور کروں۔ البتہ نہایت ادب سے یہ التماس کروں گا کہ شہزادی صاحبہ خدا کے واسطے ہماری آبرو کو دشمن سے بچائیے اور تثلیث کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ نہ لگنے دیجئے۔ غضب ہے کہ یونان ظالم ترکوں سے لڑ رہا ہو، اس کے سامنے تثلیث کے سوا کچھ نہ ہو اور خود یونان کی شہزادی آزادانہ و بیباکانہ مصطفےٰ کمال کے پہلو میں جا کر بیٹھے۔ ہم کو اب بھی اگر سچ پوچھو تو دنیا

Marfat.com

میں منہ دکھانے کی جگہ نہ رہی اور اگر خدانخواستہ یہ احتمال پورا ہو گیا تو ہماری ناکیں کٹ گئیں ہماری عزتیں خاک میں مل گئیں اور ہماری آبرو برباد ہوئی۔ (اٹلی)

شہزادی:۔ "آپ کو جو کچھ فرمانا تھا وہ فرمالیا اور کچھ فرمائیگا؟"

اتحادی:۔ "ہاں کہہ چکے۔"

شہزادی:۔ "میں نے سُن لیا اور اپنے قصد پر قائم ہوں۔"

اتحادی:۔ "یعنی مسلمان ہونے پر ہے"

شہزادی:۔ "اس قصد کا اظہار تو نہیں کیا۔"

اتحادی:۔ "مصطفےٰ کمال سے شادی کرنے پر؟"

شہزادی:۔ "یہ بھی ابھی نہیں کیا۔"

اتحادی:۔ "پھر کیا کیا؟"

شہزادی:۔ "اخبار پڑھ لیجیے۔"

اتحادی:۔ "اتنی فرصت نہیں۔"

شہزادی:۔ "بس تو رخصت ہو جائیے۔

اتحادی:۔ "ناکام؟"

شہزادی:۔ "قطعی"

اتحادی:۔ "یہ قید بُری ہے۔"

شہزادی:۔ "بہت اچھی ہے"

اتحادی:۔ "پھر غور کیجیے۔"

شہزادی:۔ "بے سُود ہے۔"

اتحادی۔ "تباہی کا سامنا ہو گا۔"

شہزادی:۔ "خوشی سے۔"

Marfat.com

اتحادی۔ "جانِ عزیز ضائع ہوگی۔"

شہزادی۔ "بہت خوشی سے۔"

اتحادی۔ "کمال دُنیا کی بدترین ہستی ہے۔"

شہزادی۔ "واقعات برخلاف ہیں۔"

اتحادی۔ "کیا ہیں؟"

شہزادی۔ "ثابت ہو رہے ہیں اور کر چکے کہ موجودہ دنیا کی بہترین ہستی ہے۔"

اتحادی۔ "شرم شہزادی شرم۔"

شہزادی۔ "صداقت میں شرم ظلم ہے۔"

اتحادی۔ "یہ صداقت نہیں ہے۔"

شہزادی۔ "یقیناً ہے۔"

اتحادی۔ "تو نے اگر ضد دلائی تو چشم زدن میں ہم اُس کا خاتمہ کردیں گے۔"

شہزادی۔ "ناممکن ہے۔"

اتحادی۔ "ضد نہ دلا۔"

شہزادی۔ "سچی بات کہے جاؤں گی۔"

اتحادی۔ "ہم یونان کے ساتھ ہیں۔"

شہزادی۔ "وہ سب کو کافی ہے۔"

اتحادی۔ "زبان روک۔"

شہزادی۔ "ہرگز نہیں۔"

اتحادی۔ "اچھی بات ہے۔"

(۴۵)

جنرل تھیوڈوکس اور منگلوس دونوں جنرل میدان جنگ میں خود آئے

Marfat.com

اور وہ قیامت خیز آتشباری کی کہ آسمان و زمین دونوں تھرا گئے۔ مسلسل اور متواتر آٹھ گھنٹہ تک توپوں نے گولے برسائے اور اس طرح کہ زمین تیرہ و تار ہوگئی۔ دو بجے کے قریب پورا یقین کرنے کے بعد کہ ترک سرزمین سے ہزاروں کوس دور بھاگ گئے۔ بشرطیکہ کچھ باقی ہوں ورنہ تمام تباہ ہوگئے ہوں گے جنرل تھیوڈوکس نے کہا:۔

"اگر انگورہ پر اسی طرح آتش باری ہوتی تو محال تھا کہ ترک زندہ رہتے۔ یہ وہ نقشہ ہے جس نے طرابلس میں جہاں شیخ سنوسی کی تازہ دم فوج ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئی اور مجاہد کے نام سے پکاری گئی۔ دھوم مچادی اور ہم صرف چھ گھنٹے میں طرابلس پر قابض ہوگئے..... مگر یہ سامنے فوج کیوں کھڑی کی ہے"

گیولاس:۔ "وہاں تو کوئی فوج نہیں ہے"۔

ابھی گیولاس کا جواب ختم بھی نہ ہوا تھا کہ ایک سپاہی دوڑا ہوا آیا اور کہا:۔

"غضب ہوگیا ہم جس مقام کو خالی سمجھے ہوئے تھے وہ ترکوں سے لبریز تھا وہ دیکھئے قتلِ عام کرتے ہوئے آرہے ہیں"۔

تھیوڈوکس:۔ "فوراً توپوں کو تیار کرو اور گولہ باری شروع کردو"۔

گیولاس:۔ "گولہ باری کیسی وہ دیکھیے دشمن کے ہوائی جہاز سر پر آپہنچے اور وہ لیجیے انہوں نے گولہ باری شروع کردی..... اوہ اُوہ غضب ہوگیا..... عقب کی تمام فوج اُن کی اور پڑ گئی"۔

تھیوڈوکس:۔ "اوہ اُوہ ستم ہوگیا"۔

گیولاس:۔ "لیجیے وہ فوج پیچھے ہٹی"۔

تھیوڈوکس:۔ "اب کیا کرسکتی ہے۔ ہٹنا پڑیگا۔ ترک آن پڑے اور سب قتل ہو رہے ہیں بگل دو کہ پیچھے ہٹیں"۔

گیولاس:۔ "اب ہٹ بھی نہیں سکتے۔ سب گرفتار ہوں گے"۔

Marfat.com

تھیوڈوکیس:۔ "ہونے دو۔ ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔"
گیولاس:۔ "پیچھے ہٹو۔ پیچھے ہٹو۔"

(۴۶)

"میں صرف اتنا کہنے آیا ہوں کہ اتحادیوں نے جو سلوک آپ کے ساتھ کیا وہ ہرگز اس پر خوش نہیں ہیں اور جس طرح آپ قید میں ہر قسم کی تکلیف اٹھا رہی ہیں۔ اسی طرح وہ بھی ہر لمحہ اس فعل پر متأسف ہیں۔ اور میں ان تینوں کی طرف سے آپ کو یہ پیغام دینے آیا ہوں کہ اگر آپ اب بھی اپنی ضد سے باز آجائیں تو اتحادی آپ کے اعزاز و احترام کو تیار ہیں۔"

شہزادی:۔ "میں جو کچھ اعلان کر چکی ہوں اور جو کچھ میری زبان سے نکل چکا ہے۔ وہ اٹل ہے۔ اس میں کسی قسم کا تغیر نہ ہوگا۔ اس قید کی حالت میں مجھ کو تثلیث پر غور کرنے کا اچھی طرح موقعہ ملا۔ مگر افسوس جس قدر میں نے اس کے قریب پہنچنے کی کوشش کی اتنی ہی دور جا رہی ہوں۔"

پیامبر:۔ "خدارا محترم شہزادی! ایسے الفاظ زبان مبارک سے نہ نکالیے آپ حکومت کی مالک ہیں اور ہونگی۔ آپ کے قبضۂ قدرت میں ہزارہا مخلوق ہوگی۔ آپ اپنی رعیت کی طرف دیکھئے جن کی جانیں اس وقت اسلام کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گھر بار تک مسلمانوں کے خلاف قربان کر دیئے۔"

شہزادی:۔ "آپ بھی اتحادیوں کی طرح نہایت کمزور اور لایعنی گفتگو کر رہے ہیں مجھ کو تثلیث سے عداوت ہے نہ اسلام سے محبت۔ میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ حقانیت کی تلاش کروں۔ میں نے اس ماں کا دودھ پیا ہے جو توحید کی دشمن تھی اس باپ کی گود میں پلی ہوں جو مسلمانوں کے خون کا پیاسا تھا۔ اسی لئے تثلیث کے اثرات اب تک موجود ہیں۔ مگر میں لرز جاتی ہوں جب یہ خیال آتا ہے کہ محض اس لئے کسی مذہب پر قائم رہنا کہ وہ آبائی ہے انتہائی غلطی ہے۔"

پیامبر:۔ "محترم شہزادی! میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ کو راہِ راست پر

Marfat.com

لانے کی کوشش بے کار ہے۔"

شہزادی: "بیشک میں کسی کے سمجھانے سے ہرگز ہرگز اپنے خیالات سے باز نہ آؤں گی خواہ وہ کچھ ہی ہوں۔"

پیامبر: "اچھا شہزادی صاحبہ اب آپ قتل کے واسطے تیار ہو جائیے یہ تلوار آب دار آپ کی گردن تن سے جدا کرنے آئی ہے۔"

شہزادی: "تم کہتے تھے میں پیامبر ہوں؟"

پیامبر: "جی ہاں میں پیامبر ہوں مگر مجھے حکم ہے کہ اگر آپ راہ راست پر نہ آئیں تو قتل کر دوں اور آپ کا سر "اتحادیوں" کے سامنے پیش کر دوں۔ یہ صرف اتحادیوں ہی کا حکم نہیں۔ خود آپ کی سلطنت یونان کا بھی یہی فیصلہ ہے۔"

شہزادی: "میں نہایت خوشی سے قتل کے واسطے تیار ہوں۔"

پیامبر: "آپ دو زانو ہو جائیے۔"

(۴۷)

مصطفےٰ کمال: "مرحبا مرحبا بہادرانِ اسلام تم نے اپنی تیغ آبدار کے وہ جوہر دکھائے کہ یونانی دنگ رہ گئے۔ اور اتحادیوں کا رنگ فق ہو گیا۔ وہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان اژدہا نما یونانی شکاریوں نے ترکوں کا خاتمہ کر دیا۔ مگر یہ خبر نہ تھی کہ عنقریب پردۂ غیب سے کچھ اور ظہور میں آنے والا ہے۔ اُن کا نقشہ بگڑ گیا حالت خراب ہو گئی۔ اور اب جو بچے کھچے باقی رہ گئے ہیں وہ بھی دم توڑ رہے ہیں۔ معلوم ہو گیا کہ قسطنطین ناشاد و ناکام ایتھنز چلا گیا اور اُس نے تھیوڈوکس کو میدان میں بھیجا۔ یہ کل کا معرکہ جو میری جاں نثار قوم تم نے سر کیا تھیوڈوکس کی سپہ سالاری میں تھا۔ مرحبا مرحبا مگر شجاعانِ اسلام! ابھی ایک اور بات کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ قادرِ ذوالجلال اتنی قدرت رکھتا ہے کہ ایک دم میں جو چاہے کر دے۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے) ہم ابھی پورے مطمئن نہیں ہوئے

Marfat.com

ہم کو اُس کی اعانت کی ہر وقت ضرورت ہے اور ہم کو اُس کی عنایت کا ہر وقت ملتجی رہنا چاہیے ابھی ہم کو ایک مہم اور باقی ہے۔ اور وہ آج کا مبارک روز ہے۔ یہ آفتاب جو آج طلوع ہوا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ کیا دیکھنے کے واسطے نکلا ہے۔ ممکن ہے خدانخواستہ تمہاری ہزیمت ہو۔ مگر اُمید ہے انشاءاللہ تمہاری فتح دیکھے گا۔ اپنی فتح پر نازاں مت ہو۔ ابھی جو کام کرنا ہے وہ نہیں ہوا۔ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ کل ہی پوری کمک یونان کی مدد کو پہنچی ہے اُنہوں نے سمرنا کے متصل اپنا خطِ جنگ قائم کیا ہے اور وہ اب اس قدر خوش ہیں کہ اُن کو رات کاٹنی مشکل تھی

میں ہمیشہ کہتا ہوں اور آج پھر اعادہ کرتا ہوں کہ ہم جس مدد پر نازاں ہیں اور ہم کو جس مدد اور اعانت کی ضرورت ہے وہ انسانی نہیں خدائی مدد ہے۔ وہی ہمارا بیڑا پار کریگا اور اس وقت اسلام کی شرم رکھیگا۔ اُس سے لو لگاؤ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اب تم لوگ! اے میرے عزیزو اور بہادر دانا: فجر سے فارغ ہو چکے ہو۔ تلواریں تمہارے میان میں ہیں۔ میدان جنگ سامنے اور دُشمن پیشِ نظر۔ کلمۂ توحید پڑھتے ہوئے آگے بڑھو اور اُس وقت تک نہ رُکنا جب تک سمرنا کی زمین تمہارے قدم نہ چوم لے۔ تمہارے سامنے فتح سے زیادہ قیمتی چیز شہادت ہے۔ اگر یہی میسر ہوئی تو زہے نصیب۔ بسم اللہ کرو اور خدائے برتر و برحق سے دعا مانگ کر حملہ کرو"

(۴۸)

"یہ کچھ کم تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ لوگ جو چاروں طرف آزادی کے گیت گاتے ہیں اور خود اپنے مذہب کی اشاعت میں کسی طرح کمی نہیں کرتے اس موقع پر جب شہزادی کونن کونسٹ اسلام کی طرف مائل ہوئی ہے طاقت سے کام لیتے ہیں۔ ہم نے تعجب اور کامل تعجب سے سُنا کہ شہزادی کونن کونسٹ اس جرم میں کہ وہ مصطفےٰ کمال سے ملی اور اُس کے کمال کا اعتراف کیا اور صرف اس جرم میں کہ وہ اسلام کی طرف رجوع ہے فرانس کے حکم سے قید کردی گئی اور اٹلی کے مظالم اس بُری طرح سے ٹوٹ رہے ہیں کہ سُننے والے دنگ رہجاتے ہیں ہم کو پورے طور پر معلوم ہوا ہے کہ اٹلی نے یونان کو اطلاع دی ہے کہ اگر شہزادی کونن کونسٹ مسلمان ہوئی یا یونان سے نکل گئی تو وہ ترکوں کی لڑائی کے نتیجہ کا انتظار نہ کریگا اور فوراً حملہ کردیگا۔ اور اندیشہ ہے

Marfat.com

اینٹ سے اینٹ بجادی جائیگی۔ چنانچہ یونان نے اِس نوٹ سے متاثر ہوکر شہزادی کو کون کونسٹ کو اتحاریوں کی خدمت میں بھیجدیا۔ اور اب وہ اٹلی کے سنگین پہرہ میں قید ہے۔

۲۸ تاریخ کی صبح کو شہزادہ اٹلی نے اپنی انتہائی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد ایک پیغامبر کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ اگر شہزادی تینوں شہزادوں کی درخواست نہیں منظور کرتی تو کم از کم اپنا اسلام اگر وہ اس کو پسند کرے اُس وقت تک پوشیدہ رکھے جب تک ترکوں اور یونانیوں کی لڑائی کا تصفیہ ہو۔

شہزادی کون کونسٹ نے اس تجویز کے منظور کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے بعد شہزادہ اٹلی کے پیامبر نے موت کا حکم سُنادیا۔

افسوس ہے کہ اُس وقت جبکہ یہ عالی رتبت شہزادی اپنی ضد پر پوری طرح قائم تھی اور اُس نے اٹلی کو بُری طرح دھتکارا جلاد نے ۹ تاریخ کی دوپہر کو قید خانہ میں شہزادی کا سر تن سے جُدا کر دیا۔

ابھی جسم کے دفن اور سر کے انجام کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔ (ابن عیسیٰ دسٹینڈرڈ)

(۴۹)

"شہزادی! آپ تیار ہیں؟"

شہزادی۔ "نہایت خوشی سے"۔

جلاد۔ "میں پھر عرض کرتا ہوں کہ غور کیجیے"۔

شہزادی کہہ چکی۔ "مطلق ضرورت نہیں"۔

جلاد۔ "میرے ہاتھ خون میں نہ رنگوائیے"۔

شہزادی۔ "فضول گفتگو مت کرو"۔

جلاد۔ "آپ خدا سے آخری دعا کیجیے"۔

شہزادی۔ "تم کو اصرار کی ضرورت نہیں"۔

جلاد۔ "پھر کہتا ہوں غور کیجیے"۔

شہزادی۔ "مطلق ضرورت نہیں"۔

Marfat.com

جلاد:۔ "یہ دیکھئے تلوار اٹھتی ہے"

شہزادی:۔ "شوق سے"

جلاد:۔ "آخری بات کہتا ہوں۔"

شہزادی:۔ "کیا؟"

جلاد:۔ "پھر غور کیجئے۔"

شہزادی:۔ "مت بک اپنا کام کر۔"

جلاد نے تلوار اٹھائی۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کی تلوار شہزادی کے سر کو تن سے جدا کرتی۔ ایک غیبی تلوار جلاد کے سر پر پڑی جس نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور وہ زمین میں تڑپنے لگا جلاد کے تڑپتے ہی شہزادی جو خود قتل کے واسطے تیار تھی گھبرا کر اٹھی اور سامنے دیکھ کر ٹھٹکی اور کہنے لگی۔

"ہائیں ہائیں مصطفےٰ کمال محسن!"

غازی:۔ "خاموش خاموش"

شہزادی:۔ "یہاں کہاں؟ یہاں تو چپہ چپہ پر دشمن ہیں"

غازی:۔ "کچھ اندیشہ نہیں۔ میں اٹلی کے بھیس میں ہوں۔"

شہزادی:۔ "خدا نگہبان ہے"

غازی:۔ "ہاں وہی سب سے بہتر نگہبان ہو سکتا ہے۔"

شہزادی:۔ "کس طرح یہاں پہنچے۔"

غازی:۔ "سرنگ سے"

شہزادی:۔ "کہاں ہے؟"

غازی:۔ "یہ قدموں کے نیچے"

شہزادی:۔ "کمال کمال۔ کمال"

Marfat.com

غازی۔ "اچھا خدا حافظ"

شہزادی۔ "میں بھی چلوں گی"

غازی۔ "بسم اللہ"

شہزادی۔ "سرنگ میں اُتروں"

غازی۔ "یہ کپڑے اُتار دو"

شہزادی۔ "پہنوں کیا؟"

غازی۔ "جلاد کے"

شہزادی۔ "اچھا"

کمال اور شہزادی دونوں اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔

(۵۰)

قیدی ملکہ غائب

حکومت اور ارکین حکومت سب اس واقعہ سے دنگ ہیں کہ ۱۹ تاریخ کی دوپہر کے بعد جب پیامبر اس غرض سے شہزادی کو ڈن کونسٹ کی خدمت میں اٹلی کا یہ حکم لیکر پہنچا کہ اگر شہزادی اس شرط کو منظور نہ کرے کہ یونان و ترکی کی لڑائی تک بالکل خاموش رہے تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے تو شہزادی نے پیامبر کی اس شرط کو نامنظور کر دیا۔ اور جب پیامبر نے شہزادی کو قتل کا حکم سنایا اور دوزانو ہونے کو کہا۔ تو شہزادی قتل کے واسطے تیار ہوکر بیٹھ گئی۔ مگر نہ معلوم کیا اتفاق ہوا کہ شام کے وقت پیامبر کا انتظار کرنے کے بعد جب دوسرے لوگ قید خانہ میں داخل ہوئے تو جلاد کی گردن تن سے جدا تھی۔ اور شہزادی وہاں سے غائب تھی۔ البتہ شہزادی کا لباس وہاں پڑا ہوا تھا اور وہ جلاد کے لباس میں غائب ہوئی۔ بہت سخت محنت کے بعد تفتیش سے یہ پتہ چلا ہے کہ قید خانہ میں ایک سرنگ ہے اور وہ اندر ہی اندر راستے دور چلی گئی کہ سمندر کا پانی نظر آنے لگا۔ افسوس ہے کہ سمندر کے بعد اس سرنگ کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ مگر ایسی حیرت طاری ہے جو کسی طرح رفع نہیں ہوتی۔

Marfat.com

آج صبح کے تار سے جو ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر روانہ ہوا جنرل ٹھیوڈوکس کا بیان ہے کہ شب گذشتہ ترکی لشکر میں غیر معمولی خوشی منائی گئی اور ایسا جشن ہوا جس کو دیکھ کر ہم بھی دنگ رہ گئے۔ خیال تھا کہ یہ جشن کامیابی کا ہوگا۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ جشن اور تمام خوشی شہزادی کون کونسٹ کے مسلمان ہونے کی ہے۔

آج صبح جب مسلمانوں کے لشکر سے اذان کی آواز آئی تو نہایت صدمہ کے ساتھ دیکھا گیا کہ مصطفےٰ کمال کے ساتھ شہزادی کون کونسٹ نماز پڑھ رہی تھی یعنی دونوں علیحدہ علیحدہ عقائد اسلام کے موافق خدا کی پرستش کر رہے تھے۔ (سنڈے ہیرلڈ)

(۵۱)

گرامی دوست مصطفےٰ کمال پاشا شہزادی کون کونسٹ آپکے قبضہ میں پہنچ گئی لیکن ہم سب متحیر ہیں کہ وہ کس ذریعہ سے فرار ہوئی۔ اور وہ کون باکمال شخص تھا جس نے یہاں پہنچ کر ہمارے جلاد کو قتل کیا۔ ہماری کوشش چونکہ بیکار ہوئی اور اس وقت تک پتہ نہ چلا۔ اس لئے ہم ممنون ہونگے اگر آپ واقعہ پر روشنی ڈالیں۔ (وزیر اعظم اٹلی)

آپ کے استفسار کے جواب میں التماس ہے کہ شہزادی کون کونسٹ کے جلاد کو ہمارے غازی اعظم نے قتل کیا وہ خود ہی سرنگ کے ذریعہ سے وہاں پہنچے اور ملکہ معظمہ شہزادی صاحبہ ان ہی کے ساتھ تشریف لائیں۔ رشید پاشا

قسطنطین:۔ اب تمام امیدیں ختم ہوگئیں اور بظاہر شہزادی کے واپس آنے کی کوئی امید نہیں لیکن اگر وہ ہاتھ آجائے۔ تو ایک منٹ کے واسطے بھی زندہ نہیں رہ سکتی اس نے مطلق احساس عزت قومی نہ رہا۔ وہ ہمارے حقیقی دشمنوں کی دوست بنی اور ہم کو خبر نہ تھی کہ ہم اپنے ہاتھوں ایک ایسا دشمن تیار کر رہے ہیں جو ہماری عزت و آبرو سب پر پانی پھیر دے گا۔"

وزیر اعظم اٹلی:۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ متفقہ طاقت سے سرتاپا ترکوں کا سر کچل دینا چاہیئے۔ اور اخیر آج کو خاص طور پر ہدایت کرنی چاہیئے کہ وہ کمال اور کون کونسٹ

Marfat.com

دونوں کو زندہ گرفتار کریں اور اتحادیوں کے سامنے پیش کریں۔"

(۵۲)

انتہائی کوشش کے بعد بھی یونانی کامیاب نہ ہو سکے۔ اگست ۱۹۲۲ء کی ۲۹ تاریخ تھی اور دن کے تین بجے تھے کہ ان کا دایاں حصہ تمام برباد ہو گیا اور اس کے فنا ہوتے ہی تمام فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ترکوں نے اپنی تمام فوج کو وسعت دی اور جس قدر یونانی فوج موجود تھی سب کو گھیرے میں لے لیا۔ کمانڈر انچیف نے ہر چند نکلنے کی کوشش کی مگر بے سود تھی۔ شام کو پانچ بجے یونانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور ۶ بجے کے قریب جنرل نور الدین پاشا کا فاتحانہ داخلہ شروع ہوا۔ جس وقت یونانی کمانڈر انچیف ترکوں کی حراست میں جنرل نور الدین پاشا کے سامنے آیا اور جنرل تعظیم کو اٹھا تو پاشا نے کہا:۔

مجھے غازی اعظم کا یہ حکم ہے کہ آپ کو یہ پیغام پہنچا دوں اور آپ کی بیوی کو یہ تار دوں کہ آپ آج سے مسلمانوں کے مہمان ہیں اور اس وقت کے بعد آپ اپنے تئیں قیدی نہ سمجھئے۔"

یونانی کمانڈر۔ "میں غازی اعظم کے اس خلق کا تہ دل سے ممنون ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ ترکوں کا خلق ان کی مروت جس کو ہم نے اب تک نہ سمجھا دنیا میں بے مثل ہے ایسی حری اور خلیق قوم حق رکھتی ہے کہ وہ جدھر رخ کرے فتح و نصرت اس کے قدم چومے بلکہ کرم میرا دلی شکریہ غازی ممدوح کی خدمت میں پہنچا دیجئے"

سمرنا پر پورا قبضہ ہونے کے بعد جنرل نور الدین نے اعلان کیا کہ:۔

"عساکر عثمانیہ کا داخلہ فاتحانہ ضرور ہے مگر نہ ایسا فاتحانہ جیسا عیسائیوں کا ہوتا ہے۔ فتح کے بعد سے ہر مذہب و ملت کی آبادی ہماری رعیت ہے اور اس کی جان و مال کی حفاظت ہمارا فرض۔ ایسا نہ ہو کہ ظالموں اور سنگدلوں کی طرح ترک بھی فتح کے جوش میں کوئی ایسی حرکت کر بیٹھیں جو احکام اسلام کے خلاف ہو۔ عورتیں خواہ وہ کسی مذہب کی ہوں ان کی عصمت و عفت ہر حال میں قابل احترام ہے۔ عساکر لشکر کو سب سے زیادہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے کسی فعل سے مفتوح کو تکلیف نہ پہنچے جس جوش و خروش سے سمرنا نے آپ کی صدا پر لبیک کی اور اپنے آغوش میں لیا۔ اس انسانیت اور رحم سے آپ کو سمرنا کی آبادی پر نظر انصاف ڈالنی چاہیے اور قرون اولی کے کارنامے ہر وقت پیش نظر رکھے جائیں۔"

(دستخط جنرل نور الدین پاشا گورنر سمرنا)

Marfat.com

(۵۳)

جس رحم و کرم سے مسلمانوں نے سمرنا میں کام لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کی تمام آبادی بلا تحقیق مذہب اُن کا کلمہ پڑھنے لگی۔ ہر طرف امن و امان کا دور دورہ ہوا اور اسلام کی ترقی کے نعرے سنائی دینے لگے۔

ایک متفقہ درخواست سمرنا کی آبادی کی طرف سے اس خواہش کی پیش کی گئی کہ ہم غازی اعظم کی صورت دیکھنا چاہتے ہیں اور ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم اپنی آنکھیں اپنے فرمانروا کے دیدار سے روشن کریں۔

یہ درخواست جنرل نور الدین پاشا نے جس پر ہزاروں مرد اور عورتوں کے دستخط تھے غازی اعظم کی خدمت میں روانہ کر دی تاریخ مقرر ہوئی اور سمرنا میں غازی اعظم کی تشریف آوری کی تیاریاں ہونے لگیں۔

سمرنا اپنے فاتح کی آمد میں دلہن بنا تھا چپہ چپہ اور کونہ کونہ سے مبارکباد کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور ہزار ہا مخلوق غازی اعظم کے استقبال کو باہر نکلی کھڑی تھی۔

غازی اعظم کے داخلہ کے وقت سلامی کی توپیں سر ہوئیں اور زندہ باش کے نعروں سے آسمان و زمین گونج اٹھے۔

جس وقت غازی اعظم نے سمرنا کی آبادی کو اس کے ہر حق کی حفاظت کا یقین دلایا اور محبت سے دعائیں دیں اس وقت لوگوں نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ ایک مہ جبین آکر غازی اعظم کے قدموں پر گری اور کہا:-

"غازی اعظم پر میری جان و مال قربان میں کون کونسٹ ہوں"

مئی ۱۹۲۳ء

تمت بالخیر

مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس کراچی

Marfat.com

مصنفاتِ مصورِ غم حضرت علامہ راشد الخیری علیہ الرحمۃ

تاریخ و سیر

- آمنہ کا لال [illegible]
- سیدہ کا لال [illegible]
- الزہرا [illegible]
- نوبتِ پنج روزہ یا وداعِ ظفر [illegible]
- وداعِ خاتون ۵ر
- امین کا دم واپسیں ۴ر
- دلی کی آخری بہار [illegible]
- بزمِ رفتگاں (با تصویر) ۱۲ر
- داستانِ پارینہ [illegible]
- جنت کی مائیں [illegible]

مذہبی مضامین

- احکامِ نسواں [illegible]
- محسنِ حقیقی ۸ر
- دعائیں ۱۲ر
- قرآنی قصے [illegible]
- زیورِ اسلام [illegible]

نظموں کے مجموعے

- رودادِ قفس ۱۲ر
- عرفانِ قفس ۴ر

سیاسی صحافی سیاحتی مضامین

- شہیدِ مغرب [illegible]
- یادگارِ تمدن [illegible]
- عالمِ نسواں ۱۰ر
- سیاحتِ ہند [illegible]

اصلاحی معاشرتی ناول

- حیاتِ صالحہ [illegible]
- منازل السائرہ مکمل [illegible]
- صبحِ زندگی [illegible]
- شامِ زندگی [illegible]
- شبِ زندگی دو حصے [illegible]
- نوحۂ زندگی [illegible]
- طوفانِ حیات [illegible]
- جوہرِ قدامت [illegible]
- تربیتِ نسواں یا سمرنا کا چاند [illegible]

اسلامی تاریخی بطرز ناول

- ماہِ عجم [illegible]
- عروسِ کربلا [illegible]
- یاسمینِ شام [illegible]
- محبوبۂ خداوند [illegible]
- تیغِ کمال [illegible]
- شہنشاہ کا فیصلہ ۴ر
- منظرِ طرابلس ۸ر
- شاہین و دُرّاج ۱۲ر
- دُرِّ شہوار ۱۲ر
- آفتابِ دمشق [illegible]
- اندلس کی شہزادی ۱۲ر

ادبِ لطیف و انشا

- قلبِ حزیں ۱۲ر
- لڑکیوں کی انشا [illegible]
- مسلی ہوئی پتیاں ۸ر

مختصر افسانوں کے مجموعے

- جوہرِ عصمت [illegible]
- سیلابِ اشک (با تصویر) [illegible]
- طوفانِ اشک [illegible]
- قطراتِ اشک [illegible]
- خدائی راج (آخری افسانے) [illegible]
- نسوانی زندگی ۱۲ر
- گلدستۂ عید ۱۲ر
- گوہرِ مقصود ۸ر
- گردابِ حیات [illegible]
- بساطِ حیات ۸ر
- حور اور انسان [illegible]
- نشیب و فراز ۵ر

مضامین کے متفرق مجموعے

- عروسِ مشرق [illegible]
- گدڑی میں لعل [illegible]
- مسلمان عورت کے حقوق [illegible]
- نالۂ زار [illegible]
- بلبلِ بیمار ۱۲ر
- ساجن موہنی ۵ر
- شادی کا انتخاب ۱۰ر
- فریبِ ہستی ۷ر
- بے فکری کا آخری دن ۵ر
- چمنستانِ مغرب [illegible]
- بکھری ہوئی پتیاں [illegible]

اصلاحی و معاشرتی افسانے

- بنت الوقت ۱۰ر
- سرابِ مغرب ۱۰ر
- فسانۂ سعید ۱۲ر
- سودائے نقد ۶ر
- تمغۂ شیطانی [illegible]
- سات روحوں کے اعمالنامے ۱۲ر
- غدر کی ماری شہزادیاں [illegible]
- ستونتی ۸ر
- سنجوگ ۱۲ر
- سوکن کا جلاپا ۶ر
- موءودہ ۱۰ر
- تفسیرِ عصمت ۶ر
- انگوٹھی کا راز ۸ر
- منازلِ ترقی ۴ر
- بچہ کا کرتہ ۴ر
- ویدیا کی سرگذشت ۴ر
- چہار عالم ۴ر

مذاحیہ افسانے

- نانی عشو ۱۲ر
- ولایتی نغمی ۸ر
- دادا لال بھبکڑ ۱۲ر

ملنے کا پتہ: عصمت بک ڈپو دہلی

سیدہؓ کی بیٹی

حضرت زینب کبریٰ کی مفصل مکمل اور جامع سوانح عمری جو رازق الخیری صاحب
کی کئی سال کی تحقیق و تلاش اور محنت و جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ یہ حالاتِ زندگی رسولِ اکرم کی
اُس لاڈلی کے ہیں جس نے اسلام کے استحکام کے لئے حسینؑ جیسے پیارے بھائی پر جگر کے ٹکڑے قربان
کرنے کے بعد ایسی تکلیفیں اُٹھائیں کہ اُن واقعات کے خیال سے قلبِ انسانی تھرا جاتا اور کلیجہ منہ کو
آتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ بزرگوں کا خون تربیت، ماحول اور صحبت کا انسان
کی طبیعت پر کس قدر گہرا اثر پڑتا ہے۔ سیدہؓ کی بیٹی بتائے گی کہ اسلام کسے کہتے ہیں۔ انسانیت کیا
چیز ہے، دنیاوی تعلقات کا مطلب کیا ہے شوہر کی رضامندی، بچوں کی تربیت اور بہن
بھائیوں کی محبت کیا معنی رکھتی ہے۔ اسلامی تاریخ سے واقفیت ہونے کے علاوہ اس کتاب سے
یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ واقعۂ کربلا کے حقیقی اسباب کیا تھے۔ اور کربلا کے بعد کیا ہوا۔ کربلا کا
حال اس قدر دردانگیز ہے کہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ کوفہ اور دمشق میں حضرت زینب کبریٰ
کی تقریریں اور مکالمے۔ سفرِ شام اور مدینہ کی واپسی سے وفات تک کے حالات کے
بعد سیدۃ النساءؓ کی بیٹی کی انسانی اور اسلامی خوبیوں اور مختلف نسوانی حیثیتوں پر بحث ہے۔ کتاب
شروع سے آخر تک درد و اثر سے پُر ہے۔ پانچ ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں۔ قیمت عہ

عصمت بک ڈپو۔ کوچۂ چیلان۔ دہلی

Marfat.com

سیدہؓ کی بیٹی

حضرت زینب کبریٰ کی مفصل مکمل اور جامع سوانح عمری جو رازق الخیری صاحب کی کئی سال کی تحقیق و تلاش اور محنت و جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ یہ حالاتِ زندگی رسولِ اکرمؐ کی اُس لاڈلی کے ہیں جس نے اسلام کے استحکام کے لئے حسینؑ جیسے پیارے بھائی پر جگر کے ٹکڑے قربان کرنے کے بعد ایسی تکلیفیں اُٹھائیں کہ اُن واقعات کے خیال سے قلبِ انسانی تھرا جاتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ بزرگوں کا خون تربیت، ماحول اور صحبت کا انسان کی طبیعت پر کس قدر گہرا اثر پڑتا ہے۔ سیدہؓ کی بیٹی بتائے گی کہ اسلام کسے کہتے ہیں۔ انسانیت کیا چیز ہے، دنیاوی تعلقات کا مطلب کیا ہے۔ شوہر کی رضامندی، بچوں کی تربیت اور بہن بھائیوں کی محبت کیا معنی رکھتی ہے۔ اسلامی تاریخ سے واقفیت ہونے کے علاوہ اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ واقعۂ کربلا کے حقیقی اسباب کیا تھے۔ اور کربلا کے بعد کیا ہوا۔ کربلا کا حال اس قدر دردانگیز ہے کہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ کوفہ اور دمشق میں حضرت زینب کبریٰ کی تقریریں اور مکالمے۔ سفرِ شام اور مدینہ کی واپسی سے وفات تک کے حالات کے بعد سیدۃ النساءؑ کی بیٹی کی انسانی اور اسلامی خوبیوں اور مختلف نسوانی حیثیتوں پر بحث ہے۔ کتاب شروع سے آخر تک درد و اثر سے پُر ہے۔ پانچ ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں۔ قیمت عہ؎

عصمت بک ڈپو۔ کوچۂ چیلان۔ دہلی

Marfat.com